الحمد للہ کہ یہ رسالہ تصنیف کیا ہوا جامع معقول و منقول
[illegible] علما فحول کشاف دقایق مسایل دین نقاد حقایق علم و یقین
مجمع حسنات منبع برکات مولانا حیدر علی صاحب کہ مقام

صیانة الاناس من وسوسة الخناس

ٹونک میں سکونت رکھتے ہیں جس میں رد مغویات [illegible]
مولوی فضل رسول بدایونی کے باہتمام
[illegible] نیاز احمد فخر المطابع میں طبع ہو کر تحفہ شایقین کا ہوا

١٠٢
———
١٠١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب ولم یجعل لہ عوجا والصلوۃ والسلام
علی سید المرسلین وامام النبیین محمد صاحب الشفاعۃ الکبری وعلی الہ
واصحابہ الذین ھداۃ الطریق الاسنی اما بعد معلوم ہو جیو کہ بعضی کور باطن دجال
سیرت اور مفسدین شیطان طبیعت نی بیہودہ سرائے اور ہرزہ درای شروع کے ہی اور دھوکا
فریب دینی عوام کالانعام اور تفرقہ ڈالنی درمیان دین اسلام کی رسایل نویسی اختیار کرکی اپنی نامہ اعمال
کو سیاہ کرتے ہیں اور سبب اسکا یہہ ہے کہ ان خفاشی منشون کو باطن کو نور ہدایت سی
تکلیف ہوتی ہی اور فسق و فجور کے ظلمت رواج پانی سے سرور اصلی نہایت بہجۃ انبساط
ورلی اطفای نور ہدایت سعی ناسکو بجالاتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ومن الناس
من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ھدی ولا کتب منیر ثانی عطفہ لیضل عن
سبیل اللہ لہ فی الدنیا خزی ونذیقہ یوم القیمۃ عذاب الحریق اور اس ایدہ
زری کو قابلیت سمجھہ کر اپنی سمجھ میں تف بعضی نافہمون کی راہ مارتے ہیں چنانچہ اس
زمانی میں ایک شخص نامعقول سدین نی کہ اوسکا ذکر اگی آتا ہی ایک رسالہ لکھا ہی اوسمین

معلم یوی حافظ قرآن حاجی حرمین شریفین غازی مجاہد شہید سبیل رحمانی اور اہل اللہ
تھی مین کمال بی ادبی کی ہی اور دس وسوسی بہولی بھلی گئی مین تہی ہب دم
یہ رسالہ بقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اوسکی جواب مین واسطی دفع اونکی
وساوس کے لکہتی ہین اور اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور ایک تمہید جواب اوسکی تمہید کا
اور ایک مقصد پر جو دفع اوسکی وساوس کا ہی اور ایک خاتمہ پر مرتب کرینگی اور نام اس
رسالہ کا صیانۃ الاناس من وسوسۃ الخناس رکہا اور جو دس وسوسون کا اوسکی اسمین
ہین ہی تو دوسرا نام اسکا عشرۃ کاملہ بہی ہی **مقدمہ** حدیث شریف مین آیا ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ
سنۃ من یجدد لھا دینھا **ترجمہ** یعنی بی شک اللہ تعالی اوٹہا کہڑا کریگا سری
پر ہر سو برس کی ایسی شخص کو جو تازہ کریگا واسطی اس امت کی دین اوسکا یعنی جو ہر
سیکڑہ مین بسبب دور ہونی زمانہ نبوت کی طرح طرح کے شرک اور بدعت اور گناہ کبیرہ
اور صغیرہ اور رسم وشک رواج پاتی ہین اس واسطی پروردگار حکیم جل شانہ وعظم برہانہ
بمقتضائی اپنی حکمت اور ربوبیت کی واسطی دور کرنی فساد ان خرابیون کی ایک مجدد تازہ
کرنیوالا توحید اور سنت کا اور مٹانیوالا شرک اور بدعت اور مناہی کا قایم کرتا ہی کہ اوسکی
وجود باجود سی دفع اوس ظلمات کا ہوتا ہی پہر دوسری صدی مین شیاطین الجن والانس
کی شرور سی بیدینی اور بی دیانتی شروع ہوتی ہی کہ حاجت دوسری مجدد کے پڑتی ہی
سوانی عادت پاک پر تیرہوین صدی مین اللہ تعالی نی ذات مجمع الحسنات والبرکات
محی السنۃ قامع البدعۃ مرجع علمای انام پیشوای دینداران اسلام حضرت سید احمد صاحب ادام اللہ الملک
ہدایتہ کو پیدا کیا جب حضرت موصوف سن تمیز کو پہنچی خلق اللہ کے ہدایت پر کہ اللہ تعالی نی
اونکی طبیعت کو سعادت ازلی پر مجبول کیا تہا خود بخود متوجہ ہوی جسقدر حضرت کی عمر بڑہتی

گئی ویسی ہی ہدایت دور دور ملک پہونچتی رہی یہان تک کہ بعد مشرف ہونی بیعت پیر و مرشد عمدۃ
المحدثین حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ اور ارشاد اور تعلیم اوس جناب
موصوف کے اونکی ہدایت کا نور مثل آفتاب کے بکمال زور اور شور کے بیچ بلاد اور قلوب عباد کے
منور ہوا سعیدان ازلی ہر ایک طرف سی رخت سفر کا باندہ کی منزلون سی آکی اشراک اور
بدعات وغیرہ منہیات سی کہ حسب عادت زمانی کی خوگر ہو رہی تہی توبہ کرکی راہ راست توحید و سنت
کی اختیار کرنی لگی اور اکثر ملکون مین خلفا راست کردار جناب موصوف نی سیر فرما کی لاکہون
آدمی کو راہ راست دین محمدی کے بتاوی جنکو سمجہ ہیتہ اور توفیق آلہی سی اونکی دستگیری
کی وہ اوس راہ پر چلی چنانچہ مکی شریف مین شیخ مصطفی امام حنفی مصلی کے اور شیخ شمس الدین
شطا مصری شافعی کہ اب مکی شریف مین درس فرما رہی ہین اور اونکی واسطی مولانا عبدی
مرحوم نی کتاب صراط مستقیم کو عربی زبان مین ترجمہ کرکی دیدیا ہے چنانچہ وہ ترجمہ عربی کا
کتب خانہ مین حضرت امیر الاسلام متعنا اللہ تعالی و لسایر المسلمین بطول بقائہ کی موجود ہی اور
شیخ محمد علی ہندی مدرس مکہ کی اور حافظ مغربی شیخ احمد بن ادریس کہ رئیس مغرب اور وزیر مین
اور صحیح بخاری مع شرح قسطلانی از بر اور حفظ یاد رکہتی تہی اور عمر بن عبد الرسول جو محدثین
حنفیہ مین بہت مشہور ہیتہ اور شیخ بخاری مدرس مدینہ منورہ یہہ سب بیعت حاصل کرتی گئی اور شیخ محمد
صالح شافعی اور شیخ بقا شافعی نی مکہ متبرکہ مین دعا کروائی اور بہت سی مشایخ طریقت کہ
صدہا ہزارہا آدمی اونسی بیعت رکہتی تہی تجدید بیعت کی کرکی حضرت کی مریدون مین داخل ہوئی
اور ہزارہا آدمی جو اطراف و جوانب کی جو زیارت حرمین سی مشرف ہوئی تہی نعمت بیعت سی بہی
سرفراز ہوئی اور اسیطرح جدہ اور حدیدہ اور مخہ صدہا رندیون نی توبہ کرکی بیعت حاصل کی
اور کابل اور قندہار مین بلا واسطہ حضرت سی [illegible] حضرت کی خلیفون کی ہاتھہ سی جیسی بادشاہ کاشغر
اور روساے بخارا اور مظفر آباد کی اور پورب کی ملکون مین مثل ڈہاکا اور بنگالہ اور چٹ گانو

اور شام

آسام اور نیپال مین اسیطرح صدہا اور ہزارہا بلکہ لاکہہا اور کروڑہا ایمان والے حضرت سے بیعت ...
کرتی گئی سید امیر حمزہ جو برہما کے ملک سے قسم قسم کا سونا ... جو وہان پیدا ہوتا ہی تحفہ ...
لاتی تہے اور بیچکر کلکتہ کے تحفہ مہارانی کی لئی لیجایا کرتی تہی جب حضرت سی سال
سفر حجکی کلکتہ مین ملاقات ہوی اور اپنی حال مین عجیب تغیر صحبت سی پایا تب بیعت
کی اور خلافت اور اجازت بیعت لینی کی حاصل کیے کتاب صراط المستقیم لکہواے
اور اپنی ملک کو لیگئی ڈاڑہی سید امیر حمزہ کے دونا ہتہ کی گرہ لگای رہتی تہے اُس
کاتب الحروف نی روبرو اپنی منڈوائی تہی اور ہزاروں خلیفہ جابجا مقرر ہوی کہ اونسی
ایک سلسلہ بیعت اور ارشاد و تلقین جاری ہی اور وہ لوگ جو نماز روزہ سی بیزار اور
بہنگ پیوزی سی کاروبار رکہتی تہے شراب اور تاڑی اونکی بدن کا خمیر ہو رہا تہا برملا
بکتی تہی کہ نماز حکم کمپنی کا نہین اور نہ روزہ آئین کونسل کی زکوۃ و حج کا پہر کیا ذکر سب
شب و روز رشوت و زنا اور مردم آزاری اور سودخواری مین مشغول رہتی تہے اور
مرد و عورت مثل حیوانات بی نکاح باہم ہوتی اور سینکڑون ولد الزنا اونسی پیدا ہوی اور
صدہا پیر و جوان نامختون مثل نصاری اور مشرکون کے تہی محض حضرت کی تعلیم سے
اپنی سب گناہون سی توبہ کرکے نکاح اور ختنہ کرواکی نیک و پاک متقی ہو گئی حضرت
کی ہاتہہ پر دس دس ہزار آدمی ایک ایک بار بیعت کرتی گئی اور بہت بہت ہنود اور رافضی
اور جوگی اور ایسیت حضرت کی ارشاد و تلقین سے خالص مسلمان ہو گئی اور بعضی نصاری
اپنی قوم سے اکی خفیہ ایمان لاے یہہ ہزارہا علما نی بعد حصول بیعت اور خلافت کی رہنمای
خلق اللہ کے اختیار کیے بعضون نی وعظ و نصیحت اور ارشاد و تلقین کو عادت اپنے
ٹہہرای اور بعضون نی کتاب اور رسالہ اور ترجمہ آیات قرانی و احادیث صحیحہ کے جسمین
ترغیب عبادت اور ترہیب گناہ سی ہی اپنی ملک کے زبان مین بیشتا ... کرکے ہزارون جہلا کو

کہ بید اکلہ ہی پڑہنا ہنہین جانتی ہتی عالم بنادیا اور بعضون نی دونو طریق اختیار کیے
اور کہ بہو ابہت ۔ ۔ کات جیسی چنگا ہونا مریضون کا سخت مرضون ۔ اور اولاد پانا
ناامیدون کا اور پہلنا آب کی درخت کا جو پہلتا نہ تہا اُنہ کی قلعہ مین اور آسودہ اور
سیر ہونا بہت لوگون کا تہوڑی کہانی سیے اور نہ کم ہونا تہوڑی زر نقد کا مدتون تک
خرچ کرنے سی حضرت کی دعا سی اور باران ہونا سند کی ملک مین کہ مدتون سی برسا نہ تہا او
سوا اس مذکور کے خوارق بی شمار اور برکات بی اندازہ اُس جناب سی ظاہر اور باہر ہوئے
ہین کہ حد تواتر کو پہنچی ہین لاکہہا مردم اُس سیے واقف ہین چنانچہ مولوی محمد علی صاحب
مرحوم آپ کے بہانجی جو ہتی اونہون نے ایک کتاب جمع کی ہی جو لوگ طالب رضا یے
مولا اور تلاش کرنیوالی طریق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتی اور بغض اور عناد
اور کینہ اور عداوت مومنین پاک سیے مبرا ہتی اونکی صحبت سی سعادت ابدی حاصل کر گئی
ابد ہر تو اس طرح کی ہدایت کا کمال ہی اور اوسکی برالسی ناپاک سگان دنیا بیچا کور باطنون
کا طعن و تشنیع سچ فرمایا سعدی علیہ الرحمہ نی **قطعہ** شور بختان بآرزو خواہند + مقبلانرا زوال
نعمت وجاہ + گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + راست خواہی ہزار چشم
چنان + کور بہتر کہ آفتاب سیاہ + اور آثار قیامت کا ہی کہ ایسی ہادیان دین کے حق مین لوگ لعن اور
طعن کرین کیونکہ ایسی اوصاف حمیدہ کا جامع جو شخص ہوتا ہی وہی لفظ مجدد سیے جسکا ذکر
حدیث شریف مین آیا ہی مراد ہوتا ہی اور یہہ دستور ہی کہ ہر پیغمبر اور ہادی دین کے مقابل مین
شیاطین الجن والانس ہمیشہ شرارت پر کمر باندہتی ہین مصداق یریدون لیطفئوا نور
اللہ بافواہھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون کی ہوتی ہین ایک طرف سے وارث
الانبیا اپنا کام کرتی ہین اور دوسری طرف نائبان شیاطین مثل علما یہود کے ہنر کو عیب اور ہدایت
کو ضلالت قرار دیکی خباثت قلبی ظاہر کرتی ہین **مصرع** مہ فشاند نور و سگ عو عو کند سے چشم

۱۲۰ از ل م

بد اندیش پراگندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر + اور طرح طرح کے افترا اور بہتان اور زور جہوٹ کا طوفان باندہ کی اپنی زبان ناپاک اور قلم مبارک سے ہمت حضرت اہل ایمان اور گرم بازاری اخوان الشیاطین کے چاہتی ہین پس سی نیک ہادیون سے اور جہک ماری شیاطین الانس سے مصداق کلام معجز نظام پروردگار تعالی شانہ کا ان علینا للھدی وان لنا للاخرۃ والاولی ظاہر ہوتا ہی اس واسطی کہ ہدایت پہت سے شریف خیری سعیدان رای روشن سے لوگ فایدہ مند ہوتی ہین اور بدبختان خبیث الباطن سے کچہہ فایدہ نہین ہی نا بلکہ اونپر حجت اللہ تعالی کی قایم ہوتی ہی جیسا کہ حضرت موسی اشعری رض روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین مثل ما بعثنی اللہ بہ من الھدی والعلم الکثیر کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منہا طایفۃ طیبۃ قبلت الماء فانبتت الکلاء والعشب الکثیر وکانت منہا اجادب امسکت الماء فنفع الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منہا طایفۃ اخری ہی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاء فذلک مثل من فقہ فی دین اللہ ونفعہ ما بعثنی اللہ بہ فعلم وعلم ومن لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل ھدی اللہ الذی ارسلت بہ متفق علیہ مراد یہ ہی کہ ہر نالایق لیاقت ہدایت کی نہین رکہنا مصرع دوزخ گرا بود گر بوہب نباشد + اور اللہ جلشانہ کو جیسی آبادی بہشت کی اپنی فرمان بردارون سی منظور ہی ویسا ہی دوزخ کا نافرمانون سی بہرنا بمضمون لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین منظور ہی تو اگر حکیم جلشانہ نی بمقتضای اپنی حکمت کے خیر و شر اور نیک و بد دونو پیدا کی جسطرح اپنا لوگ واسطی ہدایت خلق اللہ کے رسالہ تصنیف کرتی ہین ویسا ہی ابلیس کے نایب رسالہ تلبیس اور فریب کے تحریر کرتی ہین ومن کل شی خلقنا زوجین لعلکم تذکرون و

قل کل یعمل علی شاکلته و اکل ملیسرلما خلق حضوصا اس زمانہ مین سرگروہ ضالین و مضلین و پیشوای فرقہ شیاطینیہ جامع رفض و خروج نامقبول عدو اولاد بتول شیخ نجدی بداونی نامعقول مسمی بفضل رسول مصداق اس مصرع کے مصرع برعکس نہند نام زنگی کافور + کہ اوسنی بعد گذرنی مدت بیس سال کی شہادت سے مولانا و اولانا الفاضل النبیل المولوی محمد اسماعیل محدث دہلوی قدس سرہ کی اور یہہ مولانا ممدوح خلفاؤ یمین حضرت مجدد مائۃ ثالث عشر کے افضل اور اکمل تہی بمقتضای حدیث کی کہ آثار قیامت مین مردے خضر علی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سی ہی ولعن اخر ہذہ الامۃ اولہا لعن وطعن مولانا موصوف کے جیسی فرقہ اثنا عشریہ نے خلفای ثلثہ پر شروع کے ھی اور جہلا کو بہکا کرا پنی واسطے بزرگی پیدا کرتا ہی ہرچند مولوی سراج احمد صاحب نے سراج الایمان اور مولوی محمد بشیر الدین صاحب اور مولوی قطب شاہ صاحب نے جدا جدا رسالون مین اوسکی سرکوبی کی ہی ہنوز اس حرکت سی باز نہین آتا محاسن اور مکارم اوس شہید اکبر کی تمام خلق مین مشہور ہین حاجت بیان کے نہین صغر سن مین حافظ کلام اللہ کے ہوی پہر عنفوان شباب مین عالم جامع معقول اور منقول کے پہر حاجی اور زایر حرمین شریفین کے پہر مجاہد اور غازی کفار کے پہر شہید فی سبیل اللہ مشرکین کے ہاتہہ سی تارک دنیا اختیار کرنیوالی آخرت کی دنیا پر پہر کونسی فضیلت منتہی آخرت مین اونسی باقی رہی اور یہہ بداون کا ملا محض بی حیا سگ دنیا اغنیا کی گہر کا کتا صرف اپنی نمود اور رسوخ کے لئی دربار اہل دول مین کہ اکثر کفار اور فجار ہین بعضی البتہ باوجود ثروت ظاہری کی کچھہ دولت باطنی ایمان کے بہی رکہتی ہین تو وہ اغنیا فساق گناہ کو کار و بار رشوت خوری اور ظلم اور شراب نوشی اور ناچ اور راگ کا رہتا ہی اور اونکو بیان دین سی نہایت رنج ہوتا ہی تو لقمہ خوار اونکی دسترخوان کے جیسی یہہ بداون کا ملا اونکی سامنے اچہی لوگون کی برای اور عیب جوئی کرتے ہین تاکہ وہ اونسی خوش ہو کے کچھہ منفعت اور نعمت دنیوی

اور یہہ ناجان علماء یہود اپنی شرارت سے اون اغنیا کے عیب کو تاویل کرکے اونکے چھپا
دامن تصوف مین پردہ پوشی کرکے غنا اور مزامیر وغیرہ اونکی واسطے حلال کردیتے
ہین بعضی محرمات کو تاویل مردود سی مکروہات اور مباحات مین شمار کرکی اونکو راضی
کردیتے ہین چنانچہ یہی دجال بداونی بڑودہ مین جاکر حکیم کاظم علیخان کی پاس کہ وہانکی
سردار کا بڑا رکن تہا اوسکا ہم مشرب یعنی رافضی بنکر زر خطیر حاصل کیا اور اسیطرح
شرف الدولہ حکیم ناہہ امیر لکہنو کی یا نواب کر مطلب اپنا کہ کہینچنا زر کا تہا عمل مین لایا یعنی
کئی سو روپیہ لئی یہہ دونو وصف اوسکی زبانی اون لوگون کی جو اوسوقت بڑودی اور
لکہنو مین موجود تہی معلوم ہوئی والعہدۃ علی الناقلین اور بداونکی رہنی والون سی سنا
گیا واللہ تعالی اعلم کہ ہمیشہ یہہ اپنی والد کو آزردہ رکہتا تہا یہانتک کہ وہ اس جہان
سی سفر کرگئی اور اس سبب سے ناخوش گئے غفر اللہ تعالی لہ اور کوئی حافظ خیر الدین نام
نابینا بکمال مفلس اوسکی محلی مین رہتی ہین بسبب تنگدستی کے اونہون نے حاکم انگریز کے
پاس عرضی دی کہ میرا مقدور چوکیداری دینی کا نہین صاحب انگریز نے رحم کہا کر معاف
کیا اس ظالم نے اور لوگون کی ہاتہ سی بہت عرضیان حاکم کی یہان دلوائین کہ خیر
الدین نابینا بہت مقدور رکہتا ہی غرض اوسکی یہہ کہ جو چوکیدار ہر اوسپر رکہا جاوے اور
اوسکو اوسکی ادا کا مقدور نہوگا تو اپنا گہر بیچیگا تو مین مول لی لونگا تو دیکہو یہہ خوب
حق ہمسایہ ادا کیا اور دلالی عملہ ہای صدر اکبرآباد کی مشہور ہے کہ اسی سبب قدم بیلے کتابی
سی شیکار اور وکلاے صدر کی تباہ ہوکی مقید ہوئی یعنی اکثر عملون نی اوسیکی معرفت رشوت
لی تہی مراد آباد کی حاکم انگریز نی بہت تدبیر سے مقدمہ کہلا آخر کو اسی دجال کو بلا کر اپنی [illegible]
کرسی پر بٹہلا کر دم دیکر مقدمہ کو پوچہا اور کہا تم ہمکو تمام دین کی پاس مقدمہ سے ہمکو
اطلاع کرو تب طمع دنیا سی اوسنی سب عملون کی مدتوت گیری ظاہر کی بیت قدم

نامبارک مسعود + گرد بر یار دد برآرد ددد + اب غور کیا جاہی کہ یہہ شیطان اپنی واسطہ مکر سبکو رشوت
دلواکی پہر آپہی اوس رشوت کو ظاہر کرکے سب سی بری ہو گیا مطابق اس آیۃ کریمہ کے کمثل
الشیطن اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک انی اخاف
الله رب العلمین اور اسنی جب اون سبکو تباہ کیا تم کوئی اسکی طرف اپنی عزت کے
ڈرسی رخ کرتا تہا ناچار مصرع تجبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی + اس عقرب سیرت نے
شہر شاہ جہان آباد مین جاکر پہر اوس شغل کو یعنی شیوہ رفض لعن وطعن بزرگان دین کا
خلاف مضمون لا تذکروا موتاکم الا بخیر وہان کی امیرون کی دربار کا تحفہ ٹہیرایا اور
بہت سی سادہ لوحون کو اپنی فریب کے جال مین کہینچا غالب ہے مفتی صدر الدین صاحب
کی خدمت مین اوسنی اپنی یہہ وسوسی بہیجی ہونگی لیکن وہ تو بڑی عاقل مین اسکو اونکی شاگردے
کی بہی نسبت ہو اسمین کلام ہے تو وہ کیونکر اسکی فریب مین آتی اور اوسکی وساوس پر کیونکر
مہر کرتی یہہ مہرون والی لوگ اگر شرع کی مسئلہ سی واقف ہوتی تو اسکی فریب مین نہ اتی
شرع مقدس مین تو یون ہی کہ فتوی مجتہد فاسق کا واجب التوقف ہی عمل اسپر بے تحقیق
جایز نہین چنانچہ بزدوی وغیرہ مین صریح مذکور ہی اور دلیل یہہ آیت ہی ان جاءکم فاسق
بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین جب قول
مجتہد کا یہہ حال ہو تو ایسا رافضی طالب بلکہ کتا دنیا کا جاہل اور منکر نصوص قطعی قران مجید
کا کہ جسکی حقیقین علما معتبرین نی حکم کفر کا دیا ہی جیسیکہ جہپی وسوسہ کے دفع مین مذکور ہوگا
انشاء الله تعالی تو اوسکی قول کا کیونکر اعتبار ہو پہر قول اوسکا جو ایسی پیشوای دین کے
لعن وطعن مین ہو سچ ہی کہ شیطان بڑا دشمن ہے اوسکی دشمنی ہمکو ہمارے رب نے اپنی پہرا سمجہا دیا
پہر بہی بعضی لوگ نہین سمجہتی حق تعالی فرماتا ہی ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ
عدوا انما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحب السعیر اب اوسکی مکر کے مونہہ سی پردا

ادسہا کہ یہی مومنوں کو سمجھایا جاتا ہی جو وہابی لوگوں کی نزدیک مبغوض ہین تو اسلی ہادیان
مذکورین کو اس شیطان نی وہابی اول ٹہیرایا تہا کہ لوگ اونسی نفرت کرین اور انکا کلام حق جو
ہی عند اللہ اور عند الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف کان نہ دہرین اب اوسکی مکر کی دفع
کی لئی اوسکو کہا جاتا ہی کہ ای بی انصاف تونی تو وہابیوں کا نام ہی سنا ہی اور حرمین شریفین اور
سارے عرب میں وہ لوگ وہابی خود موجود ہین وہان کی لوگ جیسی وہابیوں کے اقوال اور افعال
سی واقف ہین اور ہین تو اوسکا عشر عشیر بہی نہین جانتا اگر حضرت سید احمد صاحب
اور مولوی اسمعیل صاحب اور دوسرے ہمراہیوں مین کچھ بو بہی وہابیوں کے خلاف شرع
محمدیہ کے ہوتی تو ایسی اکابر اور پیشوای حرمین شریفین کے اور اور بزرگ عرب کے اونسی
بیعت کیوں کرتی اور خلافت اور اجازت کیوں لیتی اور صراط مستقیم کیوں عربی مین ترجمہ
کرا کی لیتی ای شیطان تیری عقلین یہی ذکر حکم لاحول کا رکہتا ہی جو کہ عباد مخلصین اللہ تعالی
کی ہین تیرا غلبہ اونپر نہو کا ان عبادی لیس لک علیہم سلطان اور جو تیری اتباع ہین
اونکی بیان و خسارت عاقبت مین بدلالۃ النص یہہ آیہ کریمہ بس ہے وَاستفزز من استطعت
منہم بصوتک واجلب علیہم بخیلک ورجلک وشارکہم فی الاموال
والاولاد وعدہم وما یعدہم الشیطان الا غرورا **تمہید** اب ہم چاہتی
ہین کہ شروع کرین دفع دسوں وسوسوں کا اس خناس کے پر جیسی اسنی پہلی دسوں وسوسوں سی
ایک جال شیطانی بطور تمہید وساوس کے پہیلایا ہی اور وساوس کو بجای دانی کی اس جال
مین ڈالا ہی کہ بہولی لوگ اوس جال مین پہنس کے اپنا ایمان خطر زوال مین ڈالین تو ہم بہی
مطابق طابق النعل بالنعل کی پہلی دفع اوت دسوں وسوسوں کی تعوذ کر کی اور لاحول پڑہ
کی اوس دام شیطانی کو اوہا دیت اور اوسکی مضمون کو حرف بحرف دفع کر دین تو کہتی
ہین ہم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اعوذ باللہ من الشیطان

الرجیم اب سنو سبھی مسلمانون **قول موسوس کا** ہا ما جاہی کہ ہندوستہان مین فتنہ
نجدیہ کا جو وہابیہ کہلاتی ہین مولوی اسمعیل کے ذات سی پہیلا اور بہت لوگ بسبب ناواقفی
کی ظاہر حال سیے دہوکا کہا کر اس بلا مین مبتلا ہوگئی تہی علما اہل سنت اور جماعت کے کوشش
سی اور بہی بسبب آجانی تحریرین اور فتوون کی عرب سیے کہ چار مذہبون کی قاضی مفتی
عالمون نی بالاجماع نجدیہ کی رد و ابطال مین لکہی تہی حال اسماعیلیہ کے گمرہی کا و مخالفت
مذہب اہل سنت اور جماعت سی خوب ظاہر ہوگیا **جواب اسکا یہہ ہی** موسوس کذاب
بہت جہوٹا ہی غور کرو کہ لاکہون آدمی کہ دعوی اسلام کا رکہتی تہی ہنود کے میلون مین شریک
ہوکر بتون کو جیسی چیچک وغیرہ پوجا کرتے تہی اور دوسرے اعتقادات اور اقوال اور افعال
کفر اور شرک کی تو کیا ذکر ہے نہ شرک اصغر فقط بلکہ شرک اکبر ہے اور شراب نوشی
اور زناکاری اور رشوت خواری اور باج اور زنگ اور مثل اُنکی بہتیرے کبایر جو کرتے تہی
اس خناس کے اعدا کی وعظ اور نصیحت اور صحبت سی وہ سب پاک ہوگئی جیسی پہلی
مقدمہ مین معلوم ہوچکا یہہ بات تو ہمارے لاکہون کو مشاہدہ تہا اور دوسرون کو تواتر
سی معلوم ہوا تہا اور بہت کافر مسلمان ہوے اور رافضی سُنّی اور صدہا علما اہل سنت
جو اس رافضی خناس کو اونکی شاگردی کی بہی نسبت نہین ہوسکتی کیا ہندوستان مین اور
کیا ملک خُراسان اور ملک روم مین اور عرب وغیرہ مین اپنی احوال کو نہایت دین کے
طرف متوجہ پاکر اس طریقی مین جسکو یہہ خناس برا کہتا ہی داخل ہوئی انکار اسکا مثل
انکار براہمہ اور سمنہ کی تواتر کا ہی تو اسکو یہہ خناس دہوکا کہتا ہی نہین بلکہ یہی خناس
اب لوگون کو دہوکا دیتا ہی اور اسکو فتنہ نجدیہ اور وہابیہ کا کہتا ہی سچ ہے کیون نہو
ابلیس اور اوسکی اتباع کی تو گردن ٹوٹ گئی وہ کیون نہ اسکو فتنہ کہین گی اس خناس
نی نور ہدایت اور ارشاد اتباع سنت اور ترک اشراک اور کفر اور کبایر سے ایذا پای ہے

بتن جنکا منہ اور چہچہوندر سکے ظلمت کفر اور کبر پری اسکی راحت ہی تو کیون نہین آیسے
طرحسی کہیکا اور یہہ جو کہا کہ علماے اہل سنت کی کوشش سے اور فتوون سی عرب کی چاروں
مذہبون کی علماسی بالاجماع اسماعیلیہ سیکے گمراہے اور حال مخالفت کا مذہب حنفی اہل سنت
اور جماعت سی خوب ظاہر ہوگیا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ فتوی دیکہی سے دریافت ہون گے
کہ کس طرح سی ہین پہر اگر صحیح بہی ہون تو ہمکو اونسی کیا کام وہابیہ تجدیہ کی رد مین پڑے
ہون مولانا شہید کا تو کلام موافق ملت حنیفیہ سمحہ سہلہ بیضا کی ہے کہ حضرت
خاتم النبیین سے اوسکو لیکر ہمکو پہنچای ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ بات
مثل آفتاب کی اونکو جو اس ملت حقہ سے ازروی علم اپنے کے واقف ہین روشن
ہی اس گمراہ کی گمراہی کہنی سے کیا ہوتا ہی اور یہہ جو اوسنی کہا کہ مخالف ہی مذہب حق
اور اہل سنت اور جماعت سے سو یہہ جو ہوتا ہی بفضل الہی ایسی معلوم ہوتا ہی کہ وہ عین
مذہب اہل حق اور اہل سنت اور جماعت کا ہی اصل بات تو یہہ ہی یہہ کیون نہ اولیا اور
مخالف حق کے سمجہی کا مطابق من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب جو اولیا اللہ سے
اوسنی عداوت پکڑی اور بی ادبی شروع کی تو شراب قہر الہی اوسکی نصیب ہوئے
اوسکو بی کرمست اور خراب ہوا سب حواس اوسکی مبدل ہوئے عکس بینی حق و باطل ہین
اسکی قسمت مین ہوئے ایسون کی شان مین عارف رومی فرماتی ہین **ابیات** از شرب
قہر چون مستی دہی * نیست ہا را صورت ہستی دہی * چیست مستی بند چشم از دید چشم * تا نماید
سنگ گوہر پشم پشم * چیست مستی حسہا مبدل شدن * چوب گز اندر نظر صندل شدن
اسکی مستی اور خراب ہونی پر شراب قہر الہی سے یہہ دوسرا قول اسکا دلیل ہے
کہ کتاب تقویت الایمان گویا وہی کتاب التوحید الخ اسمین جو عیب دانی کا اپنی لئی
ہی ایسی معلوم ہوگا اور یہہ بدمست شراب قہر الہی کا علم غیب خاصہ حضرت عالم الغیوب

کا نہین جانتا چنانچہ دریادس مین معلوم ہوگا تو پہر یہہ مستی اور خرابی شراب قہر الہی سے نہین ہی تو کیا ہی اب اس گمراہ کی گمراہی اور جہالت اوسیکی اقرار سے اسی کلام مین خوب ظاہر ہوگئی کہ یہہ جاہل اجماع کے معنی نہین سمجہتا اجماع جو حجت شرعی ہی وہ عبارت ہی اتفاق سی سب مجتہدون کی جو ایک عصر مین ہون جیسی کتب اصول مین مذکور ہی اور اجتہاد تو ایک مدت سی موقوف ہوگیا ہی تو اب اجماع شرعی کہ مثبت حکم شرعی کو ہو وہ کیونکر ہو وی اور اگر اجماع غیر مجتہدون کا مراد ہی تو اول تو یہہ حجت شرعی نہین دوسرے یہہ کہ لادی دکہادی کیونکر تمام علماء امت کا اسپر اجماع ہی تو یہہ محض کذاب مفتری ہی حاصل یہہ ہی کہ اجماع تول سکے وسوسہ اوسکا منظور ہی **قول موسوس کا** تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل کی گویا وہی کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب نجدی کی ہی اوس کتاب کی روسی مولوی اسمعیل کے استادون سے لیکر صحابہ تک کوی کفر اور شرک سی نہین بچتا حرام اور مکروہ کا کیا ذکر **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ قول اسکا باطل اور جہوٹا ہی کیونکہ اسمین تو کئی باتین نامعقول جہوٹی ہین ایک یہہ کہ اسنی اسمین دعوی علم غیب کا اپنی لئی کیا یہہ جو کہا کہ اوس کتاب کے روسی مولوی اسمعیل کی استادون سی لیکر صحابہ تک کوی کفر اور شرک سے نہین بچتا تو جب تک سب مضمون کتاب مذکور کا اور حال سب لوگون کا جو اس مسافت مین کہ اوسنی ذکر کئی واقع ہین اور لاتعد ولاتحصی ہوگئی ہین معلوم ہنو تو کیونکر تطبیق اونکی حال کی اس کتاب مذکور پر دیجادی اور یہہ حکم کیا جاوے لامتناع الحکم مع جہل اجزاء مافیہ الحکم اور ظاہر ہی کہ وہ لوگ بعضی اونمین ایسی اولیاء اللہ گذری ہین کہ خطرہ ماسوا کا بہی اونکی دلمین نہین گذرتا تہا جیسیکہ اون کتابون کی دیکہنی سی جو احوال اولیاء اللہ مین ہین معلوم ہوتا ہی تو اون لوگون پر کیونکر اسنی حکم کفر اور شرک کا اس کتاب مذکور کے روسی تجویز کیا اور وہ لوگ

اس سی پہلی غایب ہی تو علم اونکا اور اونکی احوال کا اسکو کیونکر حاصل ہوا یہہ علم تو سوائے
علام الغیوب عزوجل کے کسیکو نہین قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا
اللہ نص قطعی ہی اور یہہ خناس اس نص قطعی کا منکر ہی جیسکہ اسکا انکار اور حکم اوسکی منکر
کا دوسرے کے دفع مین بہی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اس نے یہہ حکم کردیا تو اس سے لازم
آیا اسکا یہہ دعوی کہ مجکو ان سب کا علم ہی اسلئی مین نے یہہ حکم کیا دوسرے یہہ بات ہی کہ اسنے اپنی
اپنی رفض نا پاک پر پردہ مین عمل کیا اور تبرا صحابہ کی حق مین کر گیا اگر اسکو گالی دینی منظور تہی
تو اسیقدر بس تہا کہ کہنا مولوی اسمعیل اور اوسکی استاد ایسی تہے صحابہ کا کیا ذکر کرنا تہا
اگر اسکو تبرا مقصود نہ تہا غایۃ معنیا کی حکم مین بنا بر اختلاف مذاہب کے تو فی الجملہ داخل
ہوتی ہی اور موافق مذہب تحقیق کی بہی اسطرح سی کہ معنی کلام کے یون ہون کہ مولوی
اسمعیل کے استادون سے لیکر یعنی مافوق صحابہ تک تو یہان غایۃ داسلئی اسقاط ما ورا
ہوی تو موافق مذہب تحقیق کے ایسی غایۃ معنیا کی حکم مین داخل ہوتی ہی جیسی مرافق اور
کعبین غسل ایدی اور ارجل مین تیسرے یہہ بات کہ یہان اپنی مجتہدون کو بہی اسمین داخل
رکہا مثل علی اور طوسی اور شیلان الطاق وغیرہ کے تقیہ کے اوسی لیکن اونکی حق مین
ضرر نہین سمجہا کیونکہ اسکا تو مذہب یہہ ہی کہ کوی سیئہ محبت اہل بیت کی ساتہہ مضر نہین جیسکہ
کوی حسنہ محبت صحابہ کے ساتہہ مفید نہین تو وہ بو نفاق سی اسکا رفض سنا تہا اوس دوسرے
بات سی ثابت ہوا **قول موسوسکا** وہ امور کہ شارع نے جن پر ترغیب اور تحریص کے
اور اجر فرمای اور کتب دینیہ مین مستحبات لکہی ہین سبکو کفر اور شرک مین داخل کردیا۔

جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ موسوس اول تو فاسق اور رافضی دوسرے منکر نص قطعی
قل لا یعلم الآیۃ کا جیسی آگی اوسکا تیسرے مدعی علم غیب کا اپنی حق مین جیسی مذکور ہوا تو اسکی
خبر کیونکر مانی جاوی ان جاءکم فاسق بنبإ فتبینوا الآیۃ اور اس کتاب کو دیکہا جاوے تو صریح

جهوٹ اسکا معلوم هو دي پهر بهي همکو اس کتاب سي کيا علاقه هماري مذهب مين نهين هماري
امام کي نهين پر اتنا هم کهتي هين که يهه قول اسکا سبکو کفر اور شرک مين داخل کرديا يهه تو عقل
صحيح سي معلوم هوتا هي که يهه اسمين کذاب جهوٹا هي جيسي اور اني باتو مين اگر مدعي علم کا بلکه
ايمان کا هي تو وه سب همکو لکهکر بهيج دي هم اوسکي سوا بهت مستحبات اور موجب اجر اور ثواب اور
ترغيب اور تحريص شارع کي نکال دينگي که اوسني اونکو کفر اور شرک نه لکها هوگا بس همارا اور
اسکا اسي پر فيصله هي اگر هم سوا اور ثابت نکر سکين تو يهه سچا هم اسکي کلام کو رد نکرين گي تسليم
کرين گي اور اگر همني ثابت کردي تو يهه تائب هوجاوي پهر دين مين رخنه نڈالي اور خناسي نکري
بس يهي فيصله هي مستحبات صوم و صلوة اور حج و زکوة اور ذکر اور تلاوت قران اور صدقات
اور سوا اسکي بهت مستحبات هين سبکو اوسني کفر اور شرک هرگز نه لکها هوگا اور اگر لکها هي
تو همکو بتادي البته سبکي جگهه يهه کهنا که بعض امور کو اوسني کفر اور شرک مين داخل
کرديا تو يهه احتمال هي پر اس صورت مين ديکها جاوي که وه سب مين مخطي هي يا مصيب يا بعض
مين مخطي هي بعض مين مصيب **قول موسوسکا** جب يهه سب حال ظاهر هوگيا اور عام
اور خاص مطلع هوگئي جنکو کچهه بهي عقل اور دين سي بهره تها اونکو هدايت هوگئي اور راه راست
پر اگئي **جواب اسکا يهه هي** که يهه قول اور اکي جو اتا هي اپني افتخار اور اپني
اتباع کي مدح اور جنهون سي نه بتة کتاب اور سنت کي اعتصام کيا هي اونکي هتک
شان مين ذکر کيا تو اسکا جواب ان ايات کريمه سي مستنبط هر مومن عاقل صاحب علم
کرليگا ويوم يعض الظالم على يديه يقول يا ليتني اتخذت مع الرسول
سبيلا يا ويلتا ليتني لم اتخذ فلانا خليلا لقد اضلني عن
الذكر بعد اذ جاءني وكان الشيطن للانسان خذولا اگرچه
يهه ايات عقبه بن ابي معيط اور اميه بن خلف کي حق مين نازل هين پر عموم لفظ

والاشارع عام مین شامل ہین ہر مضل اور ضال کو کذا فی التفاسیر تو یہان مضل کو
تو شیطان اور وہ جو اس مضل سے کہنے سے ضلالت مین پڑ گیا اوسکو انسان ظالم
فرمایا **قول موسوسکا** مگر وہ جو جہل مرکب مین گرفتار اور عار کو نار پر مقدم سمجہی
اونہون نے اظہار توبہ ابہی تک نہین کیا ہی اگرچہ صاف صاف اوس طریق پر ہونیکا
بہی علی العموم اقرار نہین کرتے کبہو کچہہ کہین کبہی کچہہ کہنے لگتی ہین **جواب**
اسکا یہہ ہی متمسک ساتہہ کتاب اور سنت کے کئی فریق ہین ایک عباد اللہ المخلصین
اونپر شیطان کا تسلط نہین ہی نہو کا ان عبادی لیس لک علیہم سلطان
حق تعالی فرماتا ہی وہ تو اس خناس کا موہنہ توڑتی ہین اور دوسرے فریق بہر تفاوت
مراتب رہین بعضون نی شیطان کا کہا مان لیا بعضون کے دلمین تردد آگیا کبہی
کچہہ کبہی کچہہ کہتی ہونگی پر یہہ خناس جو علم مستقیمین بالکتاب اور سنت کو جہل مرکب کہتا
ہی تو یہہ وہی اثر مستی اور خرابی شراب قہر الہی کا ہی کہ غلط بینی اور عکس فہمی اسکی نصیب
ہی **قول موسوسکا** اور آخر کلام اکثر اسماعیلیہ کا اہل علم کے مجامع اور مجالس مین یہہ
ہی کہ مولوی اسماعیل کے کلام مین افراط اور تفریط اور سواد اعظم کے مخالف ہے
جواب اسکا یہہ ہی کہ مستقیمین کتاب اور سنت کی جو محقق ہین اور مولوی اسماعیل
بہی ایسے ہی تہی وہ مجہری ہین اونکا نام یہہ خناس اسماعیلیہ رکہتا ہی جہوٹا ہی اونکا کلام
یہہ ہی اول اور آخر کلام مولوی اسماعیل علیہ الرحمہ کا اقتصاد اور اعتدال ہے
افراط اور تفریط مین اور موافق ہے سواد اعظم کے جو اہل سنت اور جماعت ہین جیسیکہ
دفع وساوس خناس مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی اور یہہ کلام کہ اس خناس نے
نقل کیا ہی دوسرے فریق کے ایک صنف ہوگی اونکا یہہ کلام ہوگا **قول موسوسکا**
مگر یہہ اختلاف ایسا ہی جیسا کہ مسایل فقہ مین باہم علما کی ہوتا ہی **جواب اسکا یہہ ہی**

نہ یہہ قایلین قاصر ہین فہم کلام مولوی اسماعیل علیہ الرحمہ سے کلام اوسکا علیہ الرحمہ ایسا ہے
جیسا کلام مجتہد معین کا اور اوسکی مقابل یا کلام ایسا ہے جیسا کلام مجتہد مخطی کا یا
عامی مخطی کا **قول موسوسکا** یہہ کلام ہی سفاہت اور اللہ فریبی ہے **جواب اسکا**
یہہ ہی کہ یہہ وہی اثر مستی شراب قہر آلہی کا ہی جیسی کفار شراب قہر آلہی سے مست ہو
کہتی تھی انؤمن کما امن السفہاء حق تعالی اونکی جواب مین فرماتا ہی الا انہم ہم
السفہاء ولکن لا یعلمون **قول موسوسکا** مولوی اسماعیل کا اختلاف بدتر ہی معتزلہ
اور ظاہریہ و رافضی و خارجی کی اختلاف سے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ وہی حال
ہی کہ شراب قہر آلہی اس خناس سے پی ہی اور ہذیان کرتا ہے جب یکہ دفع
وساوس اس خناس مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی **قول موسوسکا** کچھہ
باتین ان بدمذہبون کے لی ہین اونمین کچھہ اپنا خبط ملایا ہی عقاید سے چارون بابون مین یعنی
الہیات و نبوت و امامت و معاد مین مولوی اسماعیل کو مخالفت ہی مذہب اہل
سنت و جماعت سے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ فہم کلام کے لئے حالت صحو اور
ہوش کے چاہی یہہ خناس تو شراب قہر آلہی سے بدمست اور نزار ہے یہہ کیونکر
کلام عالم ربانی کا سمجھیگا چارون باب مین اور سب جگہہ کلام اوس عالم ربانی کا موافق
ہی اہل سنت اور جماعت کی سبکی یا سواد اعظم اور محققین کے جب یکہ دسون
وسوسون کی دفع مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی **قول موسوسکا** وہ جو آیت
حدیث بی محل لی آتی ہین اور صرف اس قدر سے اونکی بدمذہبی نہین جاتی کیونکہ
بیان معنی مین غلطی کرتی ہین اور مخالف تفسیر صحیح کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابہ اور تابعین سے اور برخلاف شرح حدیث کے کہ جمہور ائمہ مسلمین سے
مروی ہو اپنی رای فاسد سے نئی معنی بتاتی ہین اور نظم دمعنی ہی کہ اسمین اور

اونکی ترتیب و احکام وغیرہ امور ضروریہ ہی کہ احکام شرع کے معرفت اونپر موقوف ہی ناواقف ہین یا دیدہ و دانستہ اغوای نفس و شیطان سے اوسکی رعایت نہین کرتے ہی اونکی گمراہی ہے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ موسوس اول سطحی اور دوسرے بیدین اسکو محل اور غیر محل کے پہچان کہان عالم ربانی رحمہ اللہ علیہ جامع علوم عقلی اور نقلی نے جو معنی قران کے بیان کئی ہین وہ صحیح ہین موافق تفسیر صحیح کے جو منقول سلف اور خلف سے ہی اور اسی طرحسے احادیث جو اپنی محل پر ذکر فرمای ہین موافق شرح حدیث کی جو محققین آیمہ مسلمین سے مروی ہی اور جہان تفسیر منقول اور شرح حدیث مروی نہین وہان موافق قواعد عربیہ اور اصول حدیث اور اصول فقہ کے اور جو مسموع عنعنہ مسلسل سے ہی مفسرین اور محدثین سے اسکو غلط اور مخالف تفسیر اور شرح حدیث مذکور کے اور خلاف اصول عربیہ اور اصول فقہ اور حدیث کی اور نئی معنی اپنی طرف سے سمجہنا وہی اثر مستی اور خرابی شراب قہر الٰہی کا ہی اگر مدمست اس شراب سے نہ تہا تو کیون نہین دو چار مثالین ذکر کین پہر اوسکا اگر کوئی عالم جواب دیسکتا تو اوسکے بعد یہہ ہذیان کیا ہوتا **قول موسوس** کا مذہب حق وہ ہی کہ سواد اعظم امت نے باجماع و مراعات جملہ شرائط فہم کتاب و سنت و تحقیق ناسخ و منسوخ و راجح و مرجوح و دفع تعارض اور تطبیق مختلفات وغیرہ ہر ایک امر ضروری کے ایک امر منقح اور مدلل بدلایل شرعیہ ٹہیرا دیا **جواب اسکا یہہ ہی** کہ اقوال عالم ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایسی ہین جو امور مذہب حق کو درکار ہین وہ مرعی گئی ہین اور اعمال اور اخلاق اور عقاید آل موسوس کے اکثر مخالف ہین ان امور کے جو حق کے لئی ضرور ہین چنانچہ بعضی تو مذکور مقدمہ مین ہو چکی اور بعضی دفع وساوس مین اوسکی مذکور ہونگی اور کچہہ اوس سے

پہلی انشاء اللہ تعالی اور دوسرے اسمین یہہ کلام ہے کہ جو معنی اسنی مذہب حق کے لکھے
ہین اکثر اور بیشتر تو ایسی ہی ہی مگر بعض وقت مین بنا بر مصلحت شرعی اور دینی کے کبھی
برخلاف اوسکی مذہب حق اور مدلل ہو جاتا ہی جیسی تحلیف شہود کے کہ چارون مذہبون کے
مجتہدون نے اپنی بقدر وسع اور مقدور کے مراعات شرائط حقیت کے کر کے اس
تحلیف کو ناروا ٹہیرا دیا تہا یہان تک کہ کتب فقہہ مین لکہا ہی کہ اگر امام اپنی قضات
کو شہود کے تحلیف کا حکم کرے تو وہ قضات امیر سے کہین کہ [illegible] بات کا
حکم مکر کہ اگر ہم تیری بات مانین تو حضرت رب العزت کا عز وجل عصیا[illegible] دسے اور
اگر نہ مانین تو تیرا عصیان اور اتباع چارون مذہبون کے وہ[illegible] اعظم اہل سنت
کا ہی ان اتباع کے سوا اور اہل سنت بہت کم ہین با وجود اسکا [illegible] شہود کے
ایک مدت سی جمیع اعصار اور امصار مین مروج اور جاری ہ[illegible] یق اور بہت
معتبر کتابون مین فقہ حنفی کے اس مسئلہ کو معمول بہا اور مدلل لکہا ہی اور کہا ہے
کہ جو تزکیہ شہود واجب ہے اور اس زمانے مین متعسر بلکہ متعذر ہو گیا کیونکہ مزکی کا عادل
ہونا تو ضرور ہے اور عدالت بنے اس زمانے مین حکم کبریت احمر اور اکسیر اعظم
کا پیدا کیا ہی زمانی مین حضرت امام اعظم کے جہان وہ تہے وہان سات آدمی لایق
شہادت کے نکلی تہے تو اب اس تحلیف شہود کو قایم مقام تزکیہ کے ٹہیرایا ہی اور
یہہ مذہب ابن ابی لیلی کا ہی تو دیکہو یہان مخالفت سواد اعظم کے ہی اور یہی حق
اور مروج ہے نہین تو لازم آتی ہے تفسیق سب علماء امصار اور اعصار کے اگر
خوف تطویل نہوتا تو سب عبارتین کتابون کے نقل کیے جاتے اگر کسی بات سی منکر ہو تو
ہم اوسکو اوسیوقت نقل کر دینگی **قول موسوس کا** اور اس طریق سے ایک
عقیدہ یہ مین یہہ ہے جو مخالف ہوا وہ خارج ہوا اہل سنت سے کہ کسی معتزلہ ہوا کوی رافضی

کوئی خارجی کوئی سندی ہی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ موسوس تو عبنی ہی یہہ سب
اقوال اوسکی طوطی کے طرح سیے اوسکی زبان پر ہین اوکی معنی وہ ہرگز نہین
سمجہتا ہہین جو خود بعضی عقاید اوسکی مخالف سواد اعظم اہل سنت کی ہین اور
بعضی نص قطعی کے کہ جس سیے ارتداد لازم آتا ہی جیسی دفع وساوس مین معلوم ہوگا
انشاء اللہ تعالی تو پہر یہہ کس طرح اس کلام کو اپنی زبان پر لاتا ہہین سمجہتا اسی لیے
یہہ کہتا ہی آخر بد اوں کا للا ہی اس سی کیا تعجب ہے اب سنو کہ اس کلام مین کیا
مخبط ہو گیا رکب متن عمیا و خبط خبط عشوا یہ وبال ہی عداوت اہل اللہ کا بیان
اسکا یہہ ہی کہ فرض کیا ہمنی ایک شخص کہ ایک مسئلی مین مخالف اور سو مسئلو نمین مثلا
موافق ہیے ایک فرقی سیے اور دوسرے فرقے سی سو مسئلون مین مخالف اور
ایک مسئلہ مین موافق اس شخص کو دوسرے فرقے سیے شمار کرنا اور اول
سی نہ گننا مخالف ہے عقل اور نقل کی اسلئی کہ اقل کو اکثر کے تابع کرکے اکثر پر کل
کا حکم کرتے ہین عقلیات مین اور نقلیات مین اور یہہ نہین کہ اکثر کو اقل کے تابع
کرکے اقل کو کل کا حکم دیا جاوے اسکو تو عقل اور نقل دونو ہنکار دیتی ہین اور
یہہ خناس اکثر کو اقل کے تابع کرتا ہی اور ایسا علماؤن مین بہادر اور رستم وقت
ہی کہ اکیلا عقل اور نقل دونون سی لڑتا ہی کیون کہ شخص مذکور کو پہلی فرقی سیے
کہ سو مین موافق اور ایک مین مخالف نکالتا ہی اور دوسرے فرقی مین کہ سو مین
مخالف اور ایک مین موافق داخل کرتا ہی تو دیکہو یہان اقل کی اکثر کو تابع کیا اب حکم
عقل کا سنو استقراء جو مفید ظن ہی اوسمین تتبع اکثر کا کرکے اقل کو اکثر کے تابع
ٹہیر اکر کلی کے سب افراد پر ظنی حکم کرتے مین تو دیکہو یہان اقل کو اکثر کے تابع کیا نہ
عکس اور ایسی ہے نجوم مین دقایق اور ثوانی اور ثوالث وعلم جر اکی حساب مین جو کسور

نصف سی کم ہوں تو اونکو چھوڑ دیتی ہین اور جو اکثر ہوں نصف سی تو اونکو پورا دقیقہ
یا ثانیہ یا ثالثہ وہلم جرا اعتبار کرتی ہین اور یہی مثالین ہین پر دو شاہد عقلی کے حکم کے
لئے بس ہین اور نقل مین تو شہود بی نہایت ہین پر دو پر ایک عبادات اور ایک
معاملات سے اکتفا کرتے ہین باب القران مین لکھتی ہین فان وقف القارن
بعرفة قبل اکثر طواف العمرة بطلت عمرته فلو اتی باربعة
اشواط لم تبطل اور بیع الصرف کا مسئلہ ہی جو فضہ مین مس ملا ہو اگر فضہ اکثر
ہی تو سبکا حکم فضہ کا ہی فضہ خالص جید سے جو اوسکی بیع کرین تو فضل ربوا اور حرام
ہوگا جیسی بیع خالص کے خالص سے اور مس غالب ہو تو سبکا حکم مس کا ہی اوسمین تفضل جائز ہی جیسی بیع مس کی
بفضہ خالص ہی سر اسمین یہہ ہی کہ اکثر کو اقل کی تابع کرتی ہین ترجیح مرجوح کی ہی اور ترجیح بلا مرجح جب جائز نہوی تو
ترجیح مرجوح سے کیونکر جائز ہوسکے اور اسکو لڑکے بہی جو سکندر نامہ پڑہتی ہوں جانتی ہین
سہ یکی بر صد آید نہ صد بر یکی دوسرے خبط اسکا یہہ ہے کہ حدیث ستفرق امتی کی جو
ترمذی مین ہی اس سے تو تہتر فرقی اس امت کی ہونی تہتے ہو چکی پہلی ان لوگون سے
جنکو یہہ شیخ نجد سے نجدیہ کہتا ہی جیسا کہ کتب کلامیہ مین مفصل مذکور ہین پہر اگر یہہ لوگ
ایک نیا فرقہ ہو جنکا نام اسنی نجدیہ رکہا تو العیاذ باللہ حدیث مذکور کے تکذیب لازم آئی
اب حکم اس شخص کا عقل اور نقل کے طرف سی یہہ ہے کہ اوسکو اوسی فرقی مین شمار
کیا جاوے جسکی ساتھ سو مسئلون مین موافق ہی کما فی مسئلہ تحلیف الشہود اور اس
ایک مسئلہ مین جو مخالف ہی اگر مصیب یا مجتہد مخطی ولو علی تجزی الاجتہاد وہو الحق تو
ممدوح اور مثاب ہے نہین تو مذموم اور ایک کلام اسمین یہہ ہے کہ جو پہلی صدی کی آخر سے
لیکر فتنہ اعتزال کا شروع ہوا اور عقاید معتزلہ کے مدون اور مؤسس ہوے یہان تک کہ
ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اوستاد جبائی پر تین بہائیون کا اعتراض کرکے

اور

اوسکو ملزم کیا کہ دو بالغ مرے ایک مطیع ایک عاصی اور ایک صغیر تو انکا کیا حال
ہوگا اوسنے جواب دیا آخر کو ملزم ہوا تو ابو الحسن اشعری نے مختلفات مین تطبیق
اور تعارض کا دفع اور راجح اور مرجوح اور ناسخ اور منسوخ کی تحقیق کر کے اونکی
شبہوں کا اور دلیلوں کا جواب دے دیا اور ایک امر منقح اور مدلل بدلایل شرعیہ
ٹہیرا دیا پہر ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے اوس سب امر منقح اور مدلل مین غور
کی تو اکثر کو بحال رکہا مگر بعض جگہہ خلاف اشعری کا کیا جیسے تحقیق معنی کسب مین اور
اثبات ایک صفت تکوین آٹہوین اور اسپر اتفاق کر کے کہ صدور قبایح کا حق تعالی
سے ممتنع ہے لیکن مقدور ہے یا نہین اشعری کا ثانی قول ہے اور ماتریدی
کا پہلا اور حسن اور قبح کا عقلی ہونا ماتریدی اور صوفیہ کے نزدیک جیسے معتزلہ کہتے
ہین اور اشعری شرعی کہتے ہین اور صفات کا زاید ہونا ذات پاک پر لاعین ولاغیر
یہہ قول دونون کا ہے رحمۃ اللہ علیہما اسمین صوفیہ کرام مخالف دونون سے عینیہ صفات
کے قایل ہین جیسے معتزلہ اور حکما اور یہہ مسایل ہین جسمین خلاف ہے ماتریدی کا اشعری
سے تو ہم اس موسوس کو کہتے ہین کہ صوفیہ کرام اور حضرت ماتریدی نے عقلی ہونے
مین حسن اور قبح کے حضرت اشعری سے اور حضرات صوفیہ کرام قدس اسرارہم
دونو نے عینیہ صفات مین خلاف کیا بعد ٹہیر جانے ایک امر منقح اور مدلل کے اور
موافقت کی معتزلہ سے تو حضرت ماتریدی اور صوفیہ کرام کو معتزلی کہو گے العیاذ
باللہ تعالی یا نہین اگر کہتے ہو تو تمسے بڑا بہادر اور بے باک کوئی نہین اور اگر نہین
کہتے ہو تو تمہارا یہہ قاعدہ خارج ہونیکا اہل سنت سے اور داخل ہونا معتزلہ مین ٹوٹ
گیا تو عالم ربانی پر کیون اعتراض کرتے ہو **قول موسوس** کا اب اون عقاید حقہ محققہ
کی برخلاف بعد مقرر ہو چکنے اس بات کے کہ یہہ مذہب اہل سنت کا ہے اور یہہ مذہب

معتزلہ کا اور جواب دیوینی اہل سنت سیکے آیات اور احادیث صحاح دستاویز معتزلہ سے
کتب مبسوطہ مین نجدیہ جو کوی آیت حدیث غلط فہمی معنی مراد کلام اور عدم مراعات شرائط
معرفت احکام سیکے سبب اپنے مذہب ناحق مخالفت صریح مذہب اہل سنت اور موافق
مذہب اعتزال پر ذکر کرین اس حرکت سی لزوم وخروج مذہب اہل سنت سی اور دخول
مسلک معتزلہ مین جاتا نہین رہتا **جواب اسکا یہہ ہی** کہ باوجود تدافع اس قول
کی پہلی قول سے اسلی کہ پہلی قول مین کہا تہا کہ اگر ایک عقیدے مین بہی اہل سنت سے
مخالف ہو تو وہ خارج ہوا اہل سنت سی کوی معتزلی کوی رافضی کوی خارجی کوی نجدی ہے
تو دیکہو یہان چارون فرقون کو اقسام ٹہرایا اور جو خارج ہوا اہل سنت سی اوسکو
مقسم اور اقسام آپسمین قسیم اور متباین ہوتی ہین اور یہان نجدی اور معتزلی کو ایک
کر دیا فرق یہی رکہا کہ ایک جگہہ مذہب اور دوسرے جگہہ مسلک کہا اور یہہ دونو لفظ
مطلب اور مراد مین ایک ہی ہین موجب تدافع سیکے دفع سیکے نہین ہو سکتی لیکن ہمکو
اس سی کچہہ مطلب نہین اور نہ اسمین اور کلام کرین کلام اسمین ہے کہ ایک خاندان ہے
علماء متبحرین کا کابر آعن کابر اور اتقیا اور اولیا کا سب علوم عقلیہ اور نقلیہ سند درسند
اوسکی مشہورہ آفاق اور متفق علیہ تمام ہندوستان کی علی الخصوص علم تفسیر اور حدیث
کہ دور دور سے علما سند تفسیر اور حدیث کی لئی وہان جاتی ہتی پہر ایسی خاندان مین ایک
شخص نہایت ذکی متقی تارک دنیا کہ راس ہر خطبہ سیکے ہی حافظ قران مجید عالم متبحر جامع علوم
عقلی اور نقلی حاجی زائر حرمین شریفین پہر مجاہد غازی پہر مشرکین سیکے ہاتہہ سے معرکہ
مین اللہ تعالی سیکے راہ مین شہید آخر کلام اوسکا تکلم ساتہہ شہادتین کی اور صحیح حدیث
مین ہی من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ ہزارون آدمی اوسکی
سبب متقی مسلمان کامل ہو گئی اور ایک دوسرا شخص ہے ضد اوسکی نہ خاندانی جیسی پہلا تہا

پہر بہی سطحی طالب دنیا حدیث تفسیر کسی شیخ سے موافق شرائط سند کے نہین پڑہین
اور اوصاف جو پہلی شخص کے تہی سو آخرین کی جانی کی اون سب اوصاف سے
معرا محل ضرب المثل سے خر عیسی اگر بمکہ رود الخ اور منکر نصوص قطعی قران کا اور اپنی حق
مین مدعی علم غیب کا عاق والد مرحوم اپنی کا موذی جیران پیرا ور یہی رافضی تو اوسنی موافق
دستور رفضہ کے کہ واسطی اغوای عوام سنیون کی بہت کیو انکی مین جیسی تحفہ اثنا
عشریہ مین مذکور ہین اپنی تئین ایک مدت سی تقیہ کرکی سنی بنایا اور مثل عبداللہ بن سبا
اپنی مرشد کے ایک وقت مین قابو پاکی اوس خاندان مین کوی نرہا پہلی شخص
ملحد و حکوگمراہ اور معتزلی ٹہیرایا اور رسالہ مین لکہا تو ایسی شخص دوسری کا آیا قول
نزدیک علماء دین دار کے سند ہی یا نہین یقین ہی کہ جو کوئی اوسکی حال سی واقف
ہوگا اسمین کچہہ تردد نکریگا اور کہیگا کہ نہین **قول موسوسکا** ہی آیت وحدیث یا
مثل اوسکی معتزلہ دلیل لائی اور اہل سنت نی جواب دیا معارضہ بالاقوی یا تفرقہ معنی لغوی
ومجازی یا تاویل یا متروک الظاہر ہونیکا اب وہی حدیثین صحاح یا مثل اوس مضمون
کی غیر صحاح سی یا سیکا قول مشتبہ نقل کرکی نصیب دشمنان اسماعیلیہ کیون
سنی ہونی لگی تہی دیکہو انکار عفو کبایر اور انکار شفاعت مرتکب کبایر اور خلود تمام
مرتکب کبایر پر معتزلہ کیا کیا آیتین وحدیثین صحیح سند لائی بلکہ ہر مذہب کا یہی حال
ہی مجسمہ کیسی کیسی آیتین دلیل لائی ید اللہ فوق ایدیھم ثم وجہ اللہ یکشف
عن ساق اور احادیث صحاح ستہ کی جو اس مطلب پر لائی ہین لی شمار ہین رافضی
بداپر آیہ کریمہ یمحو اللہ ما یشاء ویثبت اور صحیح بخاری کا حدیث اعمی اور ابرص کے
قصہ مین کہ لفظ بدا اوسمین موجود ہی اون بدمذہبون کی کتابون کو جانی دو اہل سنت
کی کتابون مین جو منقول ہین واسطی جواب کی اوسیکو دیکہو کیا حال ہی طول کے

لحاظ سی تفصیل نہین کی جواب اسکا یہہ ہی کہ جو تخطیہ اس امور کا اسنی کیا اس
سی ہمکو کیا کام چشم ما روشن مگر یہہ قول اسکا بفیب دشمنان اسماعیلیہ کیون بستی ہونی
لگی یہہ وہی ہذیان اور خود بہکنا اور بہکانا ہی عوام اور اثر مستی شراب قہر الہی کا ہی اور
خناسی نہین تو ایسی مقتدائی دین کی حقمین جسکا ایک ذرہ کمالات کا ہمنی پہلی اسکی مقابلہ
مین بیان کیا ہی یہہ کلمات سو ادب کے کیون کہتا پر اس سی تعجب کیا ہی رفقہ اس
سی زیادہ بڑہتی ہین اور یہہ ہی پردہ مین سابق تبرا کاملین کے حقمین کرکیا **قول مو
سوسکا** صرف الفاظ عربیہ کا ہندی ترجمہ کرنا کافی نہین **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایھا النبی بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم
تفعل فما بلغت رسالتہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تبلیغ کر کی فرمایا فلیبلغ
الشاھد الغایب اور فرمایا بلغوا عنی تو واسطی امتثال امر کے بعض کاملین امت
نی تو الفاظ کی تبلیغ کی اور بعضون نی اوس تبلیغ کی ساتھہ تفسیر اور شرح حدیث
بہی کردی کہ یہہ بہی تبلیغ ہی اور استنباط ہی جو مجتہد کرتے ہین اسمین آگیا
اور بعضون نی تراجم قران اور حدیث اور عقاید اور فقہ اور اخلاق کی ہر زبان مین
جو وہان رایج ہتی کردی یہہ سب تبلیغ ہی اور یہہ سب اقسام تبلیغ کی مدت سی اس
امت مرحومہ کی علما مین چلی آتی ہی ہندوستان مین ہندی زبان بہت مفید ہی کیونکہ
سب لوگ عربی فارسی نہین سمجھتی اور اس تراجم ہندی سی ہزارون زن و مرد عالم
دین کی ہو گئی منصف مسلمان کو اسمین غور چاہیی تو یہہ بات اسکو نہایت شاق ہوئی
اور ہر چہیان اسکی دل پر لگین کیونکہ یہہ تو خناس ہے اور شرک و بدعت اور معاصی کا
در پردہ خواہان ہی تو اسلئی تراجم ہندیکو بی اعتبار کرتا ہی اور لوگون کی دلون سی اونکی رغبت
دور کرتا ہی تو اب مسلمان لوگ اوسکی بات کی طرف کان نہ دہرین اپنا نقصان نکرین

کونا

کیونکہ یہہ تو خناس ہی اور تقویۃ کا خصوصا اہل سنت کا دشمن اور یہہ جو کہتا ہی کہ ہندی
ترجمہ کافی نہین جو نصوص سے منسوخ اور مخصوص اور مأوّل نہون وہان کیون نہین
ترجمہ کافی ہی عالم ربانی نے تو ایسا کیا ہی اور جو کہین کچہہ خفا موافق بشریت کی
یا لسبب تفاوت اذہان کی باقی رہگئی تو اوسکو اور علما دین دار دور کردیتی ہین
مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ قضیہ عقلیہ اتفاقیہ ہی یہہ تو ہمیشہ سی چلا آتا ہی کہ
اوپر کے لوگون کا بیان جو بہت لوگ نہین سمجہتی کیا قران و حدیث مین کیا دوسرے
قائلین کے اقوال مین تو نیچے کے لوگ اوسکو بیان کردیتی ہین اور اوسمین بہی جو
کچہہ خفا رہگیا تو اور دوسرے اوس خفا کو دور کردیتی ہین دہلم جرا تو یہہ خناس
صحابہ پر بہی اعتراض کریے کہ تمہارے تو بیان مین اس قدر خفا رہگیا تہا کہ تابعین نے
اوسکو بیان کردیا تو تمنی کیون اوسکو بیان کیا تہا اور ایسی ہی جو تابعین کے بیان مین کچہہ خفا رہا تو تبع تابعین نے بیان
کردیا یہہ اعتراض تابعین پر بہی کرے کہ تمہارا بیان کافی نہین تہا تمنی کیون بیان کیا تہا نہین سمجہا کہ اوپر والی اگر تبلیغ اور کلام اپنا مرتی
اگر اوسمین کچہہ خفا ہو نیچے والا تو نکو دین کیونکر پہنچتا اب جان لیا چاہیی کہ ثبوت میزان اور وزن
اعمال اور ثبوت صراط اور اوسپر مرور مین اور ثبوت عذاب القبر وغیرہ مین جو نصوص
وارد ہین اور ظاہر معنی نصوص کا جو ترجمہ ہندی فارسی اوس ظاہر معنی مین کافی ہے
وہی مراد ہی معتزلہ نی اوسکا انکار کیا اور حاصل اونکی کلام کا بہی یہی ہے کہ صرف ترجمہ
ہندی فارسی کردینا نصوص سے مراد مین کافی نہین بہت کچہہ چاہیی تو اونہون نے
عقل جزوی اور اصول فلاسفہ کو دخل دیکر احکام مذکور کا انکار اور نصوص کے تاویل
کرگئی تو اہل سنت اونکی رد مین کہتی ہین **النصوص محمولۃ علی ظواہرہا**
یعنی اوسکی جو ترجمہ ہندی فارسی سی معنی سمجہی جاتی ہین وہی مراد ہین اور وہ تراجم کافی
ہین تو ہم کہتی ہین کہ وہ تراجم اگر کافی نہون تو معتزلہ پر رد اہل سنت کا تام نہو البتہ جو

اور قسم کتاب اور سنت سوای نصوص کے ہو اور مخالف ان نصوص سیے ہو تو اوسکو تاویل
کر دین کی تو اب معلوم ہوا کہ یہہ کلام موسو سکا تائید معتزلہ کی لئی ہی **قول موسو سکا**
بہت کچھہ درکار ہی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ اول تو نصوص کی معنی ظاہر ہوتی ہین وہان
ترجمہ کرنا کافی ہی اور اگر بہت کچھہ درکار ہی تو وہ بہت کچھہ عالم ربانی علیہ الرحمۃ کے پاس
موجود تہا اسی لئی بعد ہر ترجمہ کی شرح اور بیان کر دیا ہی یہہ بہی وہی بہت کچھہ سے زیادت
ہی لیکن شعور چاہیی یہان ایک بڑے مزے کی بات ہی سنا چاہی نصوص بمعنی خاص
کہ شامل اقسام خفی المعنی گو نہون یعنی خفی اور مشکل اور مجمل اور متشابہ کے مقابل
کہ وہ قطعی ہین اور ہمین اہل سنت کا مذہب یہہ ہی کہ **النصوص تحمل علی
ظواہرہا** تو ترجمہ وہان کافی ہوگا کیونکہ کافی تو تب ہو کہ اونکی ظاہر معنی مراد
ہوون اور وہ اپنی ظواہر پر محمول ہوون اور یہہ عنبی انکار کرتا ہی اور سلب کلی کہتا
ہی تو اس مسئلہ مین اہل سنت سی خارج ہوا موافق اپنی قرار داد کی اور مسلم کے تو
یہان نقیہ اوسکا جاتا رہا اور جہوٹا دعوا اوسکی سنی ہونیکا دور ہوا مثل مشہور
ہی دروغگو را حافظہ نباشد **قول موسو سکا** خصوصا باب الہیات اور نبوت
مین تو اسپر قناعت کرنے مین سارا دین برہم ہو جاتا ہی **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ ان دونو بابون مین قران اور سنت اگر محکم اور مفسر ہو بلکہ نص اور ظاہر ہی تو
ترجمہ پر قناعت کرنی سے سارا دین کیون برہم ہو جایگا نہ سارا برہم ہوگا نہ تہوڑا بہلا
لا الہ الا اللہ کا معنی ترجمہ کیا نہین کوئی لایق پوجنی کے سوا اللہ تعالی کی اور محمد رسول اللہ کا
ترجمہ کیا او محمد صلعم رسول اللہ تعالی کی اور احکام انکی ہمارے طرف بہیجی ہوی اوسکی ہین بہلا دیکہو مسلمانون
علماو یہہ کیون نہین کافی ہزارون لاکہون بلکہ اس سے بہی زیادہ لوگ جو اس قدر کلمہ
کی معنی سمجہہ کے مسلمان ہوے ہین اونکا اسلام ایمان ثابت ہو بہلا دیکہو تو یہہ

کیسی بات ہی تو سلب کلی اسکا دعوی غلط ہوا پہر ہم کہتی ہین کہ ترجمہ جو کافی ہے
نہین تو اوسکی سوا اور بہت کچہہ چاہیی وہ بہت یا اوسکی تفصیل کافی ہے
یا اسکی مباین اگر تفصیل کافی ہیے تو یہہ مجمل یہے کافی ہوا ایمان مجمل توحید
اور رسالت پر کافی ہی اگر مباین ہی تو پہر نصوص اپنی ظواہر پر محمول نہوے
دہو غلط **قول موسوسکا** اور یہہ بات ایسی ظاہر ہی کہ مجالس الابرار والا
بہی جو نجدیہ کا ہم مشرب ہی اور انکا بڑا معتمد ہیے لکہتا ہی کہ اللہ تعالی کی معرفت اور
اوسکی رسول سیکے معرفت مین مجرد ظواہر کتاب وسنت کو تمسک کرنا اصول کفر
سی ہی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ سمجہی عنبی تو کیسکا کلام نہین سمجہتا مراد
صاحب مجالس الابرار و مسالک الاخیار و مقامع اہل البدع و الاشرار کی دعوے
ہی رفع ایجاب کلی کا نہ سلب کلی یعنی کتاب اور سنت متشابہات بہی ہین جیسے
ید وجہ ساق حقوہ یدین وغیرہا تو یہان بہی جوارح اللہ پاک کو ثابت کری اور رسول
اللہ سیکے حق مین لبشر مشکلم وارد ہی تو اس جناب پاک کو اپنی مثل ہی سمجہنا ہر وجہ سے
اور کمالات کہ وہ موجب امتیاز کی ہین سب مخلوق سیی اوس جناب مقدس سیکے
اوس سیے انکہہ چہپانا یا جو آیات کریمہ مین صورت عتاب ہی جیسی وَلَوْ تَقَوَّلَ
عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ
الْوَتِيْنَ یا وَلَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ اور مثال اسکی اسکی حقیقت کو نہ سمجہنا
اور ایسا سمجہنا کہ جیسی ایک آدمی زبردست دوسرے کو کہتا ہی تحقیق کے راہ سے
حالت غضب مین تو یہہ اصل کفر ہی بہان حقیقت مراد ایسی کلام سیکے مواہب لدنیہ
اور مدارج النبوہ وغیرہا مین ہی اور یہہ مراد نہین کہ کوئی آیت کتاب سیکے اور کوسے
حدیث سنت کی اگرچہ مفسر اور محکم ہیے ہون جیسی ان اللہ بکل شی علیم

ان الله بما تعملون بصیر یا محمد رسول الله مثلا تو اوسکی بحرد ظاہر کو جو تمسک
پکڑی تو کافر ہو جاتا ہی یہہ کوئی عاقل نہ کہیگا چہ جای محقق مذکور اور دیکہو اسی لئی ظواہر
کتاب فرمایا نہ نصوص اور معتبر اور محکم اور یہہ جو پورا نام کتاب مذکور کا مذکور نکیا
اور اوسکی مصنف کو ہم مشرب نجدیہ اور اونکا بڑا معتمد کہا سبب اسکا یہہ ہی کہ دوسرا
جز نام کا کہ قامع اہل البدع والاشرار ہی اسنی اپنی حق مین موجب قمع کا سمجہہ کی
کہ یہہ سرآمد اہل بدع اور اشرار کا ہی چہوڑ دیا اور یہہ جو ہم مشرب نجدیہ اور بڑا معتمد
انکا کہا جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ تو قایل ہی کہ معارض اقوی سی معارض اضعف
ساقط ہو جاتا ہی تو اس غبی کے مقابل مین ہم ایسی عالم کی طرف سی اوسکی مصنف
کی کمال مدح ثابت کردینگی کہ اسکو اوس عالم کے ساتہہ یہہ بہی نسبت نہو جیسی قطرہ
کو دریا سی اور یہہ نسبت ہر کسیکو معلوم ہو سو یہہ ہی سنو کتاب مجالس الابرار
ومسالك الاخيار ومقامع اهل البدع والاشرار فی علم
الوعظ والنصيحة يتضمن فوايد كثيرة من ابواب اسرار الشرايع
ومن ابواب الفقه ومن ابواب السلوك ومن ابواب رد البدع
والعادات الشنيعة لا علم لنا من كان مصنفه الا ما يكشف
عنه هذا التصنيف من تدينه وتورعه وتفقهه فی العلوم الشرعية
ولنعم ما قيل لا تنظر الى من قال واسمع ما قال فانما يعرف الرجال
بالحق لا الحق بالرجال والله تعالى اعلم بالصواب وعنده حسن
المآب هذا من فوايد خاتم المحدثين والمصنفين مولانا ومولى
الكل الشيخ عبد العزيز الدهلوی قدس سره العزيز رقمه
تقريظا على ذلك الكتاب المستطاب اب جبکی جای حضرت ملک العلما

قدس سرہ العزیز کی بات پر عمل کریے اور جسکا جی چاہی برادون کی لائی کہی پر
اعتماد کرے جو طالب آخرت ہو اور اس کتاب مستطاب کو دیکہی اور علم تفسیر اور
حدیث اور عقاید اور فقہ اور اخلاق وغیرہ سی واقف ہو وہ جان لیگا کہ یہہ کتاب
خوبی مین بی نظیر ہی **قول** موسوسکا بعض متردد ین نی یہہ حال سنکر استدعا
کی کہ چند باتین مولوی اسماعیل کے اس طرح سے نقل کردے کہ موافق مخالف
سی تحقیق کیجاوین ہر چند دانشمندون پر مولوی اسماعیل کے کلام سے ظاہر ہے
کہ اونکو اصلا قید مذہب وملت کی نہین ہی اور سیف الجبار وغیرہ رسایل مین
محقق ہو چکا **جواب** اسکا یہہ ہی حال رسایل مذکور کا تو دیکھنی سے معلوم ہوگا
پر اتنا کہا جاتا ہی کہ ملت سی اگر مراد یہہ ہی کہ مولوی اسماعیل کو قید دین اسلام
کی نہین تہی کبہی مسلمان کبہی یہودے کبہی نصرانے کبہی مشرک بنتی تہی تو یہہ بات قابل
جواب کی نہین جواب اسکا ہر کوئی جانتا ہی کہ یہہ جہوٹہ ہی اور اگر مراد ملت سی وہی
مذہب ہی تو اسکا جواب یہہ ہی کہ قید ایک مذہب کی اکثر لوگون کی حقمین اگر اجوال نہ
اولی اور مستحسن بلکہ ضرور ہوتی ہی کیونکہ دین پر چلنا سہل ہو جاتا ہی لیکن ہر شخص
کی واسطی ضرور نہین جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق کا دے وہ کیون تقلید کرے پہر
تقلید ایک شخص معین کی اسپر اگر کوئی ادلہ شرعیہ اربعہ سی ہو تو لاوے ذکر کرے تقلید
تو واسطی بی علم کے ہی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون سید شریف
نی شرح حکمۃ العین کے حاشیہ مین فرمایا ہی کہ اولاد رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ایک جسمی ہین وہ سادات کرام اونپر صدقہ زکوۃ کا حرام ہے دوسرے
اولاد روحی وہ علماء عظام ہین اونپر تقلید جو دوسرے عالم کا صدقہ ہی حرام ہے
اور جو تحقیق اصل ہوئی اور تقلید ضروری یعنی وقت نہونی مرتبہ تحقیق کی ضرورت

ہی تو ہوئی تو اسی لئی مجتہد مخطی کو بہی ایک اجر ہی اور اگر مصیب ہو تو دو اجر بخلاف
عامی مقلد کے کہ اوسکو خطا مین نہ دونا اجر نہ ایک محقق کی حق مین کلام بر سبیل تنزل کیا
گیا و الا عامی اور مقلد کو بہی موافق تحقیق متاخرین اور متقدمین کے تقلید ایک
شخص کے لازم اور واجب نہین اگرچہ اولی اور بہتر اور موجب سہل ہونی عمل کے
ہی اس ہماری دعوی پر صحابہ رضا کا اجماع حجت اور دلیل ہی تو جو شخص کہ تقلید ایک
شخص کے لازم اور واجب کہتا ہی وہ غلط کہتا ہی جو عدم وجوب پر اجماع صحابہ کے
ہی اوسپر اوسکو علم نہین اب سنو اسکا بیان مُسلم کتاب علم اصول الفقہ کی جس خوبی
سی ہے اور اخیر اور پہلی کتابون مین حاجت بیان کی نہین اوسمین ہمارا مطلب ہے اور
تحریر محقق ابن ہمام کی اور اوسکی شرح مین بہی ایسی ہے ہی اب پہلی کتاب اور اوسکی
شرح کی عبارت نقل کی جاتی ہی مسلم اور اوسکی شرح مین یون ہی **مسئلہ** قال

الامام احمع المحققون على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة یعنی امام الحرمین کا
رضوان الله تعالى عنهم فان اتقاهم قد يحتاج فى استخراج الحكم
منها الى تنقير كما فى السنة ولا يقدر العوام عليه بل يجب عليهم اتباع
الذين سبروا اى تعمقوا وبوبوا اى اوردوا ابوابا لكل مسئلة
على حدة فهذبوا مسئلة كل باب ونحوا كل مسئلة عن غيرها
وجملوا بينها بجامع وفرقوا بفارق وعللوا اى اوردوا لكل مسئلة
مسئلة علة وفصلوا تفصيلا يعنى يجب على العوام تقليد
من تصدى لعلم الفقه لا لاعيان الصحابة المجملين القول

وعليه ابتنى ابن الصلاح منع تقليد غير الائمة الاربعة
الامام الهمام امام الائمة امامنا ابو حنيفة الكوفى والامام

مالك والامام الشافعي والامام احمد رحمهم الله تعالى
وجزاهم عنا احسن الجزاء لان ذلك المذكور لم يدر
في غيرهم وفيه ما فيه في الحاشية قال القرافي انعقد
الاجماع على من اسلم فله ان يقلد من شاء من العلماء
من غير حجر واجمع الصحابة على من استفتى ابابكر و
عمر اميري المومنين فله ان يستفتي اباهريرة ومعاذ
بن جبل وغيرهما ويعمل بقولهم من غير نكير فمن
ادعى برفع هذين الاجماعين فعليه البيان انتهى فقد
بطل بهذين الاجماعين قول الامام وقوله اجمع المحققون
لا يفهم منه الاجماع الذي هو الحجة حتى يقال يلزم تعارض
الاجماعين بل الذي يكون مختارا عند احد ويكون الجماعة
متفقين عليه يقال اجمع المحققون على كذا انتهى في كلامه
خلل اخر وهو ان التبويب لا دخل له في التقليد وكذا التفسير
فان المقلد ان فهم مراد الصحابي عمل والا سأل عن
مجتهد اخر فافهم وبطل بهذا قول ابن الصلاح ايضا ثم
فيه خلل اخر اذا المجتهدون الاخرون ايضا بذلوا جهدهم
مثل الائمة الاربعة وانكار هذا مكابرة وسوء ادب بل الحق
انه انما منع من منع تقليد غيرهم لانه لم يبق رواية مذاهبهم
محفوظة حتى لو وجد رواية صحيحة من مجتهد اخر يجوز
العمل بها الا ترى ان المتاخرين افتوا بتحليف الشهود اقامة

له موقع التزكية على مذهب ابن ابي ليلى فافهم انتهى اس تحقيق
سی معلوم ہوا کہ طعنہ زنی خصوصا ایسی علماؤن پر عدم تقید مذہب اور ملت کی اور
دوسرے مطاعن منشا اسکا وہی نشہ شراب قہر الہی کا ہی جیسی مکرر معلوم ہوا **قول**
موسوسکا حسب استدعای سایل وس متولی مولوی اسماعیل کے بطور نمونہ اور
کلام جماعت اور نیز نہایت عجلت اور قلت فرصت مین لکھدی گئی اس شخص نے
سوال جواب مرتب کرکے علمار موافق اور مخالف کی اگی پیش کیا علما حقانی اہل
سنت جماعت نی مہر و دستخط سی مزین کردیا اور مخالفین سی بعضون نے باوجود
اقرار حقیت جواب کے مہر کرنے مین عذر کیا مصلحت دنیا ویکا حافظ احمد علی صاحب
نی اول اقرار کیا کہ پہلا مسئلہ تو بالیقین موافق معتزلہ کی ہی باقی کو مینی نہین
دیکھا پہر جب کہا گیا کہ دیکھی اگر صحیح ہو تو مہر کیجئے اور شبہہ ہو بیان کیجئے جواب دیا
کہ کسیکی عیب چہپنی مجہسی نہین ہوتی جواب کہا گیا کہ اظہار حق اور تصحیح عقاید فاسدہ عوام
اور ہدایت انام ہی اسمین کچہہ قباحت نہین بلکہ ضروری انبیا علیہم السلام کے عیب
چہپیان انکو گوارا نہین اور اظہار حق ناگوار ہرچند اس باب مین طول فہمایش ہوا مگر
حافظ صاحب نی فتوی پر مہر نکر سکا تو جواب ندیا مگر اپنی موہنہ پر ایسی مہر خموشی کی لگائی
کہ اس امر مین کچہہ نبولی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ حافظ صاحب تو مخالفین کیطرفکی تھی اپنی
واسطی اسی اس کلام مین اونکی موہنہ پر مہر لگانی ٹہیرای پہر یہہ موسوس کہ اسکی
دلپر اور کانون پر اللہ تعالی نے مہر لگادی ہی کہ حق بات اسکی دلمین نہین پہنچتی
اور کانون مین نہین پہنچتی تو جو حافظ صاحب نے ایسا احمق اور ابلہ دیکھا تو اسکو
جواب ابلہ فریبی کا دیگئی اور اپنا مطلب بچا گئی پر اسکی کانون اور دلپر مہر الہی تہی یہہ کیونکر
اوس جواب کو سنتا اور سمجہتا وہ جواب یہہ دیا کہ پہلا مسئلہ تو بالیقین موافق معتزلہ

کی ہی جو ابلہ ہوتا تو پہر پوچہتا کہ یہہ کہو کہ پہلا مسئلہ مخالف اہل سنت کی ہی ہی یا نہیں
اسلئے کہ بعضی مسئلہ اہل سنت کی تو موافق معتزلہ کی ہی ہین اسمین قباحت نہین جیسی
حسن اور قبیح عقلی کا ہونا مثلا نزدیک ماتریدي اور صوفیہ کرام سیکے اور قباحت ہو تو
مخالفت مین ہو اہل سنت کی نہ صرف موافقت مین معتزلہ کی مگر یہہ ابلہ سمجہہ کیا کہ
میرے مطلب کے موافق تو جواب دیدیا پہر نکی **قول موسوسکا** یہہ ہی کہ حضرت
شاہ احمد سعید صاحب زاد برکاتہ کی سامنی علی روس الاشہاد دیتی آیا مسجد جامع
مین جو لوگون نی مولوی نصیر الدین صاحب وغیرہ سی پوچہا مولوی نصیر الدین صاحب
نی کہا کہ ہمارا کہنا کوئی نہین مانتا پہر ہم کیون دخل کرین لوگون نی عرض کیا کہ آپ اگر
معقول بات کہین گی تو ہم کیون نہ مانینگی جواب دیا کہ ہمارے کہنی سی الو کا گوشت
پہلی کہا لو تب اسکا جواب ہم دین علی ہذا القیاس جسنی دیکہا ایسی ہی پریشان باتین
کہین و اسطی اطلاع خاص وعام کے یہہ ماجرا مع استفتا تحریر کیا گیا عبارت اوسکی
یہہ ہی انتہی کلام الموسوس **جواب اسکا یہہ ہی** کہ مولوی نصیر الدین صاحب نے
جو جواب دیا اپنا الو کی گوشت کہانی پر رکہا تو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب نے اوسکی دن
وسوسون کو شاید نہین دیکہا یا سرسری دیکہا اور غور اور تامل نکیا نہین تو باعث اونکی
کلام کا اوسوقت وہان موجود تہا اس موسوس سینے اگر الو کا گوشت نہین کہایا تو الو کیون
بن گیا بیان اسکا یہہ ہی کہ عداوت اہل اللہ کے وبال مین اسکو شراب قہر الٰہی پلائی
گئی تو یہہ اوس شراب سی بدمست ہوا پہر اپنی نفس اور گرگ کی لئی موافق دستور شرابون
کی الو کی گوشت کی کباب بنای اور اوس شراب کی گزک کری ایک تو بدمست ہوا پہر دوسری
سی الو کی گوشت کی کباب کہا کر الو بنا تو مولوی صاحب کو چاہی تہا کہ جواب دیدیا ہوتا پر
ندیا شاید وسوسون کو نہ دیکہا یا دیکہا پر غور نفرمایي واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب موسوس نے

کہا چند معقولی ایک شخص کے اور ایک جماعت کا کلام اونپر علما دین وارثین کے حضور مین پیش
کی جاتی ہین امید ہی کہ بلحاظ تاکید اکید خدا اور رسول کی کہ اظہار حق مین اور وعید شدید کے
کہ اخفا حق کے حق مین وارد ہی بعد ملاحظہ معقولات قایل اور رد جماعت کی سوال سایل
کا جواب صاف صاف لکہدین انتہی جو سوال سایل کے صاف صاف جواب لکہدینے کے
وجہ معقول ہی تو اہل سنت اور جماعت کی سلف اور خلف سی صریحا اور موافق قواعد
مقررہ انکی کے جو علوم شرع مین ہین منقول ہی لکہنا ضرور ہوا پہر اگر اتفاقی ہوا تو بہتر
نہین تو وہ موافق سواد اعظم اور تحقیق کے ہوگا **فایدہ** جاننا چاہی کہ جماعت جسنی
قایل یعنی عالم ربانی علیہ الرحمہ کی اقوال رد کئی اس معترض نے کنایہ اپنی نفس سے کیا
ہی پر بطور توریہ اور ابہام اور تقیہ کی کیونکہ معترض تو شیعی ہی جیسی مقدمہ مین اور
اوسکی کلام سی بہی سابق معلوم ہوچکا ہی اور مجرد اس شیعی کے حقیقت مین وساوس
خناس ہین چنانچہ ان رددن کی دفع ہی ثابت ہوگا تو ہم ان رددن کی تعبیر ساتھ
وساوس کے کرینگی اور اونکی جوابون کی تعبیر مین دفع وساوس کا کہینگے مقصد پہلا
وسوسہ یہہ قول اوسکا **پہلا مقولہ قایل کا** شرک بخشا نہ جاویگا جو اوسکی سزا
ہی مقرر ملیگی پہر اگر بہلی درجیکا شرک ہی کہ آدمی جس سی کافر ہوجاتا ہی تو اوسکی سزا
یہی ہی کہ ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا اور جو اوس سے ورلی درجے کے شرک ہین اونکی سزا
جو اللہ تعالی کے ہان مقرر ہی ہو پاویگا اور باقی جو گناہ ہین اونکی جو جو کچھہ سزائین اللہ
کی ہان مقرر ہین سو اللہ کے مرضی پر ہین چاہی دیوی چاہی معاف کریا انتہی جماعت نے
کہا کہ یہہ جو اسمین گناہ کو تین قسم ٹہیرایا ایک شرک کفر اوسکی سزا ہمیشہ دوزخ دوسری
غیر کفر اوسکی سزا مقرر ہی اور دونون غیر مغفور تیسری کی سزا اللہ کے مرضی پر سو یہہ بات
مخالف ہی اہل سنت کی مذہب سی کہ سوای کفر کی ساری گناہ قابل بخشنی کے ہین اسلیے

دفع اس وسوسی کا یہہ ہی کہ اس آیہ کریمہ مین ان اللہ لا یغفر ان
یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء لفظ ان یشرک بہ مین تین احتمال ہین
ایک یہہ کہ مراد اس لفظ سی بطریق مجاز کی مطلق کفر ہی شرک اکبر ہو یا اور قسم کا کفر جیسی
کفر انکار کرنے سی حضرت صانع کی عز و جل مثلا تو سب گناہ سوا کفر کی کبیرے یا صغیری
یہان تک کہ شرک اصغر بہی نیچی یغفر ما دون ذلک کی داخل ہی دوسرا احتمال یہہ کہ شرک
اکبر مراد ہی بالخصوص یعنی شرک اصغر اس لفظ سی نکال دیا جاوی بطریق تخصیص عام کے تو
بہی شرک اصغر اور دوسرے کبیرے اور صغیرے داخل رہی نیچی مغفرت کی ہار دون
جو بمعنی نیچی اور کمتر کی ہوگا تو کفر جو سوا شرک اکبر کے ہو اس آیت مین اوس سے تعرض
نہوا نہ عدم مغفرت کر کی نہ مغفرت کر کی اور اسمین کچہہ مضایقہ نہین اس کفر کا حکم
اور نصوص سے معلوم ہی اور جو ما دون بمعنی غیر اور سوا کی ہو تو کفر بہی داخل نیچی
یغفر کے رہا تو تخصیص کفر کے لفظ عام ما دون سی کرنے ضرور ہوگی تو مخصصات اسکے
اور نصوص ہین یہہ دو نو احتمال منشاء اعتراض کا عالم ربانی پر ہی تیسرا احتمال یہہ کہ
مراد اس سے مطلق شرک ہے اکبر ہو یا اصغر اور لفظ ما دون بمعنی تحت صندوق کے
یعنی کمتر تو معنی یہہ ہین کہ اللہ نہین بخشتا کسی شرک کو اکبر ہو یا اصغر اور بخشتا ہے
اوسکو جو نیچی اور کمتر ہو شرک سے تو اس احتمال مین بہی اور قسم کفر کا جو سوا شرک
اکبر کے ہو تعرض نہوا اور ہی نصوص سے اسکا حکم معلوم ہوگا پر احتیاج تخصیص کے بہی نہو
تو سب صغایر اور کبایر سوائی شرک اصغر کے نیچی ما دون ذلک کے داخل رہی اور
کفر جو شرک اکبر ہو اور شرک اصغر ان یشرک بہ مین داخل رہی اور یہی مراد عالم ربانی کی ہے
اور ظاہر بہ نظر قواعد عربیہ اور اصول فقہ کی پہلی احتمال ثابت ہوتا ہی واللہ تعالی اعلم تو اول دو احتمال
پہلون کو دلیل سے نکال دیتی ہین اور احتمال ثالث کو ثابت کرتے ہین

اور کہتی ہین کہ پہلا احتمال مجاز ہی کیونکہ لفظ شرک کا تو مطلق کفر کی لئی موضوع ہہین
اور شرط مجاز کیے یہہ ہی کہ قرینہ صارفہ حقیقت سی پایا جاوے اور یہان یہہ قرینہ صارفہ
موجود نہین کیونکہ شرک کی تو یہان معنی مراد ہو سکتی ہین جیسی کہ اگی معلوم ہو کا اثبات
اللہ تعالی تو معلوم ہوا کہ جو خیالی یا اور کسی کتاب مین معنی ان لیشرکت کی ان یکفر بہ
لکہی ہین سو تحقیق کی خلاف ہین اور درجہ اعتبار سے ساقط اسلئی کہ قرینہ صارفہ ارادے
معنی موضوع لہ سی اسمین نہین ہی اور وہ جو خیالی مین دلیل کی ہی کہ تعبیر کفر کی ساتہہ
شرک کی کری اسلئی کہ کفر عرب کا شرک تہا تو اول تو مجاز ثابت کر لو پیچہی تخصیص تعبیر
کی وجہ بیان کرو اور ہم یہی کہتی ہین کہ اگر مراد یہہ ہی کہ کفر عرب کا منحصر تہا شرک مین یہہ
ممنوع ہی بعضی انکار صانع سی کرتی تہی وما یہلکنا الا الدہر مظہری مین ہی کہ یہہ انکار صانع کا ہی
اور بعضی نبی سی انکار کرتی تہی شاعر ساحر مجنون کہتی تہی بعضے بعث سی انکار کرتی تہی اس مضمون کی آیتین بہت
ہین اور اگر مراد یہہ ہی کہ کفر اونکا شرک ہی تہا تو یہہ موجب خاص تعبیر کا نہین ہو سکتا
قران مجید تو فصاحت بلاغت مین اعجاز ہی اور عربی مبین پہلا ان یکفر بہ کہنی سے
کیا مانع تہا کہ کمال واضح ہوتا اپنی مراد مین اور شامل ہوتا سب افراد کفر کو تو معلوم
ہوا جہان کفر فرمایا ہی وہان کفر اور جہان شرک فرمایا وہان شرک مراد ہے
اور اسیطرح احتمال ثانی کہ تخصیص عام ہے یہی صحیح نہین کہ یہہ تخصیص بالمخصص ہے
رہگیا احتمال ثالث وہی صحیح ہی بنظر قواعد مذکورہ کی اب بیان اسکا سنو ضربا
ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا مین مثلا تاکید ہی اُس حدث کی جو مدلول فعل کا ہی اور
نکرہ اگر حدث مدلول فعل نکرہ ہنو تو تاکید اوسکی ضربا ہی کہ نکرہ ہی ہنوگی اسلئی کہ جاءنی
الرجل الرجل جاءنی الرجل نفسہ وعینہ کہتی ہین اور جاء الرجل رجل و الرجل نفس و علین
بدون تعریف تاکید کی نہین کہتی کیونکہ تاکید تو افادہ مفاد کا ہی من غیر زیادۃ صرح بہ فی التلویح

اور افادہ غیر مفاد کا تاسیس ہے نہ تاکید اور جو معرفہ نکرہ ہو کی معاد ہو ثانی غیر اولی
کی ہوتا ہی اور مغایرۃ منافی تاکید کی ہی اور جس جگہہ جو معرفہ نکرہ ہو کر معاد اور
نکرہ سی وہی معرفہ مراد ہو تو وہ جگہہ تاکید سی غیر ہوتی ہی جیسی اس قول مین حق تعالی
کی انما الهکم اله واحد اور جیسی اس بیت حماسی مین صفحنا عن بنی ذهل
وقلنا القوم اخوان عسی الایام ان یرجعن قوما کالذی کانوا اور غیر
ان دو مثالون کی دیکھو نکرہ اول مثال مین خبر ہی اور دوسری مثال مین مفعول بہ
تو مقام تاکید کا نہین اور یہی دلالت فعل کی حدث کلی پر ہی کہ وہ مدلول نکرہ کا ہی نہ حدث
جزئی اسلئی کہ بیچ مثال جاانی زید و عمرو کی صدر الشریعۃ نی جاانی دوسرا معطوف
کی لئی مقدر کر کی کہا ہی کہ ضروری ہی یہہ کہ بیچ زید کی غیر مجی عمرو کی ہی علامہ تفتازانی
نی اوس پر رد کیا اور کہا کہ تقدیر جاانی دوسرےکے حاجت نہین اسلئی کہ بیچ جو مستفاد
جاانی سی ہی وہ معنی کلی ہی کہ تعلق اوسکا متعدد سی ممکن ہی لہذا علماء عربیۃ اجماع
رکھتی ہین اسپر کہ یہہ باب عطف مفرد سی ہی مفرد پر نہ قبیل عطف جملہ سی ہی جملہ پر
بالجملہ حدث جو مدلول فعل کا ہی بیچ معنی نکری کی ہی اور کلی اور یہی فعل صفت
نکری کی واقع ہوتا ہی نہ صفت معرفی کی رایت رجلا یرمی کہتی ہین اور روایت
زیدا یرمی نہین کہتی توصیف سی بلکہ کہتی ہین یرمی حال ہی زید سی نہ نعت تو فعل
نکرہ ہو گا نہ معرفہ اسلئی کہ نعت اور منعوت مین اتحاد تعریف اور تنکیر مین شرط ہے
اور یہی مقررات ائمہ عربیہ سے ہی کہ ان مصدریہ کی ساتھہ فعل بمعنی مصدرکے ہوتا
ہی جیسی اعجبنی ان تقتل زید بمعنی قتل من زید لہذا التقدیم معمول مصدرکے مصدر پر جایز
نہین رکھتی جیسی تقدیم معمول ان یقتل سےکے ان یقتل پر اور اسی لئی کہ فعل
بسبب دخول انکے مصدر کی معنی مین ہو جاتا ہی اس ان کو مصدریہ کہتی ہین اور اسی

عمل مصدر منون کا شایع اور کثیر ہی بخلاف مصدر معرف باللام کے کہ اوسکا عمل قلیل
ہی بسبب اسکی کہ مشابہت دونو مین کم ہو گئی کیونکہ فعل تو نکرہ ہی اور یہہ معرف
باللام معرفہ اور قران مجید لغت عرب فصیح اور بلیغ پر اور موافق محاورہ فصحا
اور بلغا کی نازل ہوا ہی تو بنا بر قواعد معقرہ اور مؤسسہ کی کہا جاتا ہی کہ لفظ ان یشرک
بہ کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ مین بمعنی اشراکا بہ کی ہو گا نہ الاشراک
کی اور اگر کسی تفاسیر مین بجای اشراکا منون کی الاشراک بہ معرف باللام مذکور
ہو تو لام زاید ہو گا یا لام استغراق کا مراد ہی اور تسلیط نفی ہی اسپر عموم نفی نہ نفی
عموم مراد ہو گی بنظر ان قواعد مذکورہ بیکے اور کلام ہی محتمل ہی اسلئے کہ لیس کل جیسکہ
سور رفع ایجاب کلی کا ہی وا سلئے سلب کلی کی ہی مستعمل ہی صرح بہ سید الشریف
فی حواشیہ علی شرح الشمسیۃ حیث قال فیہا فتعلی ہذا لیس کل
یحتمل سلبا کلیا اور اشراک اور شرک دو نوع ہین شرک اکبر اسکو شرک جلی
بہی کہتی ہین اور شرک اصغر اسکو شرک خفی بہی کہتی ہین شرک جو دو نوع ہی ہر دونو
نوعون شرک سی تعبیر ساتہہ مطلق شرک کی بدون تقیید کی ساتہہ اکبر اور اصغر کے
قران مجید اور حدیث شریف مین واقع ہی کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک
بہ شرک اکبر مین اور کریمہ ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا شرک اصغر مین کہ عمل عبادت
مین ریا ہی نازل ہوی ہی کما اتفق علیہ التفاسیر اور جو ان یشرک بہ بمعنی
اشراکا بہ کہ مفعول بہ لا یغفر کا واقع ہی تو نکرہ سیاق نفی مین واقع ہوا جیسکہ ما
ضرب زید احدا مین اور جیسکہ اس کریمہ مین ان اللہ لا یستحی ان یضرب
مثلا ای لا یستحی ضرب مثل ای مثل کان اور جیسی اس آیت کریمہ مین وما
کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب الآیۃ یعنی

کسی آدمی کی حد نہین کہ اوس سی کلام کری اللہ مگر اشاری سے یا پردی کی پیچھی الخ
اور جیسی اس آیت مین اولئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین
جمیع افراد دخول کے مراد ہین بدلیل استثنا اور جیسی اس کریمہ مین لا جناح علیکم
ان تبتغوا فضلا من ربکم سب افراد ابتغا کی ظاہر مراد ہین واللہ تعالے
اعلم اور قواعد مقررہ عربیہ اور اصول فقہ سی ہی کہ نکرہ سیاق نفی مین مفید استغراق
کا ہی خواہ اسم نکرہ ہو جیسی ما جائنی احد خواہ فعل جیسی لا اکل اول مین فرد منتشر
کی نفی ہی کہ مدلول اسم نکرہ کا ہی دوسرے مین نفی ماہیت سی کہ مدلول فعل کا ہی نفی
جمیع افراد کی ہو جاتی ہی یہی استغراق ہی تو مدلول صریح اور ظاہر نص مذکور کا
یہہ ہی کہ اللہ تعالی نہین بخشتا کسی نوع شرک اور کسی فرد شرک کو جلی ہو یا خفی اور
بخشتا ہی وہ جو نیچی اور کمتر شرک سی ہو اور دون بمعنی تحت ضد فوق کے اور
بمعنی غیر کے ہی اور دونون معنون سی تفسیر صحیح ہی پر اوپر تقدیر معنی غیر کے
احتیاج پڑیگی طرف تخصیص کر دینی اور نکال دینی اوس کفر کے جو سوا شرک کی ہی
ما دون سی یعنی وہ نصوص جنسی کافرون کا مخلد فی النار ہونا ثابت ہی اون نصوصون
نی اس کفر کو ما دون سی نکالدیا بخلاف معنی تحت کی کہ اس تقدیر پر کفر ما دون مین
داخل ہی نہین تو حاجت مخصص کی نہین تو اسلئی یہہ تفسیر اولی ہی اور عدم مغفرت
شرک خفی کی کہ نص کتاب سی بنظر قواعد مذکورہ کی مستفاد ہوتی ہی احادیث صحیحہ
مین اسکی تصریح واقع ہی جیسیکہ آگی آویگا انشاء اللہ تعالی تو تخصیص اور اخراج کرنا
مین شرک خفی اور اصغر کی اور ارادہ کرنی شرک اکبر اور جلی کے بالخصوص کہ خلاف
قواعد مذکورہ کی ہی نص ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ سی نص مخصص قطعی الدلالۃ
اور ثبوت جیسیکہ نص کتاب اللہ سے صاحب شرع علیہ الصلوۃ والسلام سی بروایت

صحیحہ درکار ہی اور بدون نص مخصص مذکورہ کی مومن باللہ وبالیوم الآخر کو جرات
اسپر متصور نہیں اور مورد نص ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ کا جو شرک اکبر
ہی اور مورد نص ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا کا جو شرک اصغری ہیہ
موجب ارادہ شرک اکبر کا بالخصوص کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ مین اور
موجب ارادہ کرنیکے شرک اصغر کا آیت ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا سی نہین ہو
سکتا اسلئی کہ اجماع امت کی اس قاعدہ پر ہی کہ العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص
المورد۔ اگر یہہ قاعدہ نہو تو انقراض زمانی صحابہ رضی اللہ عنہم سی انقراض شریعت
اسلام کا لازم آتا ہی اور وہ جو بعضی تفاسیر مین پہلی آیت کی بیان مین شرک اکبر اور
دوسری آیت کی بیان مین شرک اصغر بیان کرتی ہین بدون نفی دوسرے قسم کے
تو یہہ قبیل الاکتفا سی ہے ساتھہ ذکر مورد کی نہ حبس نفی شرک اصغر سیے آیت اولی
مین اور نفی شرک اکبر سیے آیت ثانیہ مین نہین تو قواعد مو سسہ اتفاقیہ عربیہ اور
شرعیہ کا ہدم لازم آویگا وہو باطل بالاجماع تغییر قرآن القرآن مین موافق قواعد
مذکورہ کی ایسا مذکور ہی ولا یشرک جلیا خفیا بعبادۃ ربہ احدا تو جیسی اس آیہ کریمہ
مین موافق قواعد مذکورہ کی دونو قسم شرک کے جلی اور خفی مراد ہین تو موافق انہین
قواعد مسطورہ کی اس آیت کریمہ مین ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ دونو قسم شرک
کی چاہئی کہ مراد ہون اور بدون بیان فارق اگر برخلاف اصول مقررہ مذکورہ کی ارادہ شرک
جلی کا بالخصوص اور اخراج شرک خفی کا تخصیص اور اخراج بلا مخصص اور بغیر مخرج کے
ہی تو مقبول نہوگا اور دعوی اجماع اہل سنت کا اس تخصیص پر محل نقاش مین ہی بلکہ صریح
البطلان مین اسلئی کہ فرق درمیان مخصص اور ناسخ کی یہی ہی کہ مخصص مین اتصال
زمانی کا چاہئی حقیقۃ یا حکما جیسی صورت عدم معرفت تاریخ مین اور ناسخ مین تاخر آنا

کا تو جو اجماع زمانی نزول وحی مین حجت نہین ہی حجیت اوسکی بعد انقراض زمانی وحی کے
ہی بلکہ زمانی مین نزول وحی کی اجماع منعقد ہی نہین اسلئی کہ بغیر شمول حضرت کی صلی اللہ
علیہ وسلم اجماع نہوگی اور جب شمول حضرت کا ہوگا صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو صرف
قول حضرت کا کافی ہی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری قول سے احتیاج نہین تو یہہ اجماع
جو اوپر جواز عفو پر صغیرہ اور کبیرہ کی سوائی شرک جلی سے ہوگی تو یہہ اجماع ناسخ
عموم نص سے ہوگی نہ مخصص اور یہہ جمہور سے نزدیک جایز نہین ہی تلویح مین ہی
والجمهور على انه لا ينسخ ولا ينسخ به ضمیر بہ کی راجع ہی طرف
اجماع کے اور ہدایہ مین منسوخ ہونی متعہ مین کہا ہی قد ثبت النسخ باجماع الصحابة
رضی الله عنهم فتح القدیر مین کہا ہی ليست الباء للسببية فان المختار
ان الاجماع لا يكون ناسخا پہر ناسخ اور حدیث ذکر کردی یا کہتی ہین ہم کہ دعوی
اجماع اہل سنت کا اس تخصیص پر صحیح نہین اسلئی کہ اگر یون اجماع ہی کہ شرک اصغر
بدون توبہ کی جایز العفو ہی یعنی یہہ اجماع شرک اصغر کی عفو پر بالخصوص منعقد کر
تو لاؤ ثابت کرو ہم دیکہین کیونکر ثابت کرتی ہو اور اگر یون کہو کہ اجماع اہل سنت کے
ہی کہ سوا کفر کی اور گناہ صغیرہ سب اور کبیرے جایز العفو ہین تو اس عموم مین شرک
اصغر بہی آگیا تو ہم کہتے ہین کہ جایز ہی کہ یہہ عام بنظر شرک اصغر سے مخصوص البعض
ہو جیسی اس سی حقوق کفار اور حقوق دواب اہل سنت کی یہان مخصوص ہین کیونکہ
طریقہ عفو کا انکی اہل سنت کو موافق اصول شرع سے معلوم نہین ہوتا کیونکہ طریق
فیصلہ کا درمیان مومنین سے تو یون مقرر ہی کہ حسنات ظالم سے مظلوم کو دئیے
جاوینگی اور نہین تو سیئات مظلوم سے ظالم پر رکہی جاوینگی اور یون بہی ہوگا کہ
اللہ تعالی اپنی فضل سے مظلوم کو بخشیے اور اوسکی دلمین پرحم ڈالدی کہ مین تو

بخشا گیا میرا بہائی مسلمان میری سبب سے معذب ہوتا ہی مین نی اسکو بخش دیا اویہہ
تینون صورتین کفار اور دواب مین متصور نہین کیونکہ حسنات ظالم کی اون دونون
کو مفید نہین اور سئیات دواب کی ہین نہین اور کفار کی توہین پر مظلوم کو دینا اور تخفیف
عذاب کا وسی کرین تو یہہ ہو نہین سکتا لا یخفف عنہم العذاب کفار کی شان مین ہیہ
تو سوا تعذیب کے دوسرے صورت ہو نہین سکتی تو عام مذکور سے یہہ دو تو ظالم مخصوص
ہوگئی اور عام بہ نظر ان دونو کی مخصوص البعض ہوا تو اسی صورت سی شرک اصغر بہی
مخصوص ہو بالجملہ اجماع صورت عموم مین معترض کو مفید نہوی تو جب تک کہ اجماع
خاص عفو شرک اصغر پر ثابت کری اعتراض اوسکا بیجا ہی اور یہہ اجماع خاص ثابت
کرنی مشکل ہی اس آیہ تفسیر مین ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ
جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا عظیما
جلالین مین تین وجہین مذکور ہین وھذا ماول بمن یستحلہ او بان ھذا
جزاءہ ان جوزی ولا بدع فی خلف الوعید بقولہ ویغفر ما
دون ذلک لمن یشاء وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ علی
ظاھرھا وانھا ناسخۃ لغیرھا من ایات المغفرۃ یعنی حضرت ابن عباس رض
سی یون مروی ہی کہ یہہ آیت اپنی ظاہر پر باقی ہی اور جو کوئی مومن کا عمدا قاتل ہو تو اور
آیتون سی جو اس قاتل کا احتمال مغفرت کا سمجہا جاتا ہی کہ احتمال ہی کہ اللہ تعالی اسکو
بخش دی تو اور آیتین کہ قاتل مذکور کے حقمین مغفرت کی ہین اس آیت سی منسوخ ہو
گئین ہین تو دیکہو قتل مومن کا بغیر استحلال کے نہ کفر ہی نہ شرک اگر باوجود اسکی حضرت
عبد اللہ بن عباس رض کی پاس اوسکے بخشش اور عفو نہین اور ما دون ذلک سے
مخصوص ہی اور خارج تو موافق معتزلہ کی ہوا معہذا کوئی عالم حضرت ابن عباس کو

الی

رضی اللہ عنہا نہین کہتا کہ اہل سنت سی خارج ہوی یا یون کہی کہ معتزلہ کے برابر ہوے
تو عالم ربانی جو بنظر قواعد مقررہ اہل سنت کی فرماتی ہین کہ ظاہر اور صریح اس آیت
سی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الایہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دونو قسم شرک
کی مغفور نہین تو کیونکر نسبت خروج کی اہل سنت سی اور نسبت دخول کی معتزلہ
مین اونکی طرف صحیح ہوگی تو یہہ دونو نسبتین تو صریح جہالت اور ضلالت ہے
جو نص کتاب اللہ سی بنظر اور بحکم قواعد معتبرہ عربیہ اور شرعیہ کے جو موافق
اہل سنت کی ہین عدم مغفرت دونون قسم شرک کی دریافت ہوی اب عدم مغفرت
شرک اصغر کی سنت سی سنا چاہیی تو پہلی ذکر کریں احادیث کی یہہ بہی جان لیا
چاہیی کہ عدم عفو اور عدم مغفرت کو مواخذہ لازم ہی لیکن مواخذہ اور سزا منحصر
اسمین نہین کہ دخول نار ہی ہو بلکہ ہر مصیبت جو پہنچتی ہی وہ سزائی عمل بد ہے
جیسی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم
ویعفو عن کثیر تو ما کسبت مین شرک اصغر بہی داخل ہی البتہ سزائی کفر باجود
اور انواع سزا کی خلود نار ہی ہوگا ایک مرتبہ چراغ بی بی عائشہ صدیقہ کا گل ہو
گیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی زبان مبارک سی کہا انا للہ و انا
الیہ راجعون بی بی صاحبہ نے اوسکو مصیبت سمجہا کی تعجب کیا آپنی صلی اللہ علیہ
و الہ وسلم فرمایا کہ جو امر مومن کو پہنچی اور وہ موجب ناخوشی کا اسکو ہوی تو وہ اوسکی
مصیبت ہی تو دیکہو جو شرک اصغر یعنی ریا جو موجب حبط عمل یا نقصان ثواب کا ہوگا
جیسی آگی آتا ہی تو وہ موجب ناخوشی مومن کا ہوگا بی شک تو یہہ اوسکی مصیبت ہوے
اور مصیبت کو اللہ تعالی نی سزای عمل فرمایا ہی تو ریا جو شرک اصغر ہی مواخذہ ثابت
ہوا تو عدم مغفرت بہی اوسکی ثابت ہوئی اب سنو تفسیر مظہری مین بیچ اس آیت

کرے کی وا لا یشرک بعبادۃ ربہ احدا مذکور ہی **عن** محمد بن لبید ان
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اخوف ما اخاف
علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر
قال الریاء رواہ احمد **وعن** ابی ہریرۃ رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا الشرک الاصغر قالوا وما
الشرک الاصغر قال الریاء ان دونو حدیثون سی ثابت ہوا کہ شرک اصغر ریا ہی
وعن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل
عملا واشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایۃ فانا
بری منہ ہو للذی عملہ رواہ مسلم **وعن** شداد بن اوس رض
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی یرائی
فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی
فقد اشرک رواہ احمد دیکہو یہان تین جگہہ ریا کو شرک فرمایا بقید اصغر
کی تو بہلا ان لیشرک بہ میں شرک اصغر کیون نہین داخل ہوگا اس حدیث سی معلوم
ہوا کہ نماز اور روزہ اور صدقہ دینا ریا سی شرک ہوتا ہی **وعن** انس رض
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوتی یوم
القیمۃ بصحف مختمۃ فتنصب بین یدی اللہ فیقول القوا ہذہ
واقبلوا ہذہ فیقول الملئکۃ وعزتک ما کتبنا الا ما عمل فیقول
ہذا کان لغیر وجہی وانی لا اقبل الیوم الا ما ابتغی بہ وجہی
وعن شمر بن عطیہ قال یوتی بالرجل یوم القیمۃ للحساب

وفی صحیفۃ امثال الجبال من الحسنات فیقول رب العزۃ
تبارک وتعالی صلیت یوم کذا لیقال صلی فلان انا اللہ لا الہ
الا انا لی الدین الخالص وصمت یوم کذا لیقال صام فلان
انا اللہ لا الہ الا انا لی الدین الخالص فما یزال یمحی شی بعد
شیء فیقول ملکاہ لغیر اللہ کنت تعمل وعن شداد بن
اوس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
ان اللہ تبارک وتعالی یجمع الاولین والاخرین بصعید واحد
ینفذہم البصر ویسمعہم الداعی فیقول انا خیر شریک فکل
عمل لی فی دار الدنیا کان فیہ شریک فانا ادعہ الیوم
لشریکی ولا اقبل الیوم الا خالصا رواہ الاصبہانی انتہی
مع الاختصار طریقۂ محمدیہ میں ہی دیناعن جبلۃ الیحصبی رض عن
النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ قال ان المرائی ینادی یوم
القیمۃ یا فاجر یا غادر یا کافر یا خاسر ضل عملک وحبط
اجرک اذہب فخذ اجرک ممن کنت تعمل لہ غور چاہیے کرنا کہ جبوقت
یہہ ندا مبتلای ریائی کو ہوئیگی خصوص جو یا کافر اوسکو کہا جاویگا تو کیا ذلت اور رسوائی
اوسکو حاصل ہوگی اور کیا خوف اوسکی دل پر مستولی ہوگا آیا یہہ مغفرت ہی یا عقوبت
ان حدیثوں سی معلوم ہوا کہ شرک اصغر یعنی ریا موجب حبط عمل کا ہی جیسی شرک اکبر
اور کفر فرق اس قدر ہی کہ کفر اور شرک اکبر موجب حبط سب حسنات کا ہی اور شرک
اصغر سبب حبط اوس عمل کا ہی جسمیں وہ شرک اصغر واقع ہوا تو یہہ حبط عمل کا بھی عقوبت
ہوا اور کتاب اللہ و سنت سی بھی ثابت ہوا کہ شرک اصغر معفو اور مغفور ہونیکا عالم ربانی

ہی تو نہیں فرمایا کہ شرک اصغر میں مواخذہ دخول نار سے ہی ہوگا بلکہ فرمایا ہی کہ شرک
اصغر میں تو سزا ہوگی بر وجہہ سے جو ہو البتہ شرک اکبر کے سزا خلود نار ہی اور سوا اکے
اور یہی اگر کوئی کہی کہ وعدی سب واقع ہونیوالی ہیں اور وعید بعضی واقع نہوگی
حالانکہ خبر دونو کی ایک ہی طرح سی ہے تو علمانی اسکی کئی جواب دئیے ایک یہہ کہ خلف
وعدیکا عیب ہے اور وعید کا نہیں بلکہ کرم اور فضل گنا جاتا ہی اور حدیث مسند مرفوع
انس بن مالک سے اس مضمون میں مروی ہی عقاید جلالی میں ہی انس بن مالک سے کہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال من وعدہ اللہ تعالی
علی عملہ ثوابا فھو منجز لہ ومن اوعدہ علی عملہ عقابا فھو
بالخیار انتہی مع الاختصار اور یہہ ہی اسمیں ہے کہ یحیی بن معاذ نی کہا ہے
کہ وعدہ حق العبد ہے ومن اوفی بالوفاء من اللہ تعالی اور وعید حق حق تعالی
کا ہی چاہی بخشی چاہی عذاب کری لیکن توقع مغفرت کی بہت ہی اسلیے کہ وہ غفور رحیم
ہی کریم ہی عز وجل لیکن محققین کے نزدیک یہہ دو توجیہیں پسند نہیں کیونکہ اسمیں تبدل
قول کی ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی ما یبدل القول لدی پھر کہا کہ یہہ نصوص وعید کے
یا انشا تہدید ہیں تو تبدیل قول کی نہوگی کیونکہ تبدیل قول کی اوپر تقدیر اخبار کے ہوتی
ہی یا یہہ کہ نصوص وعید سے مراد استحقاق ہی مضمون وعید کا نہ وقوع جیسی اس
نص میں اشارہ ہی نکلتا ہی فجزاءہ جہنم الایہ یعنی جزا اوسکی یہہ ہی واقع ہو
یا اپنی کرم سی عفو فرماوین یا یہہ کہ مراد تو اون نصوص سے وقوع ہے نہ استحقاق فقط
پر یہہ وعیدات مقید ہیں ساتھ ان یجزی کی یا ان لم یغفر کے مثلا تو جایز ہی کہ احادیث
وعید ریا کی بہی ایسی ہی ہوں تو جواب اس اعتراض کا یہہ ہی کہ یہہ تینوں وجہیں سب نصوص
وعید میں نہیں سلیے خصوصا حدیثیں ریا کی میں کیونکہ اونمیں تو قیامت کا احوال بہی مذکور

ہی تو انشا کیونکر ہوسکی اور بعضی کلام کو انشا کہیں اور بعضی کو اخبار باوجود ہونی
دونون کلامون کو ایک ہی نسق پر تو یہہ افصح عرب اور عجم کے کلام مین نہین کہا
جاتا اور ایسی ہے توجیہ استحقاق کے کہ واقع ہو یا مقید ہونا ساتھہ شرط مذکور کے یعنی
ان جوزی یا ان لم یغفر کی مثلا خصوصا اون حدیثون مین جنمین لفظ انا اغنی الشرکاء
عن الشرک یا انا خیر شریک ہی اسلئی کہ مراد استحقاق وعید کا اگر ہو اور وعید واقع
نہو یا یہہ کہ وقوع تو مراد تہا پر مشروط تہا ساتہہ عدم عفو کی تو جو عفو ہوا تو شرط
نپائی گئی تو وعید پایا گیا تو ہم کہتی ہین کہ یہہ کہنا صحیح نہین اسلئی کہ اللہ تعالی نے اپنی
ذات پاک کو اغنی اور خیر شریک سے اس عمل مین فرمایا ہی جیسی وہ سب ماسوا سے اغنی
اور خیر ہی تو اگر یہہ وعید واقع نہو تو وہ عمل ریا کا قبول ہو تو ذات پاک پر عزوجل
اوس شریک سی اغنی اور خیر ہونا صادق نہوا العیاذ باللہ تعالی تو معلوم ہوا کہ یہہ
حبط عمل ریا اگر توبہ نہو تو ضرور واقع ہوگا تو مغفور نہوا اور مراد عالم ربانی کی ثابت
ہوئی واللہ تعالی اعلم بالصواب پہر اگر کوئی کہی کہ احادیث مذکورہ سے تو عدم مغفرت
ایک شرک اصغر کے جو ریا ہی ثابت ہوئی شرک اصغر کے تو اور بہی اقسام مین اونکی
مغفرت کا نہونا ان حدیثون سی ثابت نہوا تو دعوی عالم ربانی کا جو عام تہا ثابت
نہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ جب جمیع اقسام اور افراد شرک اصغر کے مغفور نہونا اونکا
نص کتاب اللہ سے ثابت ہوچکا جیسی کہ مذکور ہوا پہر ان حدیثون سی اور اقسام کا حکم
عدم مغفرت کا اگر ثابت نہوا تو عالم ربانی کی مطلب کو مضر نہین کیونکہ دلیل اقوی سے
تو ثابت ہوچکا ہی اگر ان حدیثون سی ثابت نہوا تو کچھہ مضایقہ نہین پہر بہی یہہ قول کہ ہوسکا
کہ اہل سنت کی مذہب مین سوائے کفر کے سارے گناہ قابل بخشش کے ہین یہہ کلیہ ان ریا کے
حدیثون سی باطل ہوگیا اب سنا چاہی یہہ جواب تحقیق ان سفی معنی آیت کریمہ کے بیان کئی

سو موافق قواعد اور اصول شرع اور عربیہ کے ہیں جیسا کہ معلوم ہو چکا پھر اگر یہہ
مراد حضرت رب العالمین جل وعلا کی ہی تو فہو المراد والحمد للہ علی ذلک اور اگر اسکی
خلاف مراد ہو تو آمنا وصدقنا **قول موسوسکا** اور ملتی ہوی ہی معتزلہ کے
ایک فرقہ گمراہ سی تفسیر عزیزی مین بیان کیا کہ خارجی اور معتزلہ مرتکب کبیرہ کے
وعید کو قطعی دایمی کہتی ہین اور کہا و بعضی از ایشان وعید قطعی منقطع را برای
او ثابت می کنند ومیگویند کہ او شایان عفو نیست البتہ معذب خواہد شد اما عذاب او
منقطع خواہد شد و آخر ہا بہ بہشت خواہد رفت وہمین است مذہب بشر مریسی وخالدی
دیگر جاہلان بی وتوف انتہی **دفع اس وسوسہ**
کا یہہ ہے کہ خارجی اور معتزلی وعید ہر
مرتکب کبیرہ کو ساتھ دخول نار کے قطعی دایمی کہتی ہین اور عالم ربانی نہ ہر مرتکب کبیرہ
کو کہتی ہین بلکہ صرف شرک اصغر کو اور نہ ضرور دخول نار کے قایل ہین بلکہ ہر طرح سی
کہ سزا ہو تو بات عالم ربانی کے انسی ملتی ہوی نہوی اور مریسی اور خالدی جو قطعی
منقطع کہتی ہین تو اسی دخول نار کو کہتی ہین کہ منقطع ہو جایگا اور عالم ربانی محقق
وعید شرک اصغر کا ساتھ دخول نار کے قطعی نہین کہتی بلکہ یہہ کہتی ہین کہ اس
آیت سی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الایہ عدم مغفرت شرک اصغر کے ثابت
ہوتی ہے پر جو سزا کہ اللہ کے ہان مقرر ہے سو پا دیگا یعنی یہہ ضرور نہین کہ دوزخ
ہی اسکی سزا ہو جائی کہ مخلد ہو یا منقطع بلکہ ہو سکتا ہی کہ دنیا یا برزخ مین اسکی
سزا ہو اور آخرت مین پاک ہو جاوے یا آخرت مین ہو تو سوا نار کے اور طرح سے ہو
یا نار سے ہو بغیر خلود لیکن یہہ نار سے قطعی اور ضرور نہین پھر دیکھو جو آخرت میں پھر نکلوائے
سی سزا ضرور کہتی ہین اونسی یہہ بات ملتی ہوی نہوی اور اصل بات تو یہہ ہی کہ جو بات

دلیل صحیح سی ثابت ہوا سہین اگر اور کوئی فرقہ گمراہ ملتا ہو تو کچھ مضایقہ نہین کیونکہ
وہ فرقہ تو اس بات مین گمراہ نہین اور باتون مین گمراہ ہی جیسی حسن اور قبح عقلی مین
معتزلہ ماتریدیہ اور صوفیہ سے ملتی ہوی ہین اور جیسی یہہ موسوس اور اسکی شیعی مجتہد
ماتریدیہ سی ملتی ہوی ہین ثبوت حرمت مصاہرہ مین بسبب زنا کی خلافاً للاشعریہ بلکہ اگر
تتبع کرو تو کوئی فرقہ اہل قبلہ سے ایسا نہین کہ کسی بات مین اہل حق سی ملتا ہوا نہو *

دوسرا وسوسہ قول اوسکا دوسرا مقولہ اوسکی مثال

یہہ ہی کہ بادشاہ کی تقصیرین اوسکی رعیت جتنی کرین جیسی چوری وغیرہ چاہی تو
پکڑی چاہی معاف کر دیے اور ایک تقصیرین اوس ڈھب کے ہین جیسین بغاوت نکلتی
ہی یہہ تقصیرین سب تقصیرون سی بڑی ہین اوسکی سزا ہی مقرر اسکو پہنچتی ہے
اور جو بادشاہ اوس سے غفلت کرے اور ایسون کو سزا نہ دے اوسکی بادشاہت
مین قصور ہے چنانچہ عقلمند لوگ ایسی بادشاہون کو بیغیرت کہتی ہین سو اوس مالک
الملک شہنشاہ غیور سے ڈرا چاہی کہ بڑی سرکار و رکہتا ہی اور ویسی ہے
غیرت سو وہ مشرکون سے کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکو سزا نہ دیگا انتہی ملخصاً
جماعت نی کہا کہ یہہ جو اللہ تعالی کی مثال دیے بادشاہ سے اور سزا نہ دینی مین
بادشاہت کا قصور اور عقلمند لوگون کا بیغیرت کہنا ٹہیرایا اگر اللہ تعالی کو کہا کہ
مشرکون سی کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکو سزا نہ دیگا سو یہہ بات مخالف ہے
مذہب اہل سنت کی کہ اللہ تعالی سے نکوئی فعل قبیح نہ اوسپر کچھہ واجب یفعل
ما یشاء ویحکم ما یرید لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون **دفع اول**
وسوسہ کا یہہ ہے کہ یہہ موسوس تو اشکال وندہی موہنہ گرا یہہ تو مسایل
دین سی کچھہ واقف نہین وسوسہ مسلمانون پیدا دنیا ڈالکر کچھہ لوگون کو اپنی بدمسلکی

بین شریک کرلیا سوا اس وسوسیکا دفع کرنا واجب ہوا یہہ جو لکھنا ہی کہ یہہ بات
مخالف ہی مذہب اہل سنت کے یہہ جھوٹ ہی جمہور اور سواد اعظم اہل سنت کی مذہب کے
موافق ہی اگرچہ جماعت قلیلہ کی مخالف ہی مطلب عالم ربانی کا اس تمثیل اور ضرب المثل
سی یہہ ہی کہ حسن اور قبیح موافق مذہب سواد اعظم اس امت کی جو صوفیہ کرام اور ماتریدیہ
ہین عقلی ہے اور معتزلہ بہی اوسکی قایل ہین جیسی کہ آتا ہی اور عفو شرک سے باوجود
قدرت کی انتقام پر قبیح عقلی اور بی غیرتی ہی جو بڑی سسرے کا زور آور اور غیور ہو
یعنی اللہ تعالی تو اوس سے عفو اشراک کا نہایت قبیح ہوگا اور افعال آلہی قبیح
سی منزہ ہین یعنی باوجود قدرت کی لا یفعل القبیح تو عفو اشراک کا عقلا ہی واقع
نہوگا جیسی معرفت صانع کے اور توحید اور صفات کمالی اوسکی ان پر شرع موقوف
ہی اور یہہ عقلی ہین شرعی نہین یعنی موقوف اوپر شرع کی نہین تو دور لازم آویے
کما ذکر فی علم الکلام والاصول طریقہ محمدیہ اور اوسکی شرح مین یہہ عبارت ہی واللہ
تعالی لا یغفر ان یشرک بہ لان الاشراک غیر قابل للمغفرۃ اصلا
لنص القرآن وھل یقبلہ عقلا او خلاف قال الاشعری نعم و
یدل لہ قول عیسی علیہ السلام وان تغفر لھم الایۃ وقال
الماتریدی لا لان ذنبہ یمنع التکفیر عن السیئات یعنی ہر گاہ شرک
اوس مرتبہ مین قبیح اور خبیث اور ناپاک ہے کہ مانع ہی عفو اور سیئات کا پہر آپ کب
قابلیت عفو کی رکہتا ہوگا از روی عقل کے ادراکا رہتہ کرنی والا اور حسنات کا
جیسی گندگی موجب تنفر کے ہی اور طعام ہے جو اوسمین پڑجاوے تو پہر وہ آپ
گندگی کیونکر موجب نفرت کی ہنوگی یہہ بات تو ہر عقل والا سمجہتا ہی **سوال**
اگر کوئی کہی کہ شرح طریقہ محمدیہ سے معلوم ہوا کہ مراد شرک سی آیت مین شرک

اکبر ہے اس لئی کہ مانع تکفیر سیئات کا بہی شرک اکبر ہی نہ شرک اصغر جواب
نہین مانتی ہم کہ مانع تکفیر کا شرک اصغر نہین بلکہ یہہ بہی مانع ہی تکفیر کا فرق اس
قدر ہی کہ شرک اکبر سب سیئات کی تکفیر کا مانع ہے اور شرک اصغر اوسی فعل
کے تکفیر کا مانع ہی جس فعل مین یہہ شرک اصغر واقع ہوا فرقا بین الاکبر والاصغر
جیسی ریا کہ حدیثون سی معلوم ہوا کہ جس فعل مین ریا واقع ہو وہ فعل حبط اور اکارت
ہی اور ریا شرک اصغر ہے موافق حدیث کی اور ہی کہتے ہین ہم بر تقدیر تسلیم کہ قول
صاحب طریقہ محمدیہ کا مخصص عموم نص کا تو نہین ہو سکتا غایت مافی الباب یہہ کہ
دلیل مذکور شرک اکبر کے ساتہہ خاص ہوگی تو دلیل جو شامل شرک اصغر کو ہی
کہ مغفرت مطلق شرک کی قبیح عقلی ہے اور قبیح عقلی سے تنزیہہ واجب تعالی کے
ضروری اب سنو کہ یہہ مسئلہ فرع ہے حسن اور قبیح کا جو حسن اور قبیح شرعی کہتی
ہین وہ عقلا شرک کو قابل عفو کی جائز رکہتی ہین جیسی اشعریہ اور جو عقلی کہتی ہین
وہ عقلا بہی عفو شرک جائز نہین کہتی جیسی ماتریدیہ اور صوفیہ کرام اور معتزلی مسلم
اور اسکی شرح مین ہے فعند الاشاعرۃ التابعین للشیخ ابی الحسن
الاشعری المعدودین من جملۃ اہل السنۃ والجماعۃ ایضا
شرعی ان یجعلہ متصفا ایاہ بہما فقط لاغیر من غیر حکمۃ
وصلوح للعقل فما امر بہ الشارع حسن وما نہی عنہ قبیح و
لو انعکس الامر ای امر الشارع انعکس الامر ای امر الحسن والقبح
فیصیر ما کان حسنا قبیحا و بالعکس وعندنا معشر الماتریدیۃ
والصوفیۃ الکرام من معظم اہل السنۃ والجماعۃ وعند
المعتزلۃ عقلی ای لا یتوقف علی الشرع لکن عندنا من متاخرینا

الماتريدية لا يستلزم ضد الحسن والقبح حكما من الله تعالى في العبد بل يصير موجبا لاستحقاق الحكم من الحكيم الذي لا يرجح المرجوح فالحاكم هو الله تعالى والكاشف هو الشرع فما لم يحكم الله تعالى بارسال الرسل وانزال الخطاب ليس هناك حكم اصلا فلا يعاقب بترك الاحكام في زمان الفترة ومن ههنا اشترطوا بلوغ الدعوة في تعلق التكليف فالكافر الذي لم يبلغه الدعوة غير مكلف بالايمان ولا يواخذ بكفره في الآخرة وهذا الذي بخلاف راي المعتزلة والامامية من الروافض خذلهم الله تعالى والكرامية والبراهمة فان اي كلا من الحسن والقبح عندهم يوجب الحكم من الله اذ هو الحاكم لا غير فلولا الشرع بما هو شرع بان فرض عدم ارسال الرسل وكانت الافعال بايجاد الله تعالى لوجبت الاحكام على حسب ما فصل الان في الشريعة الحقة الى آخره اشاعره کے حق میں معدود اہل سنت سے کہا اور ماتریدیہ اور صوفیہ کو معظم اہل سنت کی کہا آگے اور بیوقوفی اور جہل اسکا یہہ ہے کہ اگرچہ باطن میں تو رافضی اثنا عشری ہی پر تقیہ کے رو سے تو اپنی تئیں حنفی قرار دیا ہی نماز و روزہ حنفیوں کے طرح کرتا ہی سو یہہ بیوقوف اتنا نہ سمجھا کہ ماتریدی کے عقاید کے تو یہہ بات مخالف نہیں ہے اصل بات یہہ ہے کہ اپنی رفض کے مسئلے تو خوب جانتا ہی اور ہمارے یہاں کے مسئلے اوپر سے لی بیٹھا کنا ہی آدہی بات سمجھتا ہے نہ ساری چنانچہ یہاں بیان ہوا اور اگلی بہی کہا جاویگا اور اس موسوس نے یہہ جو کہا کہ اللہ تعالی سے نہ کوی فعل قبیح نہ اوسپر کچہہ واجب

یہہ بہی اسکی جہالت پر دلیل ہے اول مسئلہ مین تو ہو یہہ تکساند اور دوسرے مین کچہہ تفصیل ہے یہہ عبارت کہ اللہ تعالی سے نہ کوئی فعل قبیح اسکی دو معنی ہین ایک یہہ کہ جو فعل واقع ہوا یا ہوگا وہ قبیح ہے دور ہے تو یہہ معنی حق ہین پر موسوس کو کچہہ مفید نہین کیونکہ شرک کی مغفرت تو واقع نہوگی تاکہ بعد وقوع سے کہا جاوے کہ یہہ قبیح نہین اور اس معنی مین تو نفی قبح کے افعال واقعہ ہی سی ہی دوسرے معنی یہہ کہ جو فعل عباد سی ہو تو وہ قبیح ہو اور جو اللہ تعالے سی وہ واقع ہو تو قبیح نہو اس لئی کہ فعل قبیح تو اللہ تعالی سے متصور ہے نہین جیسی مغفرت شرک کی کہ جو بادشاہ اپنی شریک اور شریک والون کو معاف کری اور درگذر کری تو یہہ قبیح ہی اور اگر اللہ تعالی درگذر فرماوے اور مغفرت کری تو قبیح نہین اسلئی کہ اللہ تعالی سے کوئی فعل قبیح متصور نہین شرح عقاید جلالی مین یون ہی ٭ اجمع الامة علی اللہ تعالی لا یفعل القبیح لکن الاشاعرة ذھبوا الی انہ لا یتصور منہ القبیح لان الحسن و القبح العقلیین منفیان و الشرعیین لا تعلق لھما بافعالہ تعالی تو یہہ دوسرے معنی اگر اتفاقی اجماعی ہوتی یا قول سواد اعظم کا بالتحقیق تو صحیح ہوتی اور عالم ربانی پر اعتراض ہوتا پر یہہ معنی نہ اتفاقی اجماعی اور نہ تحقیق اور نہ قول سواد اعظم امت مرحومہ کا بلکہ صرف قول اشاعرہ کا ہی مقابل تمام امت کی مبنی حسن اور قبح شرعی پر کہ شرع نے جسکو حسن کہا وہ حسن اور جسکو قبیح کہا وہ قبیح ہو اگر عکس کرتا تو عکس ہوتا اور قول باقی تمام امت کا یہہ ہی کہ لا یفعل القبیح و ان کان یتصور منہ القبیح یعنی مثلا مغفرت کفر کی جو قبیح ہے اسپر قدرت ہی چاہی تو مغفرت کردی پر جو قبیح ہے نکری کا کو متصور اور مقدور ہے تو ہم کہتی ہین کہ یہہ شرعی ہونا باطل ہی اس لئی کہ اس

تقدیر پر لازم آتا ہی کہ کوئی فعل اللہ تعالی کا جیسی قبیح نہین ہو سکتا حسن بہی نہو سکی
اسوا ہی کہ شرع متعلق ہی افعال عباد سی حسن اور قبیح مین افعال عباد تابع شرع کے
ہین شرع متعلق فعل آلہی سیے نہین اور نہ افعال آلہی تابع شرع کے کہ جو شرع
حسن کریے تو حسن ہون اسلئے کہ شارع تو خود ذات پاک اللہ تعالی کی ہی شرع اوسی
کی طرف سی ہی اللہ تعالی کا اپنی افعال مین تابع شرع کی ہونا متصور نہین اور حال یہہ ہے
افعال اللہ تعالی کی سب حسن ہین ہمیشہ بالاتفاق جیسی شرح عقاید جلالی مین ہی فعل
اللہ تعالی حسن ابدا بالاتفاق اسکی جواب مین اشاعرہ کہتی ہین کہ معنی الحسن
ما حسنہ الشرع کی یہہ ہین کہ نہی شرعی تحریما یا تنزیہا اوسپر وارد نہین جیسی فعل اللہ
تعالی کا اور واجب اور مندوب اور مباح سو انمین ہی القبیح ما نہی عنہ شرعا و
الحسن بخلافہ فدا اس جواب کی دفع مین یہہ ہیچمدان کہتا ہی کہ ظاہر تقابل حسن اور قبیح
مین تقابل تضاد ہی جیسی مسلم کے عبارت سی معلوم ہوا تو حسن اور قبیح شرعی کی تقدیر
پر حسن بمعنی ما ورد بہ الامر شرعا ہوگا جیسی قبیح بمعنی ما نہی عنہ شرعا جیسی مسلم مین مذکور
ہوا تو اس تقدیر پر افعال آلہی مین حسن متصور نہوا کیونکہ افعال آلہی تو ما ورد بہ الامر
نہین حالانکہ سب افعال آلہی حسن بالاتفاق ہین اور جو معنی اشاعرہ نی حسن کے جواب
مین کہی تو اون معنی پر تقابل انمین ایجاب سلب کا یا عدم ملکہ کا ہوگا اول یعنی ایجاب سلب
کا تقابل تو نہین اسلئے کہ واسطہ پایا جاتا ہی فعل بہایم نہ حسن نہ قبیح سوا فعل بہایم کے بہت
چیزین نہ حسن نہ قبیح اور ایجاب سلب مین واسطہ نہین ہوتا پس تقابل عدم ملکہ کا ہوگا لیکن
اس تقابل مین شرط ہی کہ محل عدمی کے شان سی اتصاف ساتہہ وجودی کے ہو تو جو فعل
آلہی حسن ہین اس معنی کر تو اونکی شان سی قبیح ہونا بہی ہو سکی لیکن اشاعرہ کے نزدیک قبیح افعال
آلہی مین متصور ہی نہین چہ جای امکان اور صلاحیت اور یہی معنی قبیح کے جب ما نہی عنہ

شرعا ہوی تو شان افعال الہی سی کہ جسمین یہہ ہو کہ منہی عنہ ہی ہو سکین حال
انکا نہی متعلق نہین ہوتی مگر افعال عبادی اسلیے کہ نہی اور امر شرعی کو مخلصی نہین
خطاب اللہ سی کہ متعلق ہو افعال عبادی باعتبار اقتضا اور تخییر کے جیسے اقیموا الصلوۃ
ولا تقتلوا اولادکم اس دفع جواب کی دفع مین اشاعرہ کی طرف سے اگر کوئی کہی کہ
شان محل عدمی سی موصوف ہونا ساتھہ وجودی کی تو شرط اس تقابل کی پایا نسبت
پر اس محل کا موصوف بشخصہ ہونا ضرور نہین خواہ وہ محل عدمی بشخصہ اوسکی شان
سی موصوف ہونا یا اوسکی نوع یا جنس قریب یا جنس بعید کے شان سے اتصاف
ساتھہ وجودیکی ہو اور یہہ بات فعل الہی مین پائی جاتی ہی کیونکہ افعال مکلفین کے
تو بعضی قبیح ہوتی ہین اور اونپر نہی وارد ہی اور یہہ افعال عباد افعال الہی سکے
مماثل ہین یا مجانس تو شان نوع یا جنس فعل الہی کے سی اتصاف ساتھہ قبح کے ہوا اور
شرط اس تقابل کی پائی گئی تو ہم اس دفع جواب کی دفع کے دفع مین کہینگی یعنی یہہ دفع
جواب اشاعرہ کا راست کرینگی اور جواب کو اونکی بگاڑینگی اور حسن اور قبح شرعی کو
باطل کرینگی اور کہینگے کہ جیسے اللہ تعالی کی ذات کا نہ کوئی مماثل نہ مجانس اسیطرح
سی اوسکی صفت کی کسیکی صفت نہ مماثل نہ مجانس مثلا صفت علم الہی اور صفت علم ممکن
مشترک لفظی ہین اور معنون مین باہم صرف متباین صفت علم الہی بسیط اور قدیم ہی
اور صفت علم ممکنات مرکب جنس اور فصل سے حادث داخل نیچی مقولہ کیف کی علی ہذا
القیاس اور صفات اسیطرح سی افعال الہی سکے افعال عباد نہ مماثل نہ مجانس افعال عباد
مقولہ فعل سی ہین کہ جسمین تدریج ماخوذ ہی فعل الہی مبرا از تدریج سی تدریج تو اوسکے
فعل مین ہو جو زمانی ہو زمانہ اوسپر جاری ہو حضرت واجب الوجود جل وعلا نہ زمانی اور
زمانہ اوسپر جاری ہے الا انہ بکل شیء محیط الحاصل نہ شان فعل الہی سے بالخصوص

انصاف قبح کا نہ اسکا کوئی تماثل نہ مجانس کہ اوسکی شان سی انصاف قبح سے ہو تو شرط
اس تقابل کے فوت ہوئی تو یہہ تقابل بہی فوت ہوا اذا فات الشرط فات المشروط
پس نہ رہا مگر تقابل تضاد کا پس اگر حسن اور قبح شرعی ہو تو حسن بمعنی با امر بہ الشارع ہوگا
جیسی مسلم میں ہی اور ظاہر ہے کہ کوئی فعل الہی با امر بہ الشارع نہیں تو حسن بہی نہوگا
تو اب حسن اور قبح شرعی نہوا بلکہ عقلی ہوا یعنی غیر موقوف شرع پر جیسی یہہ مذہب ماتریدیہ
اور صوفیہ کرام کا ہی کہ وہ سواد اعظم امت مرحومہ کے ہین جیسی کہ مذکور ہو چکا شیعی
اور معتزلی بہی اس قدر اس مسئلہ مین شریک ہین اور کچہہ مخالف جیسی شرح مسلم سے
معلوم ہوا اور ایک دلیل ابطال حسن اور قبح شرعی پر ذکر کرتی ہین اگر یہہ دو تو شرعی
ہون تو ارسال رسل حق مین عباد کے بلا اور فتنہ اور زحمت ہو جاوی نہ رحمت اسلئی
کہ عباد قبل ارسال کے رفاہ مین تہی اپنی کسی مستلذات مین مستحق مواخذہ کے نہین
تہی پہر بعد آنی رسولون کے بسبب بعضی اپنی فعلون کے لایق عذاب ابدی کے ہو گئی
پس ارسال رسل مین تو تنگی عباد پر اور تعذیب اونکی ہوئی تو یہہ ارسال رسل بلا اور فتنہ
اور زحمت ہو گئی نہ رحمت وہذا خلف اس لئی کہ اللہ تعالی ارسال رسل سی اپنی منت عباد
پر رکہتا ہی قران مجید مین اگر مقام غریب نہوتا تو بہت تحقیق کی جاتی اب جان لو کہ شرک
تو غایت قبح عقلی ہے تو جیسی قابل مغفرت کا شرعا نہین ایسی ہے عقلا بہی قابل
مغفرت کی نہین اب ظاہر ہوا بجمال ظہور کہ دوسرے معنی عبارت موسوس کے جو اوسکی
اصلی مفید ہو سکتا اوس مین شبہہ تہا اگرچہ فی الحقیقت مفید اوسکو نہ تہی کیونکہ اسمین
تو اختلاف تہا نہ اجماعی نہ موافق سواد اعظم کے نہ محقق تو یہہ دوسرے معنی صحیح نہین
محقق وہی مذہب سواد اعظم کا ہی یعنی حسن و قبح عقلی موافق قول عالم ربانی کی پس
اعتراض عالم ربانی پر یہہ وسوسہ خناس تہا کہ جڑ سے اوکہڑ گیا اور ضرب المثل کہاوت

مذکور کرنے شرک کی ساتهه غفلت کرنے بادشاه کی اپنی شرک اور شرک والون سی بیجا اور
موقع سی هوئی اور یهه جو موسوس نے کهاکه الله پر نه کچهه واجب سو یهه تو صحیح هی پر عالم ربانی
نی کهاں کهاکه تعذیب شرک کی الله تعالی پر واجب هے که یهه نفی اوسکی کرتا هی عالم ربانی کا
مطلب یهه هی که شرک پرلی درجیکا قبیح هے نه قابل عفو شرعا نه عقلا جیسی که مذهب ماتریدیے
اور سواد اعظم کا هی تو عفو شرک سے قبیح عقلی هوی اور الله تعالی پرلی درجیکا حکیم اور غیور
وه کبهی فعل قبیح نهین کرتا جیسی که مذکور هو چکا یعنی فعل قبیح نکرنا الله تعالی کا جیسی شرعا
ثابت هی عقلا بهی ثابت هی موقوف شرع پر نهین جیسی معرفت صانع سے عقلی هے نه شرعی
موقوف شرع پر ورنه دور لازم آتا هی چنانچه کتب اصول اور کلام مین مفصل مذکور هے
تو تجویز مغفرت شرک سے تجویز خلاف حکمت اور غیرت کی هی جیسا عالم ربانی نی کها الله
تعالی اوس سی پاک هے اور ضرب المثل اور کهاوت درگذر کرنی شرک کی ساتهه غفلت
کرنی بادشاه کے اپنی شرک اور شرک والون سی بیجا اور موقع سی هوئی یهه جو عالم ربانی
نی کها مشرکون سی کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکو سزا نه دیگا یهه مطلب اس سے وجوب
الله تعالی پر سمجها تو هندی کا محاوره بهی نهین جانتا ایک فعل کرنے مین جو کسیطرح
قباحت هو تو کهتی هین کیونکر یهه کریگا اور ایک فعل نکرنے مین جو شناعت هو تو کهتی هین
کس طرح نکریگا وجوب عقلا یا شرعا هو یا نهو کهتی هین زید نے عمرو کو مارا مین گالی دیے
زید کیونکر اسکو چهوڑ دیگا اور کس طرح اوس سے بدلا نه لیگا اب دیکهو غور کرو نه چهوڑنا اور
بدلا نه لینا نه واجب شرعی نه عقلی بلکه چهوڑنا اور بدلا نه لینا شرع مین تو مستحب اور عقل
کی رو سی تحکم محمود اور یهه جو موسوس نے کهاکه غلطی هوئی هی معتزله اور شیعه کی مذهب
سی تحفه اثنا عشریه مین لکها هی اگر معنی وجوب عقلی این است که آنچه عقل عقلا اورا در هر
واقعه بالخصوص اقتضا کند باری تعالی را از ان خلاف کردن جایز نباشد پس این خود منافی

معنی الوہیت است دبحث ہمدرین معنی است وشیعہ ومعتزلہ ہمین معنی را دردین یا دردین
در دنیا جمیعا ثابت می کنند وجناب باری تعالی در از نان خود مثل ارسطو وافلاطون یا سکندر
دارنگ زیب قرار می دہند وپر ظاہر است کہ چون عقلا ومعقول ہمہ حادث ومخلوق د
مقہور او باشند اور از زیر فرمان مخلوقات وحوادث خود کردانیدن پر لی عقلی است یعنی
عالم ربانی ہینے غفلت نکرنیکو اور سرا ندینی کو مشردن کے واجب عقلی اللہ تعالی پہ کہا اور
یہہ مذہب معتزلی اور شیعہ کا ہی تو ہم کہتی ہین کہ یہہ تو بلادت اور غباوت اور نافہمی
اسکی ہی جیسی اوپر معلوم ہو چکا اور اگر یہہ غرض ہی کہ غفلت اور سرا ندینی کو قبیح
عقلی کہنا معتزلی اور شیعہ کا مذہب ہی مخالف اہل سنت کی تو ہم کہتی ہین کہ یہہ
جہل اور بیوقوفی اس موسوس کی ہی اسلیئے کہ مذہب سواد اعظم اہل سنت کا بہی
حسن اور قبح عقلی ہے اور معتزلہ اور شیعہ بہی اسمین موافق اہل سنت کی ہین
البتہ مذہب اشاعرہ کا اسکی خلاف ہی چنانچہ مذکور ہو چکا اور یہہ جو موسوس کا قول
ہی دیکہو وہ جو تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہی کہ شیعہ اور معتزلہ نی اللہ تعالی کو اپنے
ذہنون مین مثل بادشاہ کی ٹہیرایا ہی اس قایل نے اوسکی تصریح کردی ای عقلا
دیکہو اس موسوس کے تو اسمین کئی خطائین ہین ایک دو تین پہلی خطا یہہ کہ یہہ
تو جہوٹ کہنا ہی قایل نے کہان تصریح کے کہ اللہ تعالی مثل بادشاہ کی ہی بلکہ یاد آ
بنند کہا کہ اللہ تعالی شہنشاہ ہے بادشاہ کی معنی اور شہنشاہ کی معنی اور ملک
الاملاک اسم احسن مبارک اللہ تعالی کا ہی شہنشاہ اوسکا ترجمہ ہی اسیلئے کتب سیر
مین لکہا ہی موافق حدیث کی کہ ملک الاملاک اور شہنشاہ کہنا کسی غیر کو سوائے
اللہ تعالی کی جایز نہین طریقہ محمدیہ مین اور اوسکی شرح مین بخاری اور مسلم سے
حدیث طویل نقل کے ہی اوسکا ایک جملہ نقل کیا جاتا ہی ان اخنع اقبح اسم

غیر

عند الله تعالی یوم القیمۃ ای اقتلہا لصاحبہ ملک الاملاک داؤد
فی معناہ کشہنشاہ لامالک لجمیع الخلایق الا الله تعالی فالمسمی
بہا ذکوبازع الله تعالی فی رداء کبریائہ واستنکف ان یکون
عبدالله وھذا الحدیث اتفق علیہ الشیخان ورواہ ابوداؤد
والترمذی من حدیث ابی ھریرۃ مرفوعا وفی الباب غیرہ انتہی دیکھو
مسلمانو عاقلو کہ عالم ربانی نے الله تعالی کا اسم مبارک کس عظمت سے ذکر کیا ہی اوریہہ
خناس کیسا بہتان لگاتا ہی خود آپ شہنشاہ کا لفظ نقل بیان کیا اور پہر کیا کہتا ہے
مثل مشہور ہے کہ دروغ گویم بر روی تو دوسرے خطا یہہ کہ قایل نے کہا کہ شرک
جیسی قابل عفو کی شرعا نہین عقلا ہے قابل عفو کی نہین پر اس مطلب کو بر سبیل
ضرب المثل اور کہاوت کی ادا کیا کہ بغاوت یعنی اشتراک سے تو دنیا کی بادشاہ
جو قوت اور غیرت رکھتی ہین درگذر نہین کرتی تو وہ شہنشاہ ہی اور بڑی سرکا
زور اور غیرت والا وہ کیونکر درگذر شرک سی کریگا مراد اوس سے یہہ کہ شرک
جیسی قابل عفو کی شرعا نہین عقلا ہی نہین جیسیکہ مذہب امام ابو منصور ماتریدی
کا ہی رحمۃ الله علیہ چنانچہ مذکور ہو چکا اب اس سے یہہ نہین لازم آیا کہ قایل نے
الله تعالی کو مثل بادشاہ کی کہدیا بہر صریحا کہدیا جیسیکہ شیعہ اور معتزلہ نے
الله تعالی کو اپنی ذہنون مین مثل بادشاہ کی ٹہیرا لیا تہا اسلئی کہ غرض تمثیل سے تو یہہ
ہی کہ معنی غیر محسوس بسبب منازعت وہم کے عقل کے تئین کبہی خوب ذہن نشین نہین
ہوتی اور جب اوس معنی غیر محسوس کو صورت محسوس مین لاکر بیان کریں تو منازعت
وہم سی عقل نجات پاوے اور وہ معنی خوب ذہن نشین ہو جاوے تو بیان عفو شرک باری
تعالی کو صورت مین عفو شرک اور بغاوت بادشاہ دنیا کی لاکر فرمایا کہ جیسی شرک

اور بغاوت کرنا قبیح عقلی ہی بادشاہ غیور دنیا کا عفو نہین کرتا ایسی ہے یہہ اشراک
باللہ تعالی عفو اوسکا آخرت مین قبیح عقلی ہی اسکو اللہ تعالی نکریگا نظیر اوسکی یہہ ہے
کہ اللہ تعالی مثل مین شرک اور موحد کے فرماتا ہی ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ
شرکاء متشاکسون ورجلا سلما لرجل هل یستویان مثلا
الحمد للہ بل اکثرهم لا یعلمون یعنی یہہ دونو رجل غلام صفت مین برابر نہین ایسی
ہی مشرک اور موحد صفت مین برابر نہونگی تو اس کہاوت سی جو مطلب تہا وہ اللہ
تعالی نے آپہی بیان فرمادیا جملہ استفہام انکاری مین اور یہہ مراد نہین کہ اللہ تعالی
شرک کی صورت مین جو مشرک شرک کرتی ہین مثل شریک متشاکس کے ہی اور توحید
کی صورت مین مثل اوس رجل کے ہی جو اکیلا مالک ہو اسلئے کہ اس مماثلت کی بیان
کی لئی ضرب المثل نہین کی ایسی ہے مغفرت شرک باللہ کے ضرب المثل اور کہاوت عدم
فی مغفرت اور در گذر کرنا بادشاہ کا باغیون سے فرمایا تو اس سی اللہ تعالی کا مثل
ہونا بادشاہ کا قایل کے کلام سے ثابت نہین ہوتا کیونکہ علامہ تفتازانی نے رحمۃ
اللہ علیہ کہ امام علوم عربیہ کے ہین متشابہات قرآنی کے بیان مین فرمایا ہی او یجعل
الکلام المذکور فیہ الید والوجہ ونحوهما تمثیلا لا یعتبر فی مفرداتہ
تشبیہ انتہی تو دیکہو اس سے معلوم ہوا کہ تمثیلات کی مفردات مین تشبیہ ضرور
نہین غافلو مسلمانون یہان ایک لطیفہ ہے سنو اللہ تعالی کو اپنی علم ازلی مین یہہ وسوسہ
خناس معلوم تہا تو اسکا جواب اپنی اس کلام قدیم کے جملہ استفہامیہ مین فرمادیا یعنی
ضرب المثل مین وہ مماثلت ذکر کرنی مراد ہوتی ہی جو ممثل لہ اور ممثل بہ مین ہی نہ اور یہہ
اپنی اس بندہ عاجز کو اوس جواب پر اپنی فضل سے آگاہ فرمادیا کہ اوسنے اسکو
یہان کہدیا تیسری یہہ خطا کہ اگر کلام قایل سے بر تقدیر تسلیم اللہ تعالی کا مثل

بادشاہ کی ہونا ہی نکلتا ہو اگرچہ صریحا نہین کہا تو مغفرت نکرنیے مین مثل ہونا نہ
تابع ہونی مین عقل عقلا کے اور ادر تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہی کہ شیعہ اور معتزلہ
نی اللہ تعالی کو اپنی ذہنون مین مثل بادشاہ کی ٹہیرایا تو یہہ سبب ہے تو تحفہ اثنا عشریہ
مین تصریح ہی کہ تابع ہونی مین عقل عقلا کے اللہ تعالے کو اپنی ذہنون مین
مثل بادشاہ کیے ٹہیرایا ہی تو پہر کہنا اوسکا کہ جو تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہے الخ
نرا جہوٹ ہوا یہان تک تینو خطاؤن کا بیان ہو چکا اور یہہ بہی سنو مسلمانون کہ
ہمنی جو عقلی ہونا حسن اور قبیح کا اور قابل مغفرت کے نہونا شرک کا عقل کے
رو سی دلیل سے ثابت کیا تو یہہ ہمارے طرف سے تبرع ہے نہین تو جو موسوم
کا عالم ربانی پر اعتراض یہہ تہا کہ یہہ قول اوسکا مخالف ہی اہل سنت کی تو اوسکی
جواب مین اسیقدر کافی تہا کہ ہمنی نقل صحیح معتبر کتاب سے کر دیے کہ عقلی ہونا
حسن اور قبیح کا اور مغفرت کی قابل نہونا شرک کا عقل کے رو سی بہی موافق
ہی اہل سنت اور جماعت کی مذہب سی یعنی جمہور اور سواد اعظم کے مذہب سے
گو مخالف ہی جماعت قلیلہ کیے **تیسرا وسوسہ قول اوسکا تیسرا مقولہ**
جو اس کلام مین ہی کہ یہہ تقصیرین سب تقصیرون سی بڑے ہین اوسکی سزا
مقرر اوسکو پہنچتی ہے اور جو بادشاہ اوس سی غفلت کرے الخ جماعت نے کہا
کہ یہہ بہی معتزلہ کے طور پری اہل سنت کی مذہب مین کفر نہ بخشا جانا بدلیل سمعی
معلوم ہوا اور عقلا جایز معتزلہ عقلا ممتنع کہتی ہین انتہی **دفع اس تیسری**
وسوسہ کا یہہ ہی کہ اوپر دوسری وسوسہ کی دفع مین معلوم ہو چکا ہی کہ یہہ فرقہ
تقیہ کرنیوالا اپنی مذہب سی خوب واقف ہی اور ہمارے مذہب مین سی کچھ سے بہاگتا
ہی مذہب ماتریدیہ مین کہ سواد اعظم اہل سنت کا ہی کفر کا نہ بخشنا شرعا اور عقلا دونو

ثابت ہی چنانچہ طریقہ محمدیہ اور اوسکی شرح سے مع دلیل مذکور ہوچکا معتزلہ بہی
اسمین موافق ہین تو یہہ تیسرا مقولہ موافق سواد اعظم اہل سنت کا ہی مخالف اہل سنت
کی جاننا جہالت بعضی علم کلام کے کتابون مین جو اسکو معتزلہ کا قول مقابل مین اشاعرہ
کی لکہا ہی تو اوس سی منفی قول ماتریدی کا نہین ہوتا **قول موسوسکا** شرح عقاید
نسفی مین ایک دلیل اونکی یہہ سب ہے نقل کیے ہی والکفر نهاية في الجناية
يحتمل الاباحة ودفع الحرمة فلا يحتمل العفو ودفع الغرامة
خیالی مین اوسکا جواب لکہا ہی ثم ان لنهاية الكرم تقتضي العفو عن نهاية
الجناية یہہ جو مذہب ماتریدیکا ہی ہے تو یہہ سیجدان خیالی کی جواب مین کہتا ہی کہ اللہ
تعالی کی صفات جمالی اور جلالی دونون ہین کہ آثار اونکی آپسمین متضاد اور متنافی ہین جیسے
رحیم کریم عفو غفور مثلا اور منتقم قہار اور ذو عقاب الیم ذو البطش الشدید مثلا اور یہہ
دونو قسم صفات کبہی بیکار اور معطل نہین تو مقتضی ہونا نہایت کرم کا نہایت جنایت
سی اوپر تقدیر لاحظہ کرنے دونو قسم صفات کی غیر مسلم ہے البتہ اگر صرف صفات جمالی
ہوتی تو مسلم تہا اور یہی کہتی ہین کہ دونو قسم صفات جلالی اور جمالی ساتہہ حکمت کیے
ہین حکیم ہے اوسکی صفت ہی تو عقل ان سب صفات کو ملاحظہ کرکے امید رکہتی ہی
اور اس بات کی طرف راہ پاتی ہے کہ حکیم نہایت کرم نہایت مطیع کے حقمین ظاہر فرماوے
یعنی سید المرسلین کے حق مین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ثم فثم اور نہایت عذاب اور انتقام
نہایت جانی اور عاصی کے حقمین اظہار فرماوے جیسے شیطان اور لوگ مدعی الوہیت کی
ثم فثم اور اسی بعقل کیے اور اک کے موافق شرع وارد ہی اور چاہتا تو عکس کردیتا وہ
اپنی فعل مین مجبور نہین اوسپر کچہہ واجب نہین پر یہہ خلاف حکمت کے ہی اور قبیح اوس سے
وہ ذات پاک منزہ ہی اور یہہ علم مناظرہ کا مسئلہ ہے کہ نفی دلیل سے نفی مدلول

کی نہین ہوتی جایز ہی کہ ادھی مدلول کی اور ایک جزو دلیل ہون کہ وہ سالم ہون نفو
سی چنانچہ یہان کلام موسوس کا ہی شعری اسی بات کو کیونکہ اوسنی کہا ملک دلیل
اونکی یہہ ہی **چوتہا وسوسہ قول اوسکا چوتہا مقولہ شفاعت**
بالاذن کی تبیان مین تاچور پہ چوری تو ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہین
اور چوری کو اوسنی اپنا پیشہ نہین ٹہیرایا مگر نفس کے شامت سی قصور ہوگیا پہر
وہ اوسپر شرمندہ ہی اور رات دن ڈرتا اور بادشاہ کی آئین کو سر اور انکہون
پہ رکہہ کر اپنی تئین بتقصیروار سمجہتا ہی اور لایق سزا کی الی اخرہ جماعت نے
کہا کہ یہہ تخصیص مخالف ہی مذہب اہل سنت کی کہ مرتکب کبیرہ بے توبہ کے
شفاعت ثابت ہی معتزلہ خاص کرتی ہین مطیعین اور تائبین کے واسطی شرح
مقاصد وغیرہ کتب عقاید مین یہہ قصہ بتفصیل موجود ہی انتہی یہہ وسوسہ چوتہا
ساتوان اعتراض مولوی فضل حق خیرآبادی کا ہے سو اسکو بعون آلہی تین
چار جز مین بتفصیل تمام فارسی عبارت مین رد کیا اور استیصال بکمال عمل مین آیا
اب بقدر ضرورت اسکو ہندی زبان مین اس چوتہی وسوسہ کے دفع کرنیکو
ذکر کرتی ہین کہ اس جماعت موسوسہ نی تیسرے صورت والون کو کہانسی تائبین
سمجہہ لیا پہر اونکی شفاعت کی ذکر کرنیکو تخصیص شفاعت کی ساتہہ تائبین کی ٹہیرا
کر مخالف اہل سنت کی اور موافق معتزلہ کے کسطرح کہدیا توبہ کی تو دو رکن بالاتفاق
ہین ایک ندامت فعل ماضی پر دوسرے عزم عود نکرنے پر استقبال مین اور تیسرے
صورت مین ندامت کا تو ذکر ہی پر دوسرا رکن جو عزم ہے عود نکرنے پر مذکور نہین
توبہ کی معنی طریقہ محمدیہ مین یون ہین التوبۃ ھی الرجوع عن قصد المعصیۃ
والعزم علی ان لا یعود علیہا تعظیما للہ تعالی وخوفا من عقابہ و

هی واجبة علی الفور اور تفسیر مظہری مین یون ہی قال الحسن هی معنی
التوبة ان یکون العبد نادما علی ما مضی مجمعا علی ان لا یعود
وقال الکلبی ہی ان یستغفر باللسان ویندم بالقلب ویمسک
بالبدن وقال القرطبی یجمع اربعة اشیاء الاستغفار باللسان
والاقلاع بالابدان واضمار ترك العود بالجنان ومهاجرة سیء
الاخوان وقال البیضاوی سئل عن علی عن التوبة فقال یجمعها
ستة اشیاء علی الماضی من الذنوب الندم وللفرائض الاعادة
ورد المظالم واستحلال الخصوم وان تعزم علی ان لا تعود
وان تربی نفسك علی طاعة الله تعالی کما ربیتها فی المعصیة انتهی
تو دیکھو عزم مذکور کو سب نے معتبر رکھا اور دوسرے ارکان زیادہ کیے تو ندامت
کی ساتھہ اگر عزم عدم عود کا ہے پایا جاوے تو تائبین ہونگی نہین تو غیر تائبین
تو یہہ دو قسم خاص ہوئی دوسرے صورت والی عام اگر کوئی کہی کہ خوف اور
ندامت کو عزم ترک کا لازم ہے تو توبہ ہوگی تو ہم کہیں گے کہ لازم نہین جیسی ایک
شخص مسلمان کہ جسکو عادت گناہ کی ہو جاوے کہ عادت کو تو طبیعت خامسہ کہتی
ہین یا الفت اور محبت اوس گناہ کی عادت ہو تو یہہ شخص بسبب ایمان کے خوف اور ندامت
کرتا ہی اور بسبب عادت یا الفت گناہ کے شیطان اوسکی دلمین خطرہ ڈالتا ہے
کہ گناہ مجہہ سے چہٹنے کا تو اس لئی یہہ عزم ترک پر نہین کرتا تو دیکھو خوف اور
ندامت پائی گئی اور توبہ نہین اور دیکھو قرطبی نے مہاجرہ سی الاخوان کے اور حضرت
علی صاحب نے اعادہ فرائض کا اور رد مظالم اور استحلال خصوم سب سے ارکان
توبہ کے معتبر کئے ہین اور ان سب کا ذکر تیسرے صورت شفاعت مین نہین ہے تو

کیونکر وہ تائبین ہو گئی البتہ اگر موسوس یون وسوسہ کرے کہ عالم ربانی نے شفاعت
کو خاص کیا ہی ساتھہ خاطیین نادمین کے اور حال یہہ ہی کہ شفاعت شرع مین سواے
خاطیین نادمین کی اور وںنکی حق مین بہی ثابت ہی تو ہم اس وسوسہ کا جواب دیتی
ہین پر جواب دینی سی پہلی تو چند مسایل جن پر دفع اس وسوسہ کا موقوف ہی اور
وہ مسایل مقدمات اس دفع وسوسی کی ہین ذکر کرتی ہین پہلا مسئلہ یہہ
کہ توبہ بعد گناہ کے واجب علی الفور ہے طریقہ محمدیہ مین ہی التوبة هي الرجوع
عن قصد المعصية والعزم على ان لا يعود اليها تعظيما لله
تعالى وحذرا من عقابه وهي واجب على الفور الخ دوسرا
مسئلہ یہہ کہ اللہ تعالی کو نہایت فرحت ہوتی ہے جو اوسکا بندہ توبہ کرتا ہے
اور اوس کمال فرحت کو رسول اللہ نے صلی اللہ علیہ وسلم تمثیل کہا کر فرمایا ہی فی
الله اشد فرحا بتوبة عبده من رجل كان في سفر في فلاة
من الارض فاوى الى ظل شجرة فنام تحتها فاستيقظ فلم
يجد راحلته فاتى شرفا فصعد عليه فاشرف فلم ير شيئا ثم
اتى الى اخر فاشرف فلم ير شيئا فقال ارجع الى مكاني الذي كنت
فيه فاكون فيه حتى اموت فذهب فاذا براحلته تجر خطامها
فالله اشد فرحا بتوبة عبده من هذا براحلته حم عق
النعمان بن بشير جمع الجوامع اور روایت مسلم مین بعد جملہ تجر خطامها کی یہہ
ہی ثم قال لشدة الفرح اللهم انت عبدي وانا ربك اخطاء
من شدة الفرح رواه مسلم تیسرا مسئلہ یہہ ہے کہ جو اللہ
تعالی سے دنیا مین ڈریگا وہ اخرت مین امن مین ہو گا اور جو دنیا مین نڈر ہوگا اللہ

تعالی سے تو اوسکو آخرت مین ڈر ہی جیسی اللہ تعالی نے فرمایا ہی قسم اپنی عزت
کی کہا کرجب عن ابی ھریرۃ رض عن النبی علیہ السلام فیما یروی
عن ربہ عز وجل قال وعزتی لا اجمع علی عبدی خوفین
وامنین اذا خافنی فی الدنیا امنتہ یوم القیمۃ واذا امننی
فی الدنیا اخفتہ یوم القیمۃ **چوتھا مسئلہ یہہ کہ** شفاعت کئی قسم
ہو گی ایک شفاعت کبرے واسطی حساب کے کہ شدائد روز قیامت سے سبکو نجات
ہو اسمین سب مخلوق شامل ہی دوسرے شفاعت واسطی منع دخول نار کے تیسرے
شفاعت واسطی اخراج کی دوزخ سے چوتھی شفاعت واسطی کثرت ثواب اور رفع
درجات کے اور بہے سوا اسکی شفاعت ہی اور جو کوئی صفت نار جہنم سے جسکا
حدیثون مین بیان ہی واقف ہو گا وہ جانتا ہی کہ کوئی مصیبت دنیا اور عقبی مین
زیادہ دوزخمین پڑنے سے نہین تو اسی طرح بچ کر دوزخ سی جنت مین جانا اس سے
بڑے نعمت اور عمدہ مراد دوسرے نہین تو وہ شفاعت کہ واسطی بچانی دوزخ
اور لیجانے جنت کی ہی وہ فرد کامل شفاعت کا ہوا اور وہ لوگ کہ مستحق اس شفاعت
کی ہین وہ اکمل افراد مستحقین شفاعت کی ہین **پانچوان مسئلہ یہہ کہ** مقام
ترغیب اور ترہیب شرعی مین صورت مطلق اور عام مین کلام مذکور ہوتا ہی اور اس سے
مقید اور خاص مراد ہوتا ہی جیسی کہ مقام ترہیب مین ایذا مسلم سے فرماتی ہین صلی
اللہ علیہ واٰلہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ
نفی مطلق اسلام کے ایذا دینی والی مسلمانون کے سی ذکر فرمایے پر نفی مطلق اسلام
کی مراد نہین بلکہ نفی کرنا اسلام کامل کا ارادہ فرمایا جیسے مذہب اہل سنت اور جماعت
کا تو فبقا بلۃ الادلۃ یعنی اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی سلب مطلق اسلام کا

موذی مسلم سے ہر اور نصوص سے دریافت ہوتا ہی کہ صرف ایذا مسلم سے
کافر نہیں ہوجاتا تو توفیق یون ہے کہ نفی سے تو نفی کمال کے مرادہی اور
باقی رہنے سی بقا نفس ذات کی کو صفت نقصان کے ساتھہ ہو اہل زیغ مثل
اس حدیث کو دیکھہ کر جیسی خوارج کہتے ہین کہ مرتکب کبایر کا کافری اس لئی کہ
جمیع طاعات کو جزو ایمان کا کہتی ہین اور معتزلہ جو واسطہ اور منزلہ بین المنزلتین
ثابت کرتے تو وہ کہتی ہین کہ مرتکب کبیرے کا نہ مومن نہ کافر اور ایسی ہی
اور حدیثین ہین جیسکہ لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ
ما یحب لنفسہ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ
من نفسہ لا یومن احدکم حتی یامن جارہ شرہ لا یومن
باللہ من لا یکرم جارہ علی ہذا القیاس اور یہہ حدیثین ہین کہ ان
سب مین معنیا ان غایات کا نفی مطلق ایمان کی ہی لیکن بقاعدہ ترہیب معنیا نفی کمال
کی ہے اور یہی مقام ترغیب پڑہنی سورۂ فاتحہ کے ہر نماز مین یون فرمایا لا صلوۃ الا
بفاتحۃ الکتٰب ظاہر اس نص سے نفی ہر فرد صلوۃ کے ہی بدون فاتحہ کے تو رکنیت
فاتحہ کے ثابت ہوتی ہے جیسی مذہب شافعی کا ہی رہ لیکن مراد اس سے نفی صلوۃ
کاملہ کی ہے بدلیل اس قول حق تعالی کے فاقرؤا ما تیسر من القرآن
اسلئی کہ بنا امر قرات کی تیسیر پر ہی اور صورت عموم نفی اور رکنیت مین یسر
منقلب ہوجایگا بعسر اور یہہ قلب موضوع ہے اور عکس مشروع تو قرات فاتحہ
کی واجب ہوئی نہ فرض بدون فاتحہ کے نفس نماز ہوجائیگی پر ناقص لیکن مقام
ترغیب مین نفی عام صلوۃ کے بدون فاتحہ کے کردیے اور مراد اس نفی صلوۃ کاملہ
کی ہے اور اسی باب ترغیب سی ہے یہہ حدیث من ترک سنتی لم ینل شفاعتی

بعد ان پانچ مقدموں کے واسطے رفع اس وسوسے کے کہتے ہین کہ شفاعت
کے ذکر کرنے سے اس مقام پر عالم ربانی کی مراد ترغیب تعجیل توبہ کی ہے بعد
گناہ کے کہ واجب علی الفور ہے بحکم پہلی مقدمہ کے تاکہ جلد اور شتاب اللہ تعالی
اپنی بندے تایب سے خوش اور راضی ہو جاوے بحکم دوسرے مقدمہ کے اور یہہ
بندہ مامون العاقبت ہو جاوے بحکم تیسرے مقدمہ کے اور مستحق شفاعت انفع
کا بنجاوے بحکم چوتھی مقدمہ کے کہ وہ شفاعت ہے دوزخ سے بچاکر جنت مین
لیجانیکی لیکن اس شفاعت کاملہ انفع کو صورت مین مطلق شفاعت کی ذکر کیا
اور اوس سے یہہ شفاعت کاملہ انفع مراد ہے بحکم مقدمے پانچوین کے کہ ترغیب
اور ترہیب کے مقام مین مطلق اور عام کو ذکر کرتے ہین اور اس سے مقید اور خاص
مراد لیتے ہین جیسی اوسکی مثال مین حدیثون کا ذکر ہو چکا تو اس مقام مین نفی
مطلق شفاعت کی غیر خائفین کے حق مین کلام عالم ربانی سے سمجھنا اور اوسپر
طعن کرنا غفلت ہے مقتضائے مقام ترغیب اور ترہیب سے اور نڈر ہو کر رغبت سے
دوڑکی چلنا ہی اس مسلک خوارج اور معتزلہ مین کہ جو ترغیب اور ترہیب کے حدیثون
مین کہ مذکور ہو چکین یہہ دونو فریق چلی ہین تو تدقیق نظر سے ثابت ہوا کہ یہہ طعن
کرنا عالم ربانی پر خارجے اور معتزلے بنا طاعن کا ہے عالم ربانی پر تب اعتراض
ہوتا کہ فرمایا ہوتا غیر تایبین کے حق مین شفاعت واسطے اخراج نار کے بہی نہو گے
یعنی کوئی قسم شفاعت کی سوا شفاعت کبرے کی کہ ہر کسیکی حق مین حساب و کتاب کے
واسطے ہے نہوگی تو اس سی خلود نار کا غیر کافر کے لئی بیہے ثابت ہو جاتا اب سنو
امت مرحومہ کے گنہکار لوگ دو قسم ہین اول یہہ قسم کہ جنکا عالم ربانی نے شفاعت
کی تیسرے صورت مین ذکر کیا ہی کہ شرمندہ ہین اور دن رات ڈرتی ہین بادشاہ کے

اپنی کو سر آنکھوں پر رکھا ہے اور اپنی تئین تقصیر وار سمجھی ہیں دوسرے
قسم وہ کہ نہ گناہوں سی شرمندہ ہوتی ہیں نہ ڈر کر گناہوں سے باز رہتے ہیں
تو وہ جرأت کرتے ہیں گناہوں پر اور مخالفت کرتی ہیں اللہ تعالی کی طاعت سے
ان دو قسموں کی لئی شفاعت ہی پر قسم اول کے لئی امید ہے کہ بر سبیل عموم
اور شمول وہ شفاعت ہوگی جو واسطی بچانیکی دوزخ سے ہی جیسیکہ حدیث قدسی
سی معلوم ہوا جسکو ابن حبان نی ابو ہریرہ رض سے اخراج کیا ہی کہ اللہ تعالی نے اپنی
عزت کی قسم کہا کر فرمایا ہی کہ دو خوف اپنی بندے پر جمع نکرون گا تو اس سے معلوم
ہوا کہ اس قسم کو اُس شفاعت کی جو واسطی اخراج کے نار سے ہوگی حاجت نہ ہوگی
نہیں تو خلاف قسمیہ فرمودے اللہ تعالی کے وعدہ میں ہوگا بلکہ اس قسم کو وہ شفاعت
ہوگی جو واسطی بچانیکی دوزخ سی ہی دوسرے قسم کے لئی بر سبیل عموم اور کثرت
شفاعت ہوگی واسطی اخراج کے نار سے جیسیکہ حدیث جمع الجوامع میں ہے یدخل

من اهل هذه القبلة النار من لا یحصی عددهم الا الله
بما عصوا الله واجترؤا علی معصیته وخالفوا طاعته فیؤذن
لی فی الشفاعة فاثنی علی الله ساجدا کما اثنی علیه قایما فیقال
ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع طب عن ابی عمرو اسلئی

کہ اس قسم نے برخلاف قسم اول کے جرأت کی ہی گناہوں پر اور مخالفت کی ہی اللہ تعالی
کی طاعت سے اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ایسی جرأت اور مخالفت والی دوزخ میں
پڑیں گی اور شفاعت سی نکلیں گی اور یہی شفاعت جو خائفین کے لئی ہے یہہ قسم
بر سبیل عموم اوسکی مستحق نہیں ہے اسلئی کہ یہہ تو دنیا میں نڈر رہے ہیں اگر آخرت میں بھی
نڈر اور امن میں رہیں اور دوزخ میں نجا دین تو دو امن ایکدن جمع ہوجاوینگے

یہہ خلاف فرمودے اللہ تعالی کی ہی الا بر سبیل خرق عادت اور ندرت تو اسمین کلام نہین
کیونکہ تو اللہ تعالی بدون شفاعت کے بہی جسکو چاہیگا ہی دوزخ کی جانیکی بخشدیگا
پر یہہ طور خلاف عادت کی ہوگا نہ بر سبیل عادت اور عموم نہین تو دوزخ مین انہی قدر
اہل اس قبلی کے کہ جنکی عدد کا احصا سوا اللہ تعالی کے کوئی نکریگا کیون جاتے
اور حضرت رحمۃ للعالمین اپنی شفاعت سے انکو دوزخ مین جانی دیتی اسلئے کہ اونکی
شان مین تو فرمایا ہی ولسوف یعطیک ربک فترضی تو اس سے معلوم ہوا کہ
شفاعت مطابق عادت الہی کے ہوگی خائفین کے حق مین تو فرما دیا کہ اونکو آخرت
مین ڈر نہوگا تو اونکی شفاعت واسطی بچانی دوزخ کے ہوگی اور اہل جرات اور
مخالفت کی حق مین اپنی رسول کو علم دیا کہ یہہ تو اس قدر دوزخ مین جاوینگی کہ جنکی عدد
سوا اللہ تعالی کے کوئی نجانیگا تو اونکی شفاعت واسطی اخراج نار کے ہوگی اور یہہ
شفاعت مین اللہ تعالی کے طرف سی تحدید ہوگی کہ حضرت اوس سے زیادہ شفاعت
نکرینگی یہہ حدیث مین آیا ہی یہہ جو مذکور ہوا عین مذہب اہل سنت اور جماعت کا ہی
اب نصح اور خیر خواہی عالم ربانی کی مسلمان بہائیون کی حق مین دیکھو کہ الدین
النصیحۃ اور عداوت اور بدخواہی اور غرور اور فریب سوچو اس موسوس کا عالم ربانی
نی تو بہائی مسلمان کہنہ کارون کو موافق امر توبوا الی اللہ الآیۃ اور مطابق وعدہ صدقہ
حق تعالی کے جو حدیث قدسی مین مذکور ہوچکا طرف توبہ اور استحقاق شفاعت کے جو
مانع ہی دخول نار سے کہینچتی ہین کہ مصداق اذا خافنی فی الدنیا کی ہوکر آخرت مین
مامون ہوجاوین اور موسوس بر عکس اونکی شفاعت اور عفو کبایر بلا توبہ سے غرور اور فریب
دیکر توبہ سے باز رکہتا ہی اور معصیت اور مخالفت طاعت پر جری کرتا ہی کہ مصداق اذا
امنہ فی الدنیا کے ہوکر مخوف الآخرت ہوجاوین مصرع ببین تفاوت رہ از کجا

است تا یہاں تک اب یہہ قول موسوس کا جماعت نے کہا کہ یہہ تخصیص مخالف ہی مذہب
اہل سنت کی انتہی یہہ وسوسہ مبنی ہے اسکی نا فہمی پر اسلئے کہ مراد اس شفاعت
سی شفاعت کاملہ ہے کہ مانع ہو دخول نار سے اور یہہ شفاعت بر سبیل عموم واسطی
خائفین کے خاص ہے مذہب اہل سنت مین اور غیر خائفین کے واسطی یہہ شفاعت
ہو گی تو بر سبیل ندرت اور خلاف عادت الٰہی کے ہو گی نہین تو لا تعد و لا تحصی
اہل اس قبلہ کی جو غیر خائفین ہین دوزخ مین نجاتی جیسکہ بیان ہو چکا عالم ربانی نے
اس شفاعت کاملہ انفع کو مطلق شفاعت کر کے تعبیر کے دو جہت سے ایک ملاحظہ
مقام ترغیب و ترہیب دوسرے جہت یہہ کہ عوام الناس مطلق شفاعت کو ایسے
شفاعت مین منحصر جانتی ہین اور اعتقاد کرتے ہین کہ یہہ شفاعت سب امت کی حق
مین ہو گی اور سب اس شفاعت کی سبب سے دوزخ مین نجاوین کے تو اس لئے
اس شفاعت خاص کے تعبیر مطلق شفاعت سی کی یعنی جسکو تم عوامون مطلق شفاعت
سمجھتی ہو سو وہ ڈر والون کے حق مین ہی نڈرون کی لئی اکثر شفاعت واسطی
اخراج کے نار سے ہو گی تو یہہ موسوس اس مقام پر تین وجہون سے غافل ہوا دو
تو مذکور ہو چکین تیسرے یہہ قول اجماعی جملہ عقلا کا مہما امکن یجب حمل
کلام العاقل علی الصحۃ پھر کیسا عاقل عالم متبحر حافظ قران مجید جسمین یہہ آیت
محکم ہے ان اللہ علی کل شیئ قدیر × اوسکی کلام کو باوجود قرینہ صادقہ
کی حمل کرنا اوپر نفی قدرت کی تو پھر یہہ وہی بیہوشی شراب قہر الٰہی کی نہین تو کیا ہے
مومن صادق کو جو اغراض نفس سے اس باب مین پاک ہے کہا جاتا ہے اور یہہ
قول موسوس کا کہ مرتکب کبیرہ بلا توبہ کی شفاعت ثابت ہی انتہی کبیرہ بلا توبہ کے
شفاعت بطریق کثرت اور عموم کے تو وہ ہے شفاعت ہی کہ واسطی اخراج کے

نار سے ہوگی اور برسبیل خلاف عادت الٰہی شفاعت مانعہ دخول نار سے بھی ہو کہ اللہ
تعالیٰ مالک اور مختار ہے لیکن قواعد شرع سے تو ایسا ثابت ہوتا ہے کہ خاصفین
کی شفاعت برسبیل عادت آلٰہیہ وہ شفاعت مانعہ ہے دخول نار سے اور واسطے
رفع درجات اور کثرت ثواب سکے بھی ہوگی اور انکی غیرون کیے لیے شفاعت بطریق
عادت آلٰہی وہ شفاعت مخرجہ نار سے ہوگی اور کسیکو واسطے حط سیات کی یعنی شفاعت
مانعہ دخول نار سے اور کسیکو واسطے رفع درجات اور کثرت ثواب کی لیکن یہہ دونون
بطریق فلت جیسی کہ عقاید سے مذکور ہو کا حدیث طبرانی سکے ابن عمر دسی مذکور
ہو چکی ہے جمع الجوامع میں اب محققین سنے جو عقاید اہل سنت مین لکہا ہی سو یہہ ہے،
الکفارات والعفو عن الکبایر جایز غیر ان افعال اللہ تعالیٰ
فی الدنیا والاخرۃ علی وجہان موافقۃ لسنۃ اللہ تعالیٰ وکائنۃ
علی سبیل خرق العواید دعفو الکبایر عمن مات بلا توبۃ جائز
من باب خرق العوائد کذلک العفو عن حقوق الناس جایز بطریق
خرق العوائد وھذا وجہ التوفیق بین النصوص المتعارضۃ بادی
الرای اور یہہ قول موسوس کا معتزلہ خاص کرتے ہین مطیعین اور تائبین سکے واسطے
الخ معتزلہ دو قسم شفاعت کی ایک تو مانع دخول نار سے دوسرے مخرج نار سے
قایل نہیں ہین مطیعین اور تائبین سکے ساتھ جو خاص کرتی ہین تو وہ شفاعت ہی واسطے
رفع درجات اور زیادہ ثواب سکے جیسی کہ شرح مقاصد سے مذکور ہو چکا تو یہہ قول
موسوس کا صریح خطا ہے اور عالم ربانی سنے قسم اول کو خاص کیا ہے خائفین سکے
واسطے سو بھی بطریق عموم اور شمول چنانچہ مفصل مذکور ہوا پر موسوس آپ جہل اپنے سے
نابینا ہے **پانچوان وسوسہ قول اسکا پانچوان مقولہ سو**

اوسکا یہہ حال دیکہہ کر بادشاہ کے دلمین اوسپر ترس اتا ہی مگر اپنی بادشاہت
کا خیال کر کی بی سبب درگذر نہین کر سکتا کہ کہین یہ لوگون کی دلمین اس اٰئین
کی قدر نہ گہٹ جاوے الی اٰخرہ جماعت نی کہا کہ یہہ صریح خلاف ہی مذہب اہل
سنت کی اور مخالف کتاب اور سنت کی اور عموم قدرت کا انکار اور اللہ تعالے
کو عاجز اور محتاج ٹہیرانا ہی اہل سنت کی مذہب مین ثواب دینا اللہ تعالی کا فضل ہے
اور عذاب کرنا عدل کچہہ واجب اوسپہ نہین ہے نہ طاعت پر ثواب نہ معصیت پر عذاب
اپنی فضل و کرم سے عاصی کو عذاب نہ دے ہو سکتا ہے اور عفو کبایر سے بی توبہ
جایز ہے معتزلہ جو قایل ہین وجوب کی ان باتون مین مخالف ہین اہل سنت کی ایک دلیل
یہہ بہی لاتی ہین کہ اگر درگذر ے اور سزا نہ دے تو وعید مین خلاف اور خبرون مین
جہوٹ لازم اٰوے وہی طریقہ اختیار کیا کہ کبیرہ کی عفو سے بعد توبہ کی بینہہ
انکار کیا اور اس جرات سے کہ درگذر نہین کر سکتا اسمین معتزلہ سے بہی ترقی
کی شرح مقاصد وغیرہ مین سب موجود ہی انتہی اس وسوسہ مین موسوس نے
چند باتون کا محض ادعا کیا پر اونکو واضح نکردیا سو انکو ہم پہلی واضح کردینگے
پہر منشا اس وسوسیکا جو کلام عالم ربانی ہے کہ اوسکی غلط فہمی سے یہہ وسوسہ
پیدا ہوا ہی اوسکو بیان کرینگی پہر مطلب عالم ربانی کی کلام کا کہ اس وسوسیکی
جڑ کٹ جاوے موسوس نے یہہ جو کہا کہ یہہ صریح خلاف ہی مذہب اہل سنت کی اسلئی
کہ درگذر کرنیکو اللہ تعالی بیکہے بہے سبب ڈہونڈ تا اور موسوس جہنی وسوسی مین کہاکا
کہ اہل سنت کی مذہب مین اللہ تعالی کیے افعال سکے واسطی سبب درکار نہین اور
یہہ جو کہا کہ مخالف ہی کتاب اور سنت کی تو اسلئی کہ مذہب اہل سنت کا موافق ہے
کتاب اور سنت کی جو بات اس مذہب کی مخالف ہوگی وہ خلاف کتاب اور سنت

سکے ہوگئے اور یہہ جو عالم ربانی نے کہا کہ درگذر نہیں کرسکتا یعنی درگذر کرنا مقدور
نہیں تو اسمین عموم قدرت کا انکار ہے تو عاجز اور محتاج سمجھنا بھی لازم آگیا اور
کتاب او سنت مین اللہ تعالی کا صاحب قدرت کاملہ ہونا ثابت ہی اور جب درگذر
کرنا یعنی مغفرت گنہگار کے مقدور نہوئی تو تعذیب عاصی کے واجب ہوئے تو ثواب
بھی مطیع کو واجب ہوگا لعدم القول بالفرق اور اہل سنت کی یہان کچھہ اوسپر واجب
نہیں ثواب دینا فضل ہے اور عذاب کرنا عدل اپنی فضل وکرم سے یعنی بلا سبب
عاصی کو عذاب نہ دیوے ہوسکتا ہے تو یہہ درگذر کرنا بلا سبب ہوا اور عالم ربانی نے
کہا بلا سبب نہین ہوسکتا اور جو یہہ قایل نے کہا کہ وہ شرمندہ ہی اور رات دن
ڈرتا ہی اور آپ کو اپنی سر انکھہ پر رکھہ کر اپنی تئین تقصیر وار اور لایق سزا کے
سمجھتا ہی الخ یہی معنے تایب کے ہین اوسکی حق مین کہا درگذر نہین کرسکتا
تو یہہ مغفرت کبیرہ کی توبہ کے بعد سے نہوئے اور معتزلہ اس عفو کی قایل ہین
تو اسمین معتزلہ سے بھی ترقی ہوئے اور اس جرات سی کہ درگذر نہین کرسکتا
یہان تک توضیح خرافات موسوس کے ہوئے اب جوابات خرافات موسوس کے
سنو یہہ جو موسوس نے کہا کہ اللہ تعالی کے افعال کے واسطی سبب درکار نہین
اس سے اگر یہہ مراد ہی کہ سبب درکار نہین نہ باعتبار جری عادت الٰہی کے نہ واسطی
مراعات حکمت اور مصلحت کے نہ موثرہ بمعنی موقوف علیہ کے یعنی موقوف علیہ نہ بمعنے
لولاہ لامتنع کے نہ بمعنی وجد فوجد بمعنی مصحح دخول فا کی تو یہہ مراد باطل ہے اسلئے
کہ اللہ تعالی نے اپنی افعال کے اسباب آپ مقرر کئی ہین باعتبار جری اپنی عادت
مبارک کے واسطے رعایت حکمت اور مصلحت کے اور باعتبار موقوف علیہ کے نہ بمعنے
لولاہ لامتنع کی بلکہ بمعنی مصحح دخول فا کی یعنی وجد فوجد بلکہ اوجد فاوجد چنانچہ تولد

آپ ذات مقدس اپنی کلام میں فرماتی ہیں وانزل من السماء ماء فاخرج بہ من
الثمرات رزقا لکم بیضاوی میں عطف علی جعل وخروج اثمار بقدرۃ اللہ تعالی ومشیئتہ
ولکن جعل الماء الممزوج بالتراب سببا فی اخراجہا ومادۃ لہا کا
لنطفۃ للحیوان بان اجری عادتہ بافاضۃ صورہا وکیفیاتہا
علی المادۃ الممتزجۃ منہما او ابداع فی الماء قوۃ فاعلۃ وفی الارض
قوۃ قابلۃ یتولد من اجتماعہما انواع الثمار وہو قادر علی
ان یوجد الاشیاء کلہا بلا اسباب ومواد کما ابدع نفوس
الاسباب والمواد ولکن لہ فی انشائہا تدرجا من حال الی
حال صنایع وحکم یجدد فیہا لاولی الابصار عبرا وسکونا
الی عظیم قدرتہ لیس فی ایجادہا دفعۃ انتہی اور بہی بیضاوی
میں بیچ انک انت العلیم الذی لا یخفی علیہ خافیۃ الحکیم المحکم
لمبدعاتہ الذی لا یفعل الا ما فیہ حکمۃ بالغۃ انتہی عقاید عضدیہ میں
ہے داعی الحکمۃ فیما خلق وامر طریقہ محمدیہ میں ہے للعبادات اختیارات
جزئیۃ وارادات قلیلۃ للتعلق بکل من الضدین الطاعۃ والمعصیۃ
وقد جعلہا اللہ تعالی شرطا عادیا لخلقہ افعال العباد انتہی مختصرا
ایک مثال تو ہو چکی اور امثلہ سورہ میں اور سورہ انفال میں فاخذہم اللہ بذنوبہم
سورہ آل عمران میں ہے سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا
باللہ الآیۃ سورہ ق میں ہے قد اللہ ارکسہم بما کسبوا سورہ انعام اور
انفال میں ہے فاہلکنا ہم بذنوبہم سورہ انفال میں ہے فاخرجنا بہ
نبات کل شئی سورہ اعراف میں ہے فانزلنا

ب‍ه الماء فاخرجنا به من

کل الثمرات تمام قران مین صدہا مثالین پائی جاتے ہین ان سب مثالون مین باے
سببیہ ہے شرح مایہ عامل پڑہنے والی ہے اسکو جانتی ہین اور موقوف علیہ نہ
بمعنی لولاہ لامتنع کی بلکہ بمعنی وجد فوجد کہ مصحح ہی دخول فاکا پایاگیا یعنی اللہ تعالی
نی موافق جری عادت کی اور مراعات حکمت اور مصلحت کیے لئی اپنے افعال عادی
کی لئے اسباب مقرر کئی ہین اور خالق سب سببات اور اسباب کا خود وہ آپ ہے
اور اگر مراد یہہ ہی کہ سبب موثر سوا اللہ تعالی کے اور موقوف علیہ بمعنی لولاہ لامتنع
کی افعال آلہی کے واسطی درکار نہین تو یہہ حق ہے پر اس سے نفی مطلق سبب کے
لازم نہین آتی لعنی الخاص لایستلزم نفی العام اور عالم ربانی سے فعل آلہی کے واسطی
سبب موثر سوا اللہ تعالی کے اور موقوف علیہ بمعنی لولاہ لامتنع کی ثابت نہین
کیا تاکہ اعتراض اوسپر متوجہہ ہو اگر موسوس کہی کہ قول قایل کا کر نہین سکتا دلالت
کرتا ہی سلب قدرت پر اس فعل پر بدون اس سبب کے تو سبب موقوف علیہ بمعنی لولاہ
لامتنع کی یا موثر سوا ذات اللہ تعالی کے افعال آلہی کے واسطی اس قایل نے
ثابت کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ اعتراض جو کرتا ہی اوسکو شعور نہین وہ بی شعور
ہی اس لفظ کے استعمال سے یہہ لفظ دو معنون مین آتا ہی ایک معنی اوسکا نفی
قدرت فاعل کے اوس فعل پر جیسی کہتی ہین آدمی نہ اڑتا ہی نہ اڑ سکتا ہی اور کبوتر
مثلا اڑ سکتا ہے اور اڑتا ہے دوسرے معنی نفی اوس فعل کے کہ جسکی کرنے مین
مصلحت فوت ہو جیسی کہتے ہین زبردست جو کم زور کو ایک گالی بہی دیبی تو وہ
کم زور لوٹ کر اسکو بہی حمایتی کے گالی نہین دی سکتا کہ کہین اوسکو مار نہ ڈالی اور یہہ
معنی اوسکی نہین کہ کم زور کے زبان اسوقت گونگی ہو جاتی ہے کہ قدرت اوسکو

کالی پر نہین رہتی انشاء اللہ خان کہتی ہین ع ہمنشین تو جو یہہ کہتا ہی کہ قدر غزل
ہی بہت + اب ہی آوارزہ کب تجکو سنا سکتی ہین + ای نہ او ر سنا دین تجہی ذر تک
اگڑ اپنی بانو دن کی کڑون کو تو بچا سکتی ہین + دوسرے غزل مین کہتی ہین ع
غیر سر گرم سخن ہمسی ہے کیا کیجی بہلا + ہم نہ رہ سکتی ہین اسوقت نہ ٹل سکتی ہین +
تیسرے غزل مین بہی یہہ ہی اور خواجہ میر درد صاحب اور میر تقی کے کلام مین
یہہ بہت ہی پر دو آدین اونکی ہمارے پاس نہین کہ اونسی لکہا جاتا بعد اس تحقیق
کے ظہر ہے جو کوے عالم ربانی پر اعتراض کرے تو وہ مصداق ہوگا اس
طغراکی مصرع کا ع بر خرنی تو ان زخریت عتاب کرد عالم ربانی کے کلام مین بہی
دوسرا معنی مراد ہے اور اس دوسرے معنی کے تعین پر قرینہ یہہ قایم کیا ہے
وہ یہہ قول ہے اوسکا کہ کہین لوکون کی دلمین اس آئین کی قدر نہ گہٹ جاوے
تو اس قرینہ لفظی سے معلوم ہوا کہ اوسکی معنی یہہ ہین کہ در گذر کرنا مقدور تو ہے پر واسطے
رعایت اس مصلحت کی کہ فوت نہو جاوے در گذر نہین کر سکتا تو جیسی پہلی مثال
مین کو نکا ہو جانا زبان کا نہین سمجہا جاتا ایسا ہی یہان سب بے لی مقدور ہونا سمجہنا
بی شعوری ہی تحقیق اس محاورکی یہہ ہے کہ سکتا ہے یا نہین سکتا ہے اصل
معنی اوسکی قدرت رکہتا ہی یا نہین رکہتا لیکن ثبوت اور عدم ثبوت قدرت کا کبہی
باعتبار نفس ذات قدرت کی معتبر ہوتا ہی اور کبہی باعتبار مقارنت مصلحت کے تو اس تقدیر
پر کر سکتا ہی اوسکی معنی یہہ کہ قدرت ساتہہ مصلحت کے رکہتا ہی اور نہین کر سکتا اوسکی معنی یہہ کہ قدرت ساتہہ مصلحت کے نہین رکہتا یعنی جہان
مصلحت اوس فعل کے کرنے مین فوت ہو تو وہان یہہ کہنا صحیح ہے کہ نہین کر سکتا اوسکی
معنی یہہ کہ قدرت ساتہہ مصلحت کے نہین ہی یعنی نفی اس مقید کی باعتبار نفی قید مصلحت
کی ہے اگرچہ مطلق کہ وہ اصل قدرت ہی ثابت ہو اور بیچ ضمن مقید دوسرے کی کہ وہ قدرت

ساتھ عدم مصلحت کے ہی پای جاوے اور یہہ محاورہ صرف ہندی ہی کا نہیں بلکہ
عربے کا بہی محاورہ ہی جیسی کریمہ اذ قال الحواریون یا عیسی ابن مریم
هل یستطیع ربك ان ینزل علینا مائدة من السماء بیضاوی میں یل
یستطیع کے تین توجیہیں ہیں ایک یہہ ہے کہ وقیل هذه الاستطاعة علی ما یقتضیه
الحکمة والارادة لا علی ما یقتضیه القدرة انتہی آیہ میں غور کرنے سے
یہی توجیہہ خوب معلوم ہوتی ہے پر مختصر یہہ کہ سبب بہ نظر قدرت کی درکار نہیں اور نظر
حکمت کی درکار ہے اور یہے مراد عالم ربانی کے ہی یہہ جو مولوی صاحب نے کہا اپنی فضل
وکرم سے عاصی کو عذاب نہ دے ہوسکتا ہی اور عفو کبایر بے توبہ جایز ہے ہم کہتے ہیں
کہ اسکا انکار عالم ربانی نے کب کیا ہے جو یہہ خرافات ذکر کر رہا ہے بنظر حکیم ہونے باری
کی عالم ربانی نے تو یون کہا ہی کہ بے سبب درگذر نہیں کرسکتا بلحاظ مراعات اپنی حکمت کے
کہ کوئی فعل اسکا حکیم کا حکمت سے خالی نہیں تو عاصی کو جو اپنی فضل وکرم سے عذاب
نہ دے اور کبایر بے توبہ کو عفو کردے تو وہان بہی کچہہ حکمت ہوگی پر وہ حکمت غامضہ
ہی کہ کسیکی علم میں نہیں آتی اگر اور سبب نہیں تو وہی حکمت سبب ہے پر اتنا جاننا چاہیے
کہ عفو کبایر بے توبہ سے بے عذاب کے ہوی کم ہوگا اور عذاب کی پیچہے شفاعت کے
سبب عفو بہت ہوگا تو یہہ معتزلہ کے برخلاف ہوا کہ وہ مرتکب کبیرہ بے توبہ کو مخلد فی
النار کہتے ہیں اور وہ معتزلہ جو کہتے ہیں عذاب منقطع ہوجاویگا اونسے یہہ فرق ہے
کہ ہم ہر شخص کے حق میں احتمال مغفرت کا بلا دخول نار کے کہتے ہیں کہ جسکو چاہی مغفرت
کردی بخلاف اونکی اور بعد دخول نار کے ہم سبب خروج کا شفاعت کہتے ہیں بخلاف
اونکی کہ وہ اس شفاعت کی قایل نہیں اور یہہ قول مولوی صاحب کا او غضب یہہ کیا کہ
کبیرہ کے عفو سے بعد توبہ کے سے انکار کیا یہہ قول محض وسوسہ ہے اور غلط

نہیں بادشاہ دکھلا کہ اسمین انکار ہو عفو کا بلکہ صریح عفو کا اثبات اور اقرار ہے پر عفو کی
کیفیت بیان کی ساتھہ وہ یہہ کہ مذنب خائف کی عفو کی ساتھہ مراعات حکمت اور
مصلحت کی بہی چاہیئے جو لایق ہی شان حکیم کے کہ کوئی فعل اوسکا خالی حکمت سے
نہیں ہوتا جیسیکہ مقرر ہے اور بعنیا وے مین مذکور ہو چکا اور مراعات حکمت کے
یون ہی کہ ایک مصلحت اور حکمت کو سبب بنا کر عفو کیجئے اور وہ حکمت کہ جسکو سبب
بنایا وہ شفاعت ہی اور اگر یون نکیجئے تو آئین بادشاہ کی قدر لوگون کے دلون سے
گہٹ جاوے اور محض مطیع فرمان بردار اور یہہ مجرم خایف برابر ہو جاوین اصلی
نجات تو دونو فریق کو دی پر اول کو بلا شفاعت کہ حاجت اونکو اس شفاعت کے
نہتی اور دوسرے فریق کو شفاعت کی ساتھہ اسمین آئین بہی باقی رہے اور
شفیعون کی عزت اور درجات زیادہ بڑہی اور دونو فریق برابر بہی ہوئے
فرق رہا تو یہہ بڑے حکمت اور مصلحت ہوئے اور یہہ وسوسہ موسوسکا کہ اس
جرات سی درگذر نہین کرسکتا انتہی یہہ تو مذکور ہو چکا ہے کہ اسکی معنی یہہ ہین
کہ بی سبب عفو کرنے مین قدرت تو ہے پر مصلحت اوسکی ساتہہ نہین تو نفی نفس
قدرت کی اس لفظ سے سمجہنا حضو صا جو ساتہہ قرینے کے ہو کہ یہان نفی ہو نا
مصلحت کے ساتہہ قدرت کی مراد ہے نہ نفی قدرت کی تو یہہ سمجہہ محض حمق
اور بی شعوری ہی جیسیکہ بیان ہو چکا اور یہہ قول موسوس کا کہ اسمین معتزلہ
سی بہی ترقی کے الخ یہہ حمق در حمق ہی اور بے شعوری پر بی شعوری ہی ابہی
مکرر معلوم ہوا کہ اوسکی معنی تو یہہ ہین کہ بی سبب درگذر کرنے مین مصلحت نہین
ہی اور حکیم کا کوئی فعل خالی مصلحت سی نہین ہوتا اور یہہ معنی نہین ہین کہ بی سبب
عفو کریے تو اسمین قدرت نہین اسلئے کہ قرینہ مانعہ اس ارادے سے عالم ربانی نے خود

اسی کلام مین اپنی ذکر کر دیا ہے جیسیکہ مذکور ہو چکا اور باقی کلام متعلق اس مقام کا
چھٹی وسوسہ کے دفع مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی **چھٹا وسوسہ قول**
موسوس کا چھٹا مقولہ بی سبب درکند نہین کرسکتا جماعت نی کہا
یہہ بہی مخالف ہے اہل سنت جماعت کی مذہب سے اللہ تعالی کے افعال کے واسطی
سبب درکار نہین معتزلہ جو قایل ہوئی وجوب تعلیل کے واسطی افعال آلہی کے
اہل سنت نی اونپر رد کیا شرح مواقف وغیرہ مین مفصل لکہا ہے قول اس موسوس
کا چھٹا مقولہ بی سبب درکند نہین کرسکتا الی قولہ سبب درکار نہین اسکا دفع تو اس سے
پہلی پانچوین وسوسہ کے دفع مین معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ تعالی نے آپ اپنے کلام
قدیم مین اپنی افعال کے سبب فرمائی ہین اور تمام عالم مین اوس خالق حکیم نے سب
مسببات کو اونکی اسباب سی مربوط اور منوط کر کے اون سبکو پیدا کیا ہے تو اوسمین
اوس حکیم علیم قادر کامل القدرت کی عظمت اور حکمت معلوم کر کے عباد کہتی ہین ربنا ما
خلقت هذا باطلا - توپہر اس بیہودہ کی کہنی سے اللہ تعالی کے افعال کو سبب
درکار نہین یہہ لازم آیا کہ جو چیز اوس خالق تعالی کو اپنی افعال کے لئی کسی وجہ
سی بجہہ درکار نہ تہی گو بنا بر مصلحت درکار ہوتی وہ اوسی اپنی کار مین لایا دہوکا تر
دوسرے اس جہالت کو دیکہو کہ دعوی تو نفی سبب کا اور نفی تعلیل کے جو اہل سنت نے
کی ہی نفی اوسکی ٹہیرائی تو اس سے ثابت ہوا کہ سبب اور علت اسکی نزدیک ایک ہے
جیسی اصطلاح فلسفی کے ہی پہر یہہ موسوس اتنا نہین جانتا کہ اصطلاح شرعی مین سبب
اور علت دونون الیسمین مباین ہین جیسی انسان اور فرس علت کی مفہوم مین تاثیر
یا باعث ہونا معتبر ہے سبب کی مفہوم مین نفی تاثیر کے یا باعث ہونی کے ایک مباین کے
نفی سے دوسرے مباین کی نفی لازم نہین آتی بلکہ کبہی جمع ہوتے ہین جیسے زید انسان

ہی اور لازم کلام یہان فلسفیات مین نہین کہ اوسکی اصطلاح پر کلام کے بنا ہو بلکہ
شرعیات مین ہے تو اوسیکی اصطلاح چاہیے پہر معتزلہ جو تعلیل کے قایل ہین اور
اہل سنت نے اوسپر رد کیا یعنی تعلیل باطل کیے تو وہ تعلیل ہے ساتہہ علت غایے
کی وہ علت غایہ کہ موثر ہوتی ہے فاعلیت مین فاعل کے یا تعلیل ہے ساتہہ
غرض کے وہ غرض کہ فاعل اوس غرض سے اپنی تکمیل کرتا ہے اور اللہ تعالے
اون دونون سے منزہ ہے تو وہ متعقل ہے کسی علت غائی سے نہ وہ مستکمل
کسی غرض سے جیسی کتب عقاید مین مذکور ہے نہ مطلق تعلیل کہ وہ جایز ہے اسلئی
کہ ماتریدیہ کی یہان افعال الٰہی معلل ہین ساتہہ مصالح عباد کے لیکن اصلح
اونکی نزدیک اللہ تعالی پر واجب نہین بخلاف معتزلہ کے کہ وہ واجب کہتی
ہین تو دونو مذہبون مین فرق ہو گیا بلکہ بعضی ماتریدیہ نے فرمایا ہی کہ جو کوئے
تعلیل سے انکار کرتا ہے تو وہ نبوت کا منکر ہے تو دعوی اور دلیل +
موسوس کے دونو غلط ہوئے اب وہ باتین جو ہمنی اس موسوس کے تغلیط کے
لئی ذکر کے ہین اونکی سند سنو صدر الشریعت رح نی جو ماتریدی ہین فرمایا ہے و
اما القسم الثانی من الحکم وھو الذی یکون حکما بتعلق شیی
لشیی اخر فالشیی المتعلق ان کان داخلا فی الاخر فھو رکن والا
فان کان موثرا فیہ علی ماذکرنا فی القیاس فعلۃ والا فان
کان موصلا الیہ فی الجملۃ فسبب والا فان توقف علیہ وجودہ
فشرط والا فعلامۃ اقل من ان یدل علی وجودہ فعلامۃ انتہی
دیکہو علت مین تاثیر اور سبب مین عدم تاثیر معتبر کیے تو آپس مین متباین ہو گئی اور
دوسرے جگہہ فرمایا ہے العلۃ قبل المعرف دلیشکل بالعلامۃ اختلفوا

فی تعریف العلة فقال البعض هی المعرف ای ما یکون و الا علم
وجود الحکم و قالوا العلل الشرعیة کلها معرفات لانها لیست
فی الحقیقة بموثرة بل الموثر هو الله تعالی قلنا یدخل العلامة
فی تعریف العلة و لا یبقی الفرق بینهما لکن الفرق ثابت لان
الاحکام بالنسبة الینا مضافة الی العلل کالملک الی الشراء و
القصاص الی القتل و لیست الاحکام مضافة الی العلامات
کالرجم الی الاحصان فلا بد من الفرق بین العلة و العلامة
و قیل الموثر و هی فی الحقیقة لیست بموثرة اعلامات البعض عرفوا
العلة بالموثرة و المراد بالموثر ما به وجود الشیء کالشمس للضوء
و النار للاحراق و البعض ابطلوا تعریف العلة بالموثر بانها فی الحقیقة
لیست بموثرة بل العلل الشرعیة کلها معرفات لان الحکم قدیم فلا
یوثر فیه الحادث و الجواب عن هذا انا قد ذکرنا ان الحکم المصطلح
موثر حکم الله تعالی فان ایجاب الله تعالی قدیم و الوجوب حادث
فالمراد من الموثر فی الحکم لیس انه موثر فی الایجاب القدیم
بل فی الوجوب الحادث بمعنی ان الله تعالی رتب بالایجاب
القدیم الوجوب علی امر حادث کالدلوک مثلا و المراد بکونه
موثر ان الله تعالی حکم بوجوب ذلک الاثر بذلک الامر کا
القصاص بالقتل و الاحراق بالنار و لا فرق فی هذا بین العلل
العقلیة و الشرعیة فکل من جعل العلل العقلیة موثرة بذاته و انما
یجعل الشرعیة کذلک و هم المعتزلة فکما کان النار علة الاحراق

عندهم بالذات بل بخلق الله تعالى الاحراق كان القتل
العمد بغير حق علة لوجوب القصاص ايضا عقلا وكل
من جعل العلل العقلية موثرة بمعنى انه جرى العادة الا
لهية بخلق الاثر عقيب ذلك الشئ كخلق الاحراق عقيب
مماسة النار لا انها موثرة بذواتها يجعل العلل الشرعية
كذلك بانه حكم انه كلما وجد ذلك الشئ يوجد عقيبه
الوجوب حسب وجود الاحراق عقيب مماسة النار فان
المتولدات بخلق الله تعالى عند اهل السنة والجماعة
على ما عرف فى علم الكلام الا ان يقال بالنسبة الينا فان
الاحكام يضاف الى الاسباب فى حقنا فانا مبتلون بنسبة
الاحكام الى الاسباب الظاهرة فيجب القصاص بالقتل و
ان كان فى الحقيقة المقتول ميت باجله ففى ظاهر الشرع
الاحكام مضافة الى الاسباب فهذا معنى كونها موثرة
وقيل الباعث لا على سبيل الايجاب بعض الناس
عرف العلة بالباعث يعنى يكون باعثا للشارع على شرع
الحكم كما فى قولك جئتك لاكرامك الاكرام باعث على
المجئ والقتل العمد باعث للشارع على شرع القصاص صيانة
للنفوس وقوله لا على سبيل الايجاب احترازا عن مذهب
المعتزلة فان العلة يجب على الله تعالى شرع الحكم عندهم
على ما عرف ان الاصلح للعباد واجب على الله تعالى عندهم

اي المشتمل على حكمة مقصودة للشارع فی شرعیة الحکم
وهذا التفسیر الباعث لا على سبیل الایجاب فالمراد من
الحکمة المصلحة والمراد من کونه مشتملا على الحکمة ان
ترتب الحکم على هذا العلة محصل للحکمة فان العلة لوجوب
القصاص القتل العمد العدوان ولا یتصور اشتماله على
الحکمة الا بهذا المعنى من جلب نفع ای الى العباد اودفع ضرر
ای عن العباد فهذا مبنی على ان افعال الله تعالى معللة
بمصالح العباد عندنا مع ان الاصلح لا یکون واجبا علیه
تعالى خلافا للمعتزلة وما ابعد عن الحق من قال انها غیر
معللة بها فان بعثة الانبیاء علیهم السلام لاهتداء الخلق
واظهار المعجزات لتصدیقهم فمن انکر التعلیل فقد انکر
النبوة **وقوله تعالى** وما خلقت الجن والانس الا
لیعبدون وما امروا الا لیعبدوا الله وامثال ذلک کثیرة
فی القرآن ودالة على ما قلنا وایضا لو لم یفعل لغرض اصلا
یلزم العبث ودلیلهم انه ان فعل لغرض فان لم یکن حصول
ذلک الغرض اولى به من عدمه امتنع منه فعله وان کان
اولى به کان مستکملا به فیکون ناقصا وقد قیل علیه انه
انما یکون مستکملا به لو کان الغرض راجعا الیه وههنا راجع
الى العباد واجابوا عن ذلک بان تحصیل مصلحة العبد و
عدمه ان استویا بالنسبة الیه لا یکون غرضا له وداعیا

لہ الی الفعل لانہ حینئذ یلزم الترجیح من غیر مرجح وان لم یستو یا بالنسبۃ الیہ یکون فعلہ اولی فیلزم الاستکمال اقول ھذا الجواب غیر مرضی لانا لا نسلم ان یستو یا بالنسبۃ الیہ لا یکون غرضا وداعیا ولا نسلم ان الترجیح من غیر مرجح لم لا یجوز ان یکون الاولویۃ بالنسبۃ الی العباد مرجحا علی ان الترجیح من غیر المرجح لزم من مذھبکم انتہی علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود اشعریہ ہونیکے اس قول کو صدر الشریعت نے قبول کیا اور اسپر استدلال فرمایا یوں کہا ومن انکر التعلیل فقد انکر النبوۃ لان تعلیل بعثۃ النبی علیہ السلام باھتداء الخلق لازم لھا وکذا التعلیل اظہار المعجزۃ علی ید النبی علیہ السلام بتصدیق الخلق وانکار اللازم انکار للملزوم لانتفاء الملزوم بانتفاء اللازم انتہی تو معلوم ہوا کہ علامہ کے نزدیک بھی یہی تعلیل حق ہے اس مسئلے مین تین مذہب ہین ایک یہہ کہ افعال آلہی معلل ہین ساتھہ علت غائیہ اور غرض کے اسلئے کہ فعل خالی غرض اور غایت سے عبث ہے اور اللہ تعالی کا فعل عبث ہونے سے منزہ ہے یہہ مذہب معتزلہ کا ہے دوسرا یہہ کہ معلل نہین اس لئے کہ علت غائی علت ہوتی ہے فاعلیت فاعل کی اور غرض مکمل ہوتے ہے فاعل کے اور اللہ تعالے منزہ ہے اس سے کہ اپنی فاعل ہونے مین منفعل ہو کسی علت غائے سے یا مستکمل ہو کسی غرض سے ان اللہ غنی عن العالمین اور فعل خالی غرض سے تو عبث ہوتا ہے کہ مشتمل حکمت اور مصلحت پر نہ ہو سو فعل آلہی اگرچہ خالی علت غائے

اور غرض سے ہے پر خالی حکم اور مصالح عباد اور مخلوق سے نہین تو عبث
نہوا یہہ مذہب ہے اشاعرہ کا تیسرا یہہ کہ فعل الٰہی معلل نہین ساتہہ اوس
علت غائی کی کہ علت ہو فاعلیت فاعل کے اور نہ ساتہہ اوس غرض کے کہ موجب
تکمیل فاعل کے ہو پر معلل ہین ساتہہ حکم اور مصالح عباد اور مخلوق کے سو یہہ حکمت
اور مصلحت غرض اور علت غائی ہوئے بمعنی باعث کی اوپر فعل کے نہ وہ معنی باعث
کا جسکو اشاعرہ رد کرتے ہین کہ فاعلیت فاعل کے علت یا موجب تکمیل فاعل کے
بلکہ اس معنی کر جو صدر الشریعت نے عبارت منقولہ مین فرمایا ہے یہہ مذہب تیسرا
ماتریدیہ کا ہے اور اسی مذہب کو صدر الشریعت نے مدلل کیا یہہ تینون مذہب اس
عبارت مین جو ہمنے نقل کے مذکور ہین مذہب ماتریدیہ کا جو سواد اعظم اس امت مرحومہ
کی ہین وسط ہی مذاہب ثلاثہ کا نہ اسمین اثبات تعلیل کا بطور معتزلہ کے نہ انکار تعلیل کا
بالکل بطور اشاعرہ کے بلکہ تعلیل ہے پر حکم اور مصالح عباد اور مخلوق کے ساتہہ اب
جرح اور تعدیل مقدمات دلیل ماتریدیہ کے طول چاہتا ہی اور غرض ہے اس سے
متعلق نہین اس لئی کہ مقصود تو صرف مذاہب کا بیان ہی وہ تفصیل فی الجملہ کے
ساتہہ بیان کر دیا اب ثابت ہوا کہ افعال الٰہی کے اسباب تو نصوص قطعیہ قران
مجید سے ثابت ہین منکر ان اسباب کا منکر ہی نصوص قطعیہ قران کا ایسی منکر کا
جو حکم شرع مین ہی علما جانتے ہین پر یہہ گمراہ انکار کرنی مین نص قطعی قران کی سے
کچہہ اندیشہ نہین کرتا جیسی نص قطعی قل لا یعلم من فی السموٰت والارض
الغیب الا اللہ اسنی اسکا اپنی رسالہ مین جسکا نام جواہر منظومہ ہے انکار کیا ہے
اور ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین منکر اس نص کے کو کافر کہا ہے بیت اوس
رسالہ کے یہہ ہے **بیت** الغرض ہر امتی پر ہی جلی * غیب دانی غیب کو سے آپ کے

عبارت ملا علی قاری سکے شرح کی یہہ ہے ثم اعلم ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالے احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسامرۃ اور ایسا ہی ہے یہہ قول حق تعالی کا ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء بیان اسکی خطا کا یہہ ہی کہ جس مغیبات کی کوئی خبر دی کسیکی اعلام اور اخبار سی تو اوسکو غیب دانی اور غیب گوئی نہین کہتی جیسی کوئی اندلس کا حال مثلا سیحون سی سنکر بتادی تو اوسکو نہ کہینگی کہ یہہ غیب دانی اور غیب گوہے ہی انبیا علیہ السلام کو اعلام الہی سے غیب معلوم ہوتا تھا تو اوسکو غیب دانی اور غیب گوئی نہین کہتی کہ یہہ منافی ہی نفی علم غیب کو جو مضمون دو نو آیت کریمہ کا ہی اسباب فعل الہی کے تو ثابت ہین قران مجید مین باقی رہا کلام تعلیل مین سو وہ بہی موافق مذہب سواد اعظم کے ثابت ہوا اب صاف اور صریح ثابت ہو گیا کہ یہہ جو اس موسوس نی چہٹی وسوسہ مین کہا ہی کہ نہ افعال الہی کے اسباب نہ تعلیل پہر اس سی عالم ربانی پر طعن کیا سو صرف وسوسہ خناس ہے اللہ تعالی اپنے عباد مومنین کو اس سے بچاوے جیسیکہ فرمایا ہی ان عبادی لیس لک علیہم سلطان حاصل کلام عالم ربانی کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی کو ہر چیز پر قدرت ہی اور ہر فعل مین حکمت ہی کیونکہ وہ تو قدیر و حکیم ہی تو اعتقاد نفی قدرت کا جیسے ضلالت ہی انکار نفی حکمت کا بہی ویسی ہی گمراہی ہے اسیواسطی اللہ تعالے مغفرت کی واسطی بہی کچہہ سبب پیدا کردیگا جیسی شفاعت اور معتقد دو نو کا جیسا

قدرت اور حکمت کا وہی مہتدی ہے اور راشد ہی اور یہی مذہب ہی خواص اہل سنت
اور جماعت کا یعنی صوفیہ کرام کا اس مذہب کی بیان میں حضرت ابو سعید ابو الخیر
رحمۃ اللہ علیہ کی ایک رباعی ہی اور بعضی اولیا اللہ نے اوسکی شرح کیے
ہی تو وہ رباعی اور وہ شرح یہان نقل کرنا مناسب ہے کہ دسوسہ خناس کے جڑ کٹ
جاوے ؂ زلفش بکشی شبی دراز آید از دو + چون بگذاری چنگل باز آید از دو +
گر یک گرہ از پیچ و خمش بکشای ؂ عالم عالم مشک طراز آید از دو + گویند این رباعی را حضرت
شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ در سر قضا و قدر گفتہ است بخاطر فاطر در حل آن
چند وجہ مخطور می گردد وجہ اول آنکہ حضرت حق سبحانہ بحکمت بالغہ خویش قدرت
کاملہ خود را در پردہ حکمت مستور ساختہ است و اسباب را کہ مقتضای حکمت است
روپوش قدرت گردانیدہ و بنصوص قاطع دعوت بر قدرت خود نمودہ و نیز دلالت
بر ابقای سنت و حکمت فرمودہ و کمال را بجمع میان سبب و مسبب نمود و بدین سبب
ستایش حضرت یعقوب علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ جمع نمود میان ہر دو در
کتاب مجید خود کرد جائیکہ گفت انہ لذو علم لما علمناہ ولکن اکثر الناس
لا یعلمون پس ہر کہ نظر او بر عالم حکمت مقصور شود در بند اسباب ماند و بقدرت
مسبب حقیقی جل سلطانہ پی نبرد ضال شود و عالمی را بگمراہی برد و ہر کہ سبب را از میان
مطلقا بر داشت و از حکمت حکیم مطلق عز برہانہ چشم پوشید کارخانہ بزرگ خداوندی
را عز و جل معطل ساخت و کار اہل عالم بند نمود و ہر کہ سبب را در میان آورد و موثر
حقیقی در جمیع اشیاء فعل حق را جل و علا دید بمرکز حق مہتدی گشت و از ہر دو مہلکہ از
وعالم را بہدایت کشید زلف کہ در مجاز ساتر روی محبوب است در رباعی حضرت شیخ
گویا کنایہ از حکمت است کہ روپوش قدرت است اگر اورا برروی قدرت بکشی و قدرت

رابان مستور سازیے یا انرا انجو دکشی وبان درآویزیے وبی بقدرت بنہ سیے شبے
در ان آید از وبعنی تاریکی وگمراہی کہ راہی بنور ہدایت ندارد از ان پدید آید چون بکلام
یعنی حکمت را از دست بدہی و اسباب را مطلقا فرو گذاریے چینکل باز آید از ویعنی
تنگی وانقباض باوجود وسعت وبسط پدید آید گر یک گره از پیچ وخمش بکشایے
یعنی اگر سبب را ایجاد اریے وگره پیچ وخم انرا کہ عالمی بان بند گشتہ واز پیچ
ان راہی نیافتہ وبحقیقت معاملہ نشنافتہ بکشایی واز بندش وا ریے وبحقیقت
بشناسی باسم اینکہ در ایجاد اسباب مودع است کره را از روی آن بکشایے و
بیران اسرار اطلاع یابے از ضیق طریق خلاص شوییے وبنشاه راه حصول نعم
ذی الجلال درآی وعالمی را راہنما گردی چنانچہ گفتہ است عالم عالم مشک طراز آید از رو
یعنی زلف کہ سبب ضلالت جمع کثیر است درین وقت وسیلہ ہدایت ورہنمونی شدگر
مشک طراز کنایہ از ان است یعنی دو ما درین وقت حاصل مراین کس را از ان زلف
مشک طراز است چہ مشک طراز چہ نیکو است کہ در افاق انتشار می یابد وعالمی بان
از ضلالت بہدایت می آید انتہی الوجہہ الاول جو سب وجوہ کی ذکر کرنی بین تطویل
بلا ضرورت ہی اس لئی کہ ہمارے مطلب کے ثبوت بین وجہ اول کافی ہیے
تو اسی ایک وجہ پر اکتفا کی گئی ساتوان وسوسہ قول باس

سوسس کا ساتوان مقولہ

ایک شخص کے تعریف بین لکہا
ازبسکہ عالی حضرت ایزد ونبود ونظرت الخ یہہ وسوسہ ذکر کیا جاتا ہے سب پہلی وسوسہ
اضعف اور اوہن من حیث الثبوت ہی بیان یہہ اقتباس بالو ہیے وان اوہن
البیوت لبیت العنکبوت پہلی دفع سے اس وسوسہ کے کئی باتین سننی چاہئین کہ
وہ مقدمات دفع کی ہین ایک بات یہہ ہیے کہ ایک شخص نے حضرت مجدد ومانہ سیفرخم

یعنی نیز مریں مصدرسے کی مراد اس خناس سے کے ہین حضرت ممدوح ابقی اللہ تعالے
ظہور آثار ہدایۃ الی یوم البعث والنشور سید السادات بکمال تقوی متقی اہل زمان
خاندان عالی اونکی جناب کا تقوی ہے اور اتباع سنت مین مشہور آفاق لاکہ آدمی
دست حق پرست جناب اونکی سے اور دست خلفاؤن کے سے مہتدے اور تائب
کفر اور شرک جلی اور خفی اور بدعات اور دوسرے کبایر اور صغایر سے ہوئے
اس خناس نے ظاہر مین تکفیر عالم ربانی سے کرے اسلیے کہ کہا بعضون نے ایسی
کلام کرنیوالی کو کافر ہے کہا اور ایما اس بی ادبی کی اوس حضرت عمدہ اولاد
حضرت رسول اور بتول کے طرف ہاکہی صلی اللہ علیہ وعلیہما وعلی سایر آلہ وسلم
تو یہہ وہی بات ہے کہ ہمنی مقدمہ مین کہی ہی کہ یہہ جامع ہے رفض اور خروج کو
اوسکی معنی یہہ کہ از روی تقیہ کے یہہ سنی حنفی اور باطن مین رافضی غالی اور
بی ادبی مین سادات کی متبع خارجیون کا گویا خارجی ہر چند یہہ تینون فرقی آپس مین
اضداد ہین پر حیثیات مذکورہ سے جمع ہونا ہو سکتا ہے ایک اسم پر سبیل حقیقت
و مجاز اور یہہ جو نام حضرت ممدوح کا نلیا اور پردی مین بی ادبی کے اسکی دو سبب
ایک یہہ کہ مرید اور معتقد اونکی ہر شہر اور قریہ مین ہین تو مبادا اسکو سزا ملہ پہونچی
دوسرے یہہ کہ خوف اپنی مذہب والون کا کیونکہ بعضی شیعہ جو بیوقوف ہین وہ
سید سنی کو سید نہین جانتی اور بی ادبی کرتے ہین پر وہ جو اپنی مذہب کی متقی ہین
وہ کہتی ہین کہ اعتقاد اور نسب اور وہ سید سنی کو یہہ ایذا نہین دیتی دوسرے
یہہ بات ہے کہ ایک تشبیہ ہے اور ایک تسویہ ان دونون مین فرق ہے تشبیہ مین
مشبہ کو مشبہ بہ پر وجہ تشبیہ مین فوقیت اور قوت ہی حقیقۃ یا ادعاءً بخلاف تسویہ کہ
ایک مساوی کو دوسرے پر نہ فوقیت نہ قوت اور یہہ نزدیک علماء بیان کی ظاہر ہے

یہان اوسکی تفصیل مین اطناب ہی خلاف مقتضای مقام کے تیسرے یہہ بات کہ تشبیہ سے
خصوصا بطور اطلاق کے ساتہہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے جو ترفیع
اور اثبات رفعت مرتبہ مین منظور ہو اور پہر وہ مشبہ اہل دنیا سی ہو جیسی اکثر شعرا کرتے
ہین تو یہہ البتہ کفر ہی اور کمال بے ادبی اور جو منظور تشبیہ سے خصوصًا یو وجہہ مخصوص
مین ہو یہہ بطور تحقیق کی یعنی بیان واقع اور ثبوت نفس الامری رفعت مرتبہ کے ہو یہہ
وہ بہی بطور تبعیت اور تاسی کے پہر وہ تبعیت بہی طبعی ہو جیسی اولاد مین اپنی آباو
امہات کے یا تبعیت اختیاری جیسی کاملین اولاد اور امت مین جو قدم بقدم حضرت
سید المرسلین کے ہون صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور متبع کتاب اور سنت کے پہر
دونو تبعیتین جو جمع ہون تو اوسکی کمالات اور فضایل کا تو کیا کہنا چاہیی جیسی حضرت
مجدد ممدوح مین اور کچہہ کم کر کے عالم ربانی ہین حق تعالی فرماتا ہے قل ان
كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله اس سے ثابت ہوا کہ متبع رسول اللہ
کا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم محبوب آلہی بن جاتا ہی پہر کونسی نعمت ہے جو اپنے
محبوب کو موافق حکمت کی عنایت نہوگی اس اتباع مین مجدد مائۃ ثالثہ عشرہ بلکہ صد ہا سال
خاندان عالی حضرت ممدوح کا شہرہ افاق ہی مگر اوسکا جاہل اور کاذب نزدیک خلایق
کی اور یہہ جو ہمنی کئی دعوے کئی کتاب اور سنت مین اور کلام اولیا اللہ مین موجود
اور مذکور مین ایک آیت تو مذکور ہوئے اور ذکر اوسکا ہم آگی کرینگے انشاء اللہ تعالی
اور شفا مین جو ہے قاضی عیاض کے وجہہ خامس اور سابع مین ہی اسکا خلاف نہیں
ہی یہہ خناس اگر ایسا نہوتا تو شفا پر حوالہ نکرتا اوسی شفا کو دیکہہ کر ناسمجہی سے مریض
مرض موت اخرت کا ہوا جیسی اوسکا بہی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی یہہ ایسا جانتا ہے
کہ کسی نے شفا نہین دیکہی مین بی علمون کو فریب دیدونگا اور بعضون کو دیا ہے

دیا بعد ذکر قرآن او حدیث اور کلام اولیاء اللہ کے عبارت شفا کے بہی مذکور ہوکے
اور معنی اسکا ظاہر کیا جاویگا ان شاء اللہ تعالی اللہ تعالی نے فرماتی ہی واما بنعمۃ ربک
فحدث تو اس سے تحدیث سابقہ نعمت رب کے اپنی حبیب پر واجب کیے اور فرمایا لکم
فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اس تحدیث کو امت پر بہی واجب کیا تفسیر مظہری مین بعد کئی
حدیثون کی یہہ حدیث ہی وعن النعمان بن بشیر قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول علی المنبر من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر
ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ والتحدیث بنعمۃ اللہ شکر
وترکہ کفر والجماعۃ رحمۃ اللہ والفرقۃ عذاب رواہ البیہقی
ھذہ الاحادیث تقتضی شکر المشایخ والاساتذۃ وحسن
الثناء علیہم رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور بعد کئی سطرون
کے ہی مسئلہ تحدیث النعم شکرا من ھذا القبیل الی قولہ من طین اس
مذکور سے ثابت ہوا کہ عالم ربانی نے رحمۃ اللہ علیہ کا قول شکر ہے اور ادا واجب اور
منکر اسکا جاہل گویا منکر کریمہ مذکورہ کا اور جو اس خناس نے اسکو بے ادبی کہا ہے وہ
خطا ہے جیسی مجمل تو مقدمات مین معلوم ہوا مفصل یہہ کہا جائیگا اب تشبیہ بردجہ
تحقیق کا بیان سنو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ شان مین حضرت سبط
اکبر کے فرماتے ہین بابی اشبہ بالنبی لیس شبیہا بعلی وعلی یضحک اور
بخارے مین بہی اسی مضمون سے حدیث مروی ہے اور سبط اصغر مین یہہ
قول انس سے مروے ہی علمانے درمیان دونون کے توفیق کرتے ہی یہہ مقام
اوسکی بیان کا نہین مطلب پہلی قول حضرت صدیق رضی کے ین ہے کہ حضرت صدیق نے
وفور الواسطہ کے تشبیہ سابقہ نبے علیہ الصلوۃ والسلام کے دی ہے یعنی اشبہ فرمایا

اسکی تشبیہ کرکمال مشابہت ہی جیسی علم ربانی کہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا ہے اقتدوا من بعدی بابی بکر و عمر اور حق تعالی فرمایا
وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا اور ہے مشکوۃ مین
باب بلوغ الصغیر حضانتہ کی پہلی فصل مین حدیث متفق علیہ مین ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب کو اشبہت خلقی وخلقی تو جو علم
ربانی سے تشبیہ بر وجہ واقع فرزند رسول اللہ بالواسطہ کے یعنی حضرت سید احمد علیہ
الرحمۃ والغفران کے جو فرزند جسمی اور روحی دونوں ہین حضرت رسول اللہ کے
حضرت رسول اللہ سے ہی صلی اللہ علیہ وسلم تو شکر ہے اللہ تعالے کا اور یہ
موافق اجازت اللہ رب العالمین اور حضرت رسول رب العالمین کے ہی صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم مگر اوسکا منکر دونون اجازتون کا ہی اور منکر اللہ تعالی کے
شکر کا اسکا حکم جو شرع مین ہی علما جانتے ہین تفسیر مظہری مین پنجی کریمہ و
صدقت بکلمات ربھا وکتبہ وکانت من القٰنتین کی مذکور
ہی عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمل
من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا اسیۃ امراۃ فرعون
ومریم بنت عمران وان فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر
الطعام رواہ احمد والشیخان فی الصحیحین والترمذی وابن
ماجہ ورواہ الثعلبی وابو نعیم فی الحلیۃ بلفظ کمل من الرجال کثیر
ولم یکمل من النساء الا اربع اسیۃ بنت مزاحم امرءۃ فرعون ومریم
بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وفضل عائشۃ
علی النساء کفضل الثرید علی الطعام قلت لعل المراد بالکمال الا[illegible]

الی کمالات النبوۃ ومافوقہا وروایۃ الصحیحین کانہا اخبار عن
الامم الماضیۃ حیث کثر الانبیاء فیہم ولم تبلغ درجۃ کمالات
النبوۃ من النساء الا آسیۃ ومریم انتہی اور اسی کے موافق ایک سو
چوہتروین مکتوب حضرت شیخ محمد معصوم ابن امام ربانی اویسی رحمانی کاشف اسرار
سبع مثانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہما کی مین ہی مخدوما بزرگان
باعمل بسنت اختیار کردہ اند وازبدعت اجتناب فرمودہ امور یکہ دروین محدث
گشتہ است ہرچند بظاہر درباطن نافع نماید بران عمل نمی نمایند واتباع سنت
راگرچہ درحقیقت سود نماید ازدست نمی دہند لہذا کارخانہ ایشان بلند آمد پیش طالبان
وحصول شان مرتفع گردید وبدایۃ اینہا نہایۃ آمیز گشت وازحقیقت کار آگاہی یافتند
وازظلال گذشتہ باصل پیوستند وازکمالات مخصوصہ انبیا علیہم التحیات والتسلیمات
بہرہ کامل گرفتند وحکم نمودند کہ نبوت افضل از ولایت است اگرچہ ولایت آن
نبی بود وحکمی کہ برخلاف آن بود برسکر وقتی محمول داشتند اگرچہ شمہ از حقیقت
معاملہ این اکابر درمیان آرد نزدیک است کہ نزدیکان دور سے جویند وواصلان
راہ ہجر پویند مستمع ازہوش رود ومتکلم راتاب نماند ۔ فرمود حافظ این ہمہ آخر
بہرزہ چیست ہم قصہ غریب وحدیث عجیب ست ۔ متشابہات قرآنی سریست ازان
ومقطعات فرقانی ایائیست بابت این دولت باصالت نصیب انبیاء کرام است علیہم
الصلوۃ والتسلیمات وکمل ورثہ راازاتباع این بزرگوران نیز نصیب ست بوراثت
ولو علی سبیل القلۃ والندرۃ فعلیک باتباع خاتم الرسل علیہ و
علیہم الصلوۃ والتسلیمات والسلام علیکم وعلی من لدیکم دیکھو
تفسیر اور حدیث اور مکتوب مین تصریح ہی کہ جو دولت کہ انبیا علیہم السلام کو بالاصالت

نصیب ہے اوسمین سے اونکی ورثہ کاملین کو بہ تبعیت اور وراثت کی حاصل ہوتے
ہین تو کیسی وارث اکمل کو جو اصل فطرت مین کمال مشابہت ہو ذات مقدس
سے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بہ تبعیت اور وراثت قولیہ جیسی موافق قران
اور حدیث کے ہے جیسی مذکور ہوا موافق کلام اولیا کے بہی ہے باقی رہا کلام
امیہ مین خاص کرکے وہ اگی آویگا اب دیکہو مکتوب یکصد و نود و دو مین اس
کمال مشابہت کی اصل فطرت مین گویا تصریح عبارت اس مکتوب کی یہی بسم اللہ و
السلام علی رسول حضرت ایشان مارضی اللہ تعالی عنہ سے فرمودند کہ بقیہ از خلقت
سرور دین و دنیا علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام ماندہ بود وانرا اولش گویان
بیک فرد سے از دولتمندان امت او عطا فرمودہ اند و تخمیر طینۃ او ازان نمودند
وازین راہ ان فرد را از اصالۃ بہرہ ور ساختہ اند ازان بقیہ بعد تخمیر طینۃ آن
فرد نیز بقیہ قلیلی ماندہ بود ان بقیہ بقیب یکی از منتسبان آن فرد آمدہ است
و تخمیر طینۃ او ازان فرمودہ اند و باندازآن خطی از اصالۃ نیز یافتہ ان ربک
واسع المغفرۃ اور بعد کئی سطرون کے یہہ عبارت ہی و از حصول کمالات نبوت
مر بعضی افراد امت را بطریق تبعیت و وراثت لازم نمی آید کہ آن نبی باشد یا مساوات
با نبی پیدا کند چہ حصول کمالات نبوت دیگر است و حصول منصب نبوت دیگر چنانچہ
تحقیق این معنی بتفصیل در مکتوبات قدسیہ آیات حضرت ایشان مسطور است و
السلام علی من اتبع الہدی دیکہو اس مین تصریح ہی کہ بقیہ خلقت سرور دین و
دنیا علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام سے بطور اولش کے کسی فرد امت کو عنایت
ہوا اور اوس فرد کے تخمیر طینۃ کے اوس سے ہوئے تو اوس فرد کو کمال مشابہت
بدو فطرت مین جناب رسالت مآب سے صلی اللہ علیہ وسلم بطور اولش اور

توریث اور تبعیت کی حاصل ہوسکے اور جو کوی اسکو بر سبیل تاسی اور تحقیق سکے
بیان کریگا اوس سے بی ادبی اور بی توقیری العیاذ باللہ تعالی حضرت
ختم رسالت کے ہوگی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایسی صورت مین جو اثبات بی
ادبی و بی توقیری مذکور کے نسبت اس خناس نے شفا کی طرف کی ہے سو یہہ
جھوٹ اکذاب ہے شفا مین یہہ ہرگز نہین کہا ہے جیسی مذکور ہو کا اور بہی اسی
مکتوب مین تصریح ہے کہ کمالات نبوت بعض افراد امت کو بطریق تبعیت اور
وراثت کی حاصل ہوتے ہین اور اس سے نہ نبی ہونا اور نہ مساوی نبی کی ہونا
اوس فرد کو لازم آتا ہی پہر اسکو جو کوی بیان بر سبیل تحقیق اور تاسی کرے
تو یہہ بیان پہر کیون بی ادبی اور بی توقیری مذکور ہو گی اگر کوی کہی کہ ایسی فرد
کی حق مین جیسکا مذکور ہوا جو معنی مذکور کیا مسلم ہے پر عالم ربانی نے جسکی حق مین
جو کہا وہ ایسی نہ تہی تو جواب اسکا ہم حضرت قران مجید سے ہدایت اور رہنمائی
سی دیتی ہین کہ کفار کلام مجید مین بہتر سے ریب اور شک رکہتی تہتے باوجود
اسکی حق تعالی فرماتا ہے ذلک الکتاب لا ریب فیہ سبب اوسکا یہہ کہ دلایل
نفی ریب کی ایسی موجود ہین کہ جو اوسمین غور کیجاوے تو کوی ریب باقی نرہے
تو بنظر ان دلایل کے کوی ریب نہین تو اسی طرح دلایل کمالات اوس فرد کامل
کے کہ جس کے حق مین عالم ربانی نے وہ کلام کیا ہے صدہا موجود تہے دیکہنے
والون نی دیکہے اور سننے والون نی تواتر سنے تو کلام عالم ربانی کا صادق ہے
اور بطور تحقیق اور تاسی کی ہی منکر اوسکا برکات اولیا اللہ سے محروم اور بے نصیب
اب پہلی وجہ خامس اور وجہ سابع کے عبارت بجنسہا دو نسخہ معتبر صحیح قاضی عیاض
کی شفا کی جمع کرکے بقدر ضرورت نقل کرتے ہین بعد اس کے عبارت سارے اسی سالون

وسوسہ کے ذکر کرنے کے اور حمق اور بیدینی پر کی تنبیہ کرنے کی ان شاء اللہ تعالیٰ

عبارت شفا کی یہ ہے **فصل** الوجه الخامس ان لا يقصد نقصا ولا يذكر عيبا ولا سبا ولكنه ينزع بذكر بعض اوصافه او يستشهد ببعض احواله صلى الله عليه وسلم الجائزة عليه في الدنيا على طريق ضرب المثل والحجة لنفسه او لغيره او على التشبه به او عند هضيمة نالته او غضاضة لحقته ليس على طريق التاسي وطريق التحقيق بل على مقصد الترفيع لنفسه او لغيره او على سبيل التمثيل وعدم التوقير لنبيه صلى الله عليه وسلم او قصد الهزل والتندير بقوله كقول القائل ان قيل في السوء فقد قيل في النبي وان كذبت فقد كذب الانبياء او ان اذنبت فقد اذنبوا وانا اسلم من السنة الناس ولم يسلم منهم انبياء الله تعالى ورسله او قد صبرت كما صبر اولو العزم او كصبر ايوب او قد صبر نبي الله من عداه وحلم على اكثر مما صبرت وكقول المتنبي انا في امة تداركها الله غريب كصالح في ثمود ونحوه من اشعار المتعجرفين في القول المتساهلين في الكلام كقول ابي العلاء ابن سليمان المعري كنت موسى وافته بنت شعيب غير ان ليس فيكما فقير على ان اخر البيت شديد وداخل في باب الازراء والتحقير بالنبي صلى الله عليه وسلم وتفضيل حال غيره عليه وكذلك قوله لولا انقطاع الوحي بعد محمد قلنا محمد من ابيه بديل هو مثله في الفضل الا انه لم ياته برسالة

جبريل وصدر البيت الثاني من هذا الفصل شديد التشبيه
على النبي فى فضله بالنبي والعجز محتمل لوجهين احدهما ان
هذه الفضيلة نقصت للممدوح والاخر استغناءه عنها وهذه
اشد ونحوه منه قول الاخر واذا ارتعشت راياتهم صفقت بأن جناح
جبريل امين وقول الاخر من اهل العصر فرمن الخلد واستجار
بنا فصبر الله قلب رضوان وكقول حسان المصيصي من شعراء
الاندلس فى محمد بن عباد المعروف بالمعتمد وفى وزيره ابى بكر
بن زيدون كان ابا بكر ابو بكر الرضى وحسان حسان وانت
محمد الى امثال هذا وانما كثرنا بشاهدها مع استثقالنا
حكايتها لتعريف امثلتها وتساهل كثير من الناس فى ولوج
هذا الباب الضنك واستخفافهم فادح هذا العباء وقلة
علمهم بعظيم ما فيه من الوزر وكلام منهم بما ليس له
علم و يحسبونه هينا وهو عند الله عظيم لاسيما الشعراء
اشدهم فيه تصريحا وللسانه تسريحا ابن هانئ الاندلسي
وابن سليمان المعري بل قد خرج من كلامهما هذا الى
حد الاستخفاف والنقص وصريح الكفر وقد اجتنبها عنه
وغرضنا الان الكلام فى هذا الفصل الذي سقناه امثلة فان
هذه كلها وان لم تتضمن سبا ولا اضافت الى الملائكة والانبيا
نقصا ولست اعني عجزي بيتي المعري ولا قصد قائلها ازراء او
غضا فما وقر النبوة ولا عظم الرسالة ولا عزر حرمة المصطفى

ولا عزة خطوة الكرامة حتى شبه من شبه في كرامة نالها
او معرة قصد الانتفاء منها او ضرب مثلا لتطييب مجلسه او اغلاء
في وصف لتحسين كلامه بمن عظم الله خطره وشرف
قدره والزم توقيره وبره ونهى عن جهر القول له ورفع
الصوت عنده فحق هذا ان درئ عنه القتل الادب والسجن
وقوة تعزيره بحسب شنعة مقاله ومقتضى قبح ما نطق
به ومالوف عادته لمثله او ندوره وقرينة كلامه او ندمه
على ما سبق منه ولم يزل المتقدمون ينكرون مثل هذا ممن جاء به وقد
انكر الرشيد على ابي نواس قوله فان يك باقي سحر فرعون فيكم فان
عصا موسى بكف خصيب وقال له يا ابن اللخناء انت المستهزئ
بعصا موسى وامر باخراجه عن عسكره من ليلته وذكر القاضي
القتبي ان مما اخذ عليه ايضا وكفر به او قارب قوله
في محمد الامين وتشبيهه اياه بالنبي صلى الله عليه وسلم
تنازع الاحمدان الشبه فاشتبها خلقا وخلقا كما قد
الشراكان اور مثل اسکی ہی بلکہ اشد اس سی یہہ شعر فارسی کا ہے تعریف میں محمد شاہ
بادشاہ کے کہ قایل اوسکا اور راضی ہونیوالا اس شعر سی مستحق گردن ماری جانے
کی تہی ع جہان ازین دو محمد گرفت رونق وجاہ * یکی محمد مرسل دوم محمد شاہ *
ظاہر مین تسویہ اور معنی مین تفضیل ممدوح اپنی ہے کے اوپر حضرت سید کائنات افضل مخلوقات
کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی قدر کمالہ وجمالہ العیاذ باللہ تعالی اسلئے کہ ممدوح اپنی
کو شاہ کرکے ذکر کیا اور سرور دو جہان کو صلی اللہ علیہ وسلم مرسل کرکے جو مقابل

شاہ کیے اور بعد ایک ورق کے اسی وجہ خامس مین یہہ عبارت ہی وقال ابو الحسن
ایضا فی شاب معروف بالخیر قال لرجل شیا فقال له الرجل اسکت فانك
امی فقال الشاب الیس کان النبی امیا فشنع علیه مقاله وکفره
الناس واشفق الشاب مما قال واظهر الندم علیه فقال
ابو الحسن اما اطلاق الکفر علیه فخطاء لکنه مخطی باستشهاده بصفة
النبی صلی الله علیه وسلم وکون النبی امیا ایة له وکون هذا امیا نقیصة
فیه وجهالة ومن جهالته احتجاجه بصفة النبی صلی الله علیه وسلم
لکنه اذا استغفر وتاب واعترف ولجاء الی الله فیترك لان قوله
لا ینتهی به الی حد القتل وطریقة الادب فطوع فاعله بالندم
علیه یوجب الکف عنه انتهی یہین تک عبارت وجہ خامس کے کہ منشاء اس
وسوسہ کا ہی نقل کی گئی اب تہوڑا سا بیان کہ متعلق اس عبارت منقولہ کیے ہیے
ذکر کرکے عبارت وجہ سابعہ کیے بقدر مطلب کے ذکر کی جاویگی انشاء اللہ تعالی سننا
چاہئیے موافق اقرار اور تسلیم اس موسوس کے کہا جاتا ہیے کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ
علیہ اس تشبیہ کو جو بر وجہ ترذیع ہو مذموم کہا ہی اور بر وجہ تاسی اور تحقیق کیے جو ہو
اوسکی نفی کی ہیے یعنی وہ مذموم نہین اس لئے کہ اس وجہ خامس مین کہا ہیے
لیس علی طریق التاسی وطریق التحقیق بل علی مقصد الترفیع لنفسه او لغیرہ جیسے
معلوم ہوا تو ضرور ہوا واسطے دفع اس وسوسہ کیے تعین کرنا محل اور موضع ترفیع
کا اور موضع اور محل تاسی اور تحقیق کا اور تمیز کرنی درمیان ان دونون موضعون
کی تو کہا جاتا ہیے کہ جو کوئی معنی کان بکون اور شہد بود کی جانتا ہیے اور اس قدر
عقل رکہتا ہیے کہ نوالہ روٹی کا موہنہ مین دیتا ہی نہ ناک مین وہ یہی سمجہہ لیگا

اس کو کہ موضع ترفیع کا وہ ہی کہ مشبہ مادح او مشبہ ممدوح دونون اہل دنیا سے ہوون اور باعث تشبیہ کا طمع دنیا کا جو مذموم ہے جیسی شعرا مداح اہل دنیا کی کہ واسطی طعام دنیا کی امرا جائرا اور فساق کے مدح مین کیسا کیسا مبالغہ کرتے ہین اوس شعرا مین جو سب مثالین ذکر کے ہین ایسے ہین اور حق تعالی فرماتا ہی والشعراء یتبعہم الغاون الایہ اس کریمہ مین مذموم اور محمود دونون کا بیان ہی اور موضع ثانی اور تحقیق کا وہ ہی کہ دونون اہل دین سی ہوون اور غرض تشبیہ سے ثواب آخرت کا کہ وجود ہی تو یہہ تشبیہ بروجہ تحقیق کیون نہین ہوگی جیسی مرید متدین کامل سفی الدین اپنے مشایخ کاملین کے حق مین ذکر کرتے ہین اور یہہ محل توریث اور تعبیت کا ہی جیسی دو نو مکتوبون مکتوب سی دریافت ہوا موضع تحقیق مین تشبیہ اور اسپر تفریع دونون واقعی ہوتی ہین بخلاف موضع ترفیع کے وہان دونو ادعا ہے اور تخیلی جیسی کوئے کہی زید مثل شیر کے ہی اس لئی لوگ اوسکی مقابلہ مین عاجز ہوجاتے ہین تو یہہ عاجز ہوجانا اگر امر واقعی ہے تو یہہ تشبیہ بروجہ تحقیق ہی اور اگر صرف ادعا ہے اور تخیلی ہے تو یہہ تشبیہ بروجہ ترفیع ہوگی اسلئی کہ تحقق معلول اور علت کا ہی ایک طور پر جا ہی اور عالم ربانی کی کلام مین تفریع امر واقعی ہے پہر تشبیہ بروجہ تحقیق کیون نہو گی نہین تو وجود معلول کا نفس الامری ہے اور وجود علت کا ادعا ہے اور تخیلی ہذا خلف اگر کوئے کہی کہ جسکو تمنی تفریع قرار دیا وہ تفریع ہی نہین تاکہ مشابہت واقعی ثابت ہو یہہ امیت ہی بطور عوام کے تو جیسی یہ کی دلیل مشابہت واقعی نہین یہہ امیت بہے دلیل مشابہت واقعی کی نہین ہوسکتی فارق درمیان امیت عوام کے اور اسکی کیا ہے **جواب** اسکا یہہ ہے کہ باوجود امیت کے جو علوم اور حقایق معارف ایسی بیان کرین کہ علما متبحرین کو موجب استعجاب ہو اور اوسکی سماعت سی اہل حقا

کا ایمان تازہ ہوا اور موجب ہدایت خلق اللہ کا ہو تو یہہ امیت ظلی ہے امیت نبوۃ
کا وراثت اور وراثت ہی حاصل ہوئی ہے اور کمال ہے نہ نقیصہ حضرت مجدد
مائۃ ثالثہ عشرہ کی ایسی ہی ہے تھے چنانچہ ہزاران ہزار نے اسکو مشاہدہ کیا اور جو
امیت کہ علوم وہبی اور بیان حقائق اور معارف سے معرا ہو وہ امیت جبلی اور
فطری صرف ہی جیسی امیت عوام کے کہ یہہ نقص ہے نہ کمال امیت ظلی والی
اولیاء اللہ کثرت سے اس امت مرحومہ مین پیدا ہوئے ہین چنانچہ کتب کہ احوال
اولیاء اللہ مین تصنیف ہوئے ہین اون سے دریافت ہوتا ہی اب ہم عنقریب زمانی
مین ذکر کرتے ہین حال دو شخص کا ایک تو ایسے تھے تیرھوین صدی مین خلیل
خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہجہان پور سے رام پور مین بہت آیا کرتے تھے ایک
عالم متبحر نثر نویسی مین شعر گوئی مین بیدل میرزا قتیل سی فائق فلسفہ منطق مین یعنی علم معقول مین
بی مثل علم منقول مین تفسیر حدیث مین اور فقہ اصول تصوف مین بی نظیر وہ فرماتے
ہیں کہ خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمسی فرماتی کہ مولوی فصوص الحکم پڑہو ہمنی کسی
فص مو سوسے یا عیسی مین مثلا چند سطر پڑہین فرماتی کہ ہو لوسے ہمتو اسکو نہین سمجھی
یہہ عربی ہے اسکا ترجمہ ہندی مین کرو جب دو چار سطر ہمنی ترجمہ کر دیا تو فرماتی اب
ٹھیرو پہر اوسکی بعد اس تقریر کو دراز کرتے اور بہت بیان کرتے اوسکی بعد جو ہم
عبارت فص کے پڑہتی تو وہی فرمایا ہوا ہوتا اور بارہوین صدی کی آخر حضرت شاہ
عبد الرزاق بانسوی اپنے مرشد حضرت ملا نظام الدین صاحب واقف اسرار آلہی ایسے
کہ ایسی امی تہی جو سین مہملہ اور منقوطہ مین اوکی تلفظ مین فرق نہو نا وہ بارہا فرماتی
خبر دیتا ہی خبر دیتا اوسکی بعد الہام اپنا بیان فرماتے کبہی اوسمین فرق نہوتا یہان
تک کہ ملک العلما مولینا عبد العلی صاحب اپنے تصانیف مین فرماتی ہین کہ متکلمین

سے نزدیک الہام اسباب علم سے نہیں مگر ایسی کاملین کا الہام اسباب علم سے ہے اگرچہ علی العموم سبکا نہیں اور خانصاحب مقدم الذکر وقت تلاوت قران کی کسی حافظ کو پاس بٹھالیتی کہ کہین ہم غلط نہ پڑھین اور خط پڑھنا لکھنا نہین جانتی ہتے تو دیکھو یہہ امیت خلی تو رہتی ہے اور کیا کمال ہے کہ بعضے افراد کاملین امت کو حاصل ہوتا ہے تو اُسکو بہے شفا مین مذموم نہین کہا بلکہ جایز اور تغنیہ مظہر ہے سی ثابت ہوا کہ یہہ شکر مشایخ کا مدلول کریمہ واما بنعمۃ ربک فحدث کا ہے اور واجب ہے تو نہایت محمود ہوا تو دیکھو عالم ربانی کیسے تارک دنیا باذل مال و نفس فے سبیل اللہ طالب ثواب آخرت کی اور شمہ اونکی محامد اور مناقب کا مقدمہ مین مذکور ہوا تو کلام عالم ربانی کا ناسی اور تبعیت سید المرسلین کے ہے صلی اللہ علیہ و علی الہ وسلم بواسطہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے جیسے سبط اکبر مین مذکور ہوا رضی اللہ عنہ اور بلا واسطہ جیسے جعفر طیار ہی کے حق مین فرمایا اور دور ہے موضع ترفیع سے جو مذموم ہے جیسے دریافت ہوا باقی کلام متعلق اس مقام کا وہان مذکور ہوگا جہان کلام موسوسہ کا ذکر ہوگا اور حمق اوسکا بیان کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی عبارت وجہ سابع کی یہہ ہے

فصل الوجہ السابع الذی یذکر ما یجوز علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم او یختلف فی جوازہ علیہ و ما یطرء من الامور البشریۃ و یمکن اضافتھا الیہ او یذکر ما امتحن بہ و صبر فی ذات اللہ علی شدتہ من مقاسات اعدائہ واذاھم لہ و معرفۃ ابتداء حالہ و سیرتہ و ما لقیہ من بوس دفتہ و مر علیہ من معاناہ عیشتہ کل ذلک علی طریق الروایۃ و مذاکرۃ العلم

ومعرفة ما صحت منه العصمة للانبياء وما يجوز عليهم
فهذا امر خارج عن هذه الفنون الستة اذ ليس فيه عنصر
ولا نقص اور بعد صفحہ کے یہ عبارت ہے یہ منشاء وسوسہ کا ہے وكذلك اذا
وصف بانه امي كما وصفه الله به فهي مدحة له وفضيلة ثابتة
فيه وقاعدة معجزته او معجزة العظمى من القران العظيم انما هي متعلقة
بطريق المعارف والعلوم مع ما منح صلى الله عليه وسلم وفضل
به من ذلك كما قدمناه في القسم الاول ووجود مثل ذلك
من رجل لم يقرء ولم يكتب ولم يدارس ولا لقن مقتضى العجب
ومنتهى العبر ومعجزة البشر وليس فيه ذلك نقيصة اذ المطلوب
من الكتابة والقراءة المعرفة وانما هي الة لها وواسطة موصلة
اليها غير مرادة في نفسها فاذا حصلت الثمرة استغني عن
الواسطة والسبب والامية في غيره نقيصة لانها سبب الجهالة
وعنوان الغباوة فسبحان من باين امره من امر غيره وجعل شرفه
فيما فيه محطة سواه وحياته فيما هلاك من عداه هذا شق
قلبه اخراج حشوته كان تمام حياته وغاية قوة نفسه وثبات
روعه وهو فيمن سواه منتهى هلاكه وختم موته وفنائه
وهلم جرا الى سائر ما روي من اخباره وسيره وتقلله من
الدنيا ومن الملبس والمطعم والمركب وتواضعه ومهنته نفسه
في اموره وخدمته بيته زهدا ورغبة عن الدنيا وتسوية بين
خطيرها وحقيرها لسرعة فناء امورها وتقلب احوالها

کل ھذا من فضائلہ ومآثرہ وسرقہ لما ذکرناہ فمن

اوردشیا منہا موردہ وقصد بہا مقصدہ کان حسنا ومن

اورد ذلک علی غیر وجہہ وعلم منہ بذلک سوء مقصدہ

لحق بالفصول من الوجوہ الستۃ التی قدمناہا انتہی دیکھو یہان

امیت کو قاعدہ معجزہ کا کہا نہ خود معجزہ اور وجہ خامس کے دوسرے عبارت

منقولہ مین کون النبی امیا کو آیہ یعنی علامت اور نشانی آنحضرت کی کہی صلی

اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یہہ بات یاد رکھنی ہے اس سے کل کہلی کا دیکھو صحاح

احادیث اور تفسیر اور مکتوب تحقیق اسلوب سے ثابت ہوا کہ کمالات نبوت سے

امم ماضیہ اور اس امت مرحومہ مین خواص امت کو بطور ظلیت اور تبعیت اور

وراثت کی سرافراز فرماتی ہین اور اس سے لازم نہین آتا کہ وہ خواص برابر

انبیا علیہم السلام کی ہوجاوین چہ جائیکہ خود انبیا بن جاوین تو دیکھو یہہ امیت

حضرت سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ وسلم مدحت اور فضیلت ہی اسیے

واسطے حضرت رب العالمین نے آپ کے توصیف امیت سی فرمایے نبی امی قران

اور انجیل اور توریت مین فرمایا اور قاضی عیاض نے بہی ذکر کیا تو امیت من جملہ

کمالات نبوۃ افضل سے ہا ہوبے اور تفسیر اور حدیث اور اولیا کے کلام سے ثابت

ہوا کہ خواص امت کو کمالات نبوت سی سرافراز فرماتے ہین اور دو شخص

عنقریب زمانی مین ہمنی بطور تمثیل کے ذکر کردئے تو جس کسیکو امیت بطور ظلیت اور

تبعیت اور وراثت کی ہوگی وہ اوسکی حق مین بہی سبب کمال کا ہو گا نقیصہ اور

عیب اور سبب علوم وہبی لدنی کا جیسی دو شخص کاملین مذکور ہوئے اور حضرت

مجدد مایہ ثالثہ عشرہ کو جن لوگون نی دیکھا اور صحبت پایے وہ یقین کرکے جانتے

ہین کہ باوجود بی علمی رسمی کے کیسی کیسی معارف اور علوم بیان فرماتی ہاتے کہ علماے
متبحرین حیرت مین ہو جاتے ہتے یہہ کتاب صراط مستقیم کہ عبارت فارسی مولوی
عبد الحی اور مولوی اسماعیل صاحب کے ہی اور مضامین اوسکی خود حضرت
کی فرماے ہوئے ہین اور جب اوسکی مضامین کیے زبان مبارک سی تقریر فرماتے
ثو ثابت ہوتا کہ مضامین اس کتاب کے ایک قطرہ ہاہے اون علوم کیے بحر کا کہ آپ کے
صدر مبارک مین وہ علوم ہاتے تو آپ کے بی علمی رسمی اگر ظلی تبعی ارثے ہاتیت
تو پہر کیا ہی تو دیکہو یہہ سبب معرفت کا ہوا جیسے حضرت اصل مین صلی اللہ علیہ
وسلم ہا سبب جہل اور عبادت کا پہر اس امیت ظلی ارثے کو خصوصا بعد ہمارے
تحقیق اور بیان کے جو کوہے عیب اور نقصیہ کہی تو اوسکو خوف کفر اور سلب
ایمان کا ہوگا العیاذ باللہ تو اب ثابت ہوا کہ شفا مین جو امیت غیر کو نقیصہ اور
سبب جہل اور عبادت کا کہا ہے اوس سے وہ غیر مراد ہاہے جسمین امیت جبلی فطری
ہو نہ ظلی تبعی ارثی ہاہین تو کلام شفا کا مخالف ہو جاتا تفسیر حدیث اولیا کے کلام
کا تو پہر کس طرح قبول کیا جاتا اب وقت آیا کہ عبارت اس وسوسہ کے ذکر کیے جاویں
اور حمق اور سبدیت اس وسوسہ کی بیان کیجائے **قول موسوسکا سابقوا**
منقولہ ایک شخص کے تعریف مین لکہا از انکہ عالی حضرت ایشان بکمال مشابہت
جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ بنا
علیہ لوح فطرت ایشان از نقوش علوم رسمیہ درراہ دانشمندان کلام وتحریر وتقریر
مصفی ماندہ انتہی کچہہ باتین متعلق اس کلام زبانی کے آگی ہو چکین اونکو یاد رکہنا چاہیے
اب کہا جاتا ہاہے کہ علوم رسمیہ عبارت ہاہین علوم عربیہ سے جیسے صرف نحو بیان بدیع معانی
عروض قافیہ قرأت وغیرہا اور علوم عقلیہ سے جیسے فلسفہ نظری عملی باقسامہا اور نقلیہ

سے جیسی علم کلام علم اخلاق علم فقہ یعنی خاص اور اصول فقہ اور تفسیر
حدیث تو ایک انکا سیکھنا اور لکھنا پڑھنا ہے اور یہہ راہ دانشمندان کلام
و تحریر و تقریر کا ہے اور دوسرے لکھنا سیکھنا پڑھنا مطلق قرائت اور
کتابت کا ہے اول خاص ہے اور دوسرا عام اور معنی رہنا لوح فطرت
کا نقوش مذکورہ اور راہ مزبور سے عبارت ہی نہ سیکھنے اور نہ لکھنے پڑھنے سے
تو یہہ نقیض ہوے اول کے اور نہ سیکھنا اور نہ لکھنا پڑھنا مطلق قرارت
اور کتابت کا یہہ نقیض ہے ثانی کے اور یہے عبارت ہے امیت سی جیسی
ظاہر ہی حاجت بیان کے نہیں اور قواعد یقینیہ مقررہ فلسفہ سی ہے کہ نقیض
خاص کے عام اور نقیض عام کے خاص ہوتے ہی اور یہہ بہی اصول یقینیہ
سے ہی کہ تحقیق خاص موجب ہے تحقق عام کا تو جو امی ہوگا اوسکی لوح
فطرت نقوش اور راہ مذکور سے مصفی ضرور ہوگی اسکو بہی یاد رکہنا چاہیے
کہ ابہی کار آمد ہے **قول موسوسکا** جماعت نی کہا کہ اس کلام مین بڑے
بی ادبی اور بے توقیری ہی حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے **جواب**
اسکا یہہ ہے کہ بی ادبی اور بے توقیری مذکور عیاذ باللہ تعالی اس
کلام سے جو جماعت حمقا سمجہتے ہین یہہ عکس ہے اثر مستی شراب تہور آلہی کا
ہی اسمین ادب اور توقیر ہے حضرت سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ
وسلم کہ اونکی طفیل اور تبعیت اور وراثت سے اونکی بعض خواص امت
اور اولاد کو بہی اللہ تعالے نی بعض کمالات نبوت سی سرفراز کیا
جیسی امم ماضیہ مین بہی یہہ ہوا ہے چنانچہ مفصل سابق ہو چکا **قول**
موسوسکا شفا قاضی عیاض وغیرہ کتب معتبرہ مین لکھا ہے کہ کسیکو

اوسکی برائی کی واسطے تشبیہ دینا رسول علیہ السلام سے اوس بات مین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا مین جایز تہے بہت برا ہے اور مرتبہ نبوت
اور رسالت کی بے ادبی اور بے تعظیمی ہے **جواب اسکا یہہ ہے**
کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اچھا کہا ہے پر جو دلکا اندہا اور بہرا ہووہ اوسکا
مطلب کیونکر سمجہے تشبیہ بر سبیل ترفیع مذموم اور بر سبیل تا سے اور تحقیق غیر
مذموم لکہی ہے ترفیع سے غرض اثبات رفعت کا اپنے تشبیہ سے ہوتا ہے
اور صورت تا سے اور تحقیق مین بیان اوس رفعت کا ہوتا ہے جو بطور تبعیت
اور وراثت کی واقع مین ہوتی ہی مقام اول کا جیسے مداح بیدین اہل دنیا
اہل دنیا کو بطمع دنیا تشبیہ دیتے ہین اسی واسطے سب مثالین شفا مین ایسے ہے
مذکور ہین بہلا دیکہو کوئی مثال ایسی بہی ذکر کی ہے کہ جسمین صلحا علما اتقیا
تارک دنیا نے تشبیہ اپنے مشایخ اتقیا اولیا سے بطور شکر یہ کے دی ہو کہ یہہ موضع
تا سی اور تحقیق کا ہی اور نہایت محمود بلکہ واجب چنانچہ مفصل سابق مذکور ہوچکا
قول موسوس کا امی ہونا حضرت کا معجزہ تہا اور بڑے فضیلت **جواب
اسکا یہہ ہے** کہ آنحضرت کا جو وصف ہے فی الحقیقۃ وہ بڑی فضیلت ہے
اور نہایت مقبول بارگاہ آلہی اوسمین کیا کلام ہے کلام جو اس موسوس کے کلام
مین ہے سو یہہ ہے کہ اگر لواکرزات کو درختون اور اونچی مکانون پر بیٹہ کر بولتا ہی
اوسکی بولی اور آواز سے اوسکو پہچانتے ہین سو اس الو نے جو نظر سے غایب
ہی یہان بہت آواز لگائے ان آوازون سے یہہ پہچانا گیا سو سنو ایک یہہ کہ امی
ہونیکو معجزہ کہا دوسرا یہہ کہ بہر حوالہ کیا شفا پر اور ہم پہلی شفا کے عبارت نقل
کر یا ہین ہین کہ اوسمین ہرگز امیت کو معجزہ نہین کہا ایک جگہ تو آیۃ یعنی علامت کہا

دوسری جگہہ قاعدہ معجزہ کا کہا ہے تو معجزہ مین استعارہ بالکنایہ ہی تشبیہ
دی بیت سے بیت کے واسطی اساس اور دیوار لازم ہے تو اضافت قاعدہ
کے طرف معجزہ کیے استعارہ تخیلیہ ہی قاعدہ کی معنی اساس جسکو ہندی مین
نیو کہتے ہین اور بعضی دیوار کے بہی کہا ہی اس آیہ مین واذ یرفع ابراہیم
القواعد من البیت واسمٰعیل اور اساس اور دیوار جزو خارج بیت کا
ہے اوسپر معجزہ کیونکر حمل ہوگا اور کیونکر کہا جاویگا کہ یہہ قاعدہ معجزہ ہے جیسے
نیو اور دیوار کو بیت نہین کہہ سکتی حمل تو اجزاء ذہنیہ مین ہوتا ہے نہ اجزائے
خارجیہ مین بیضاوی مین ہے بیچ تفسیر اس آیہ کے الذین یتبعون الرسول
النبی الامی الذی لا یکتب ولا یقرء ووصفہ بہ تنبیہا علی ان کمال علمہ
مع حالتہ احدی معجزاتہ الخ ایسی ہی تفسیر مظہری مین اور اور تفسیرون
مین اسی کے موافق شفا مین قاعدہ معجزنکا ابیت کو کہا ہے نہ خود معجزہ اصل
بات تو یہہ ہے کہ یہہ معجزہ کے قاعدہ سے بیشعور ہے ہمسی اسکا قاعدہ سنو خرق
عادت جو اوسکے ہاتہہ غیر مومن صالح کے ہو خواہ مومن فاسق خواہ کافر وہ استدراج
ہی اور جو وہ مومن صالح ہو تو یا نبی ہو یا ولی یا غیر اگر نبی جو ہے تو وہ خرق
عادت یا قبل نبوت ہو یا بعد نبوت کے اگر قبل نبوت کے ہو تو ارہاص ہے یعنے
اساس نبوت اور جو بعد نبوت کے ہو تو وہ معجزہ ہے اسکو بینہ اور حجتہ بہی
کہتے ہین اور جو غیر ولی ہو تو اوس خرق عادت کو معونتہ کہتے ہین اور جو ولی
ہو تو وہ کرامت ہی نسبت ولی کے اور معجزہ ہے اوسکے نبی کا اس گمراہ کا
قاعدہ ہی کہ جس کتاب سے اوسکی گمراہی ثابت ہوتی ہے تو اگرچہ وہ کتاب
حق اور صواب ہو اوسکو برا کہتا ہے جیسی کتاب مجالس الابرار تو جس کتاب

سیے یہ سند پکڑتا ہے جیسی آٹھوین دسوسہ بہت شرح عقاید جلالے سے سند پکڑے ہی تو ہم او سیے شرح عقاید جلالے سے اسکی اٹکو کے آواز بہت سکی ثابت کرنے ہین متن مین شرح عقاید جلالے کی ہے بالمعجزات شرح عقاید مین ہے

جمع معجزة هي امر يظهر بخلاف العادة على يدي مدعي النبوة عند تحدي المنكرين على وجه يدل على صدقه ولا يمكنهم معارضته ولها سبعة شروط **الاول** ان يكون فعل الله تعالى وما يقوم مقامه من التروك **الثاني** ان يكون خارقا للعادة **الثالث** ان يتعذر معارضته **الرابع** ان يكون مقرونا بالتحدي ولا يشترط التصريح بالدعوي بل يكفي قراين الاحوال **الخامس** ان يكون موافقا للدعوي فلو قال معجزتي ان احيا ميتا وفعل خارقا اخر لم يدل على صدقه **السادس** ان لا يكون ما اظهره مكذبا له فلو قال معجزتي ان ينطق هذا الضب فقال انه كاذب لم يعلم صدقه بل ازداد اعتقاد كذبه بخلاف ان يحيي الميت فيكذبه فان الصحيح انه لا يخرج عن المعجزة لان الاحياء معجزة وهو غير مكذب انما المكذب هو ذلك الشخص لكلامه وبعد الاحياء مختار في تصديقه وتكذيبه **السابع** ان لا يكون المعجزة متقدمة على الدعوي بل مقارنة لها او متاخرة عنها بزمان يسير معتاد مثله والخوارق المتقدمة على دعوي النبوة كرامات انتهي اور بعضوں نے اس قسم کے

کرامات کو ارہاصات کہا ہے اب دیکہو امیت نہ فعل اپنا ہے نہ شرک اپنی
بلکہ ایک حال غیر اختیاری ہی بشر کا جو اکی شکم سے اوسکو بے اختیار ثابت ہی
اسی لئی اسکی میل کو امی کہتے ہین یعنی منسوب طرف ام کے یعنے اوس حال
پہ ہی جو ماکے شکم مین ہوسکتا تہا اور اسکی ابتدا کو کیا عقلی ہیولانی کہتی
ہین اور یہہ ہر شخص کو ثابت ہوتا ہے ابتدا مین تو یہہ تیسرے ہی الوکی
سکے ہوے اور جب یہہ عادت ہوے تو یہہ خارق عادت ہنوا یہہ چوتہی
ہوے اور اوسکا معارضہ متعذر نہین اسلئی کہ بہت لوک کہہ سکتی ہین کہ ہم امی
ہین تو یہہ پانچوین ہوی اور امیت مقدم ساتہہ تحدیے کی مقرون نہتہے
جیسیکہ ظاہر ہے تو اسکو معجزہ کہنا یہہ چہٹا اوراز الوکا ہوا اور یہہ ثابت
نہین کہ سید المرسلین نے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہو کہ یہہ امیت میرا معجزہ ہے
بعد فرمانے کے کہ مین نبی ہون تو یہہ ساتوان ہوا اور ساتوین شرط معجزہ کے
یہہ ہے کہ معجزہ مقدم نہو دعوے نبوت سی اور امیت انحضرت کی صلی اللہ تعالے
علیہ والہ وسلم چالیس برس مقدم ہتے دعوے نبوت سے تو یہہ اٹہوان
ازالوکا ہوا جو کوئی کہ آٹہ ازالوکے سینے اور تو بہی الوکو نہ پہچانے
اور اسکو الو نہ کہی تو اوس شخص کو کیا کہین کے اور بالفرض والتقدیر
اگر امیت معجزہ تہا آنحضرت کا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اگرچہ نہین تو
اگر کسی اولیا امت مین بہی یہہ معجزہ پایا جاوے تو کچہہ استحالہ نہین غایت ما
فی الباب یہہ نسبت اوس ولی کے اسکو کرامت کہین گے اور بہ نسبت نبی علیہ
الصلوۃ والسلام کے معجزہ لاکہون معجزہ حضرت کی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم
اولیا امت مین پای گئی ہین اسلئی کہ کرامتین اولیا امت کی لاکہون ہوئیے

ہین اور ہو دین سے کہ وہ سب معجزہ ہین شرح عقاید جلالی مین ہی والاستاذ
ابو اسحاق منادالمعتزلۃ بتکونہ کرامات الاولیاء اد لتشبیہ
بالمعجزۃ ورد بالھا متاز عنہا بعدم المقارنۃ التحدیے وبانھا
تکون معجزۃ للنبی علیہ السلام وکرامۃ للولی الذی ظہرۃ علے
یدہ **قول** سوسوس کا سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اورون کے
حق مین عیب ہے کہ سبب ہے جہالت کا اور عنوان ہے غباوت کا بعضون نے
ایسی کلام کرنیوالون کو کافر بیے کہا اور حکم کیا قتل کا **جواب اسکا یہہ**
ہی کہ ابہی تحقیق ہو چکا ہی کہ ان اورون سے کو اور مراد ہین کہ جنہین امیت ظل امیت
نبوت کا ہنو نہین تو جو امیت کہ ظل ہے اور بہ تبعیت اور تابعی اور وراثت سے
حاصل ہوی ہو وہ کمال ہے اور سبب ہے علوم لدنی کا اور عنوان ہے فراست
ایمانی کا جیسی حدیث صحیح مین آیا ہی اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر
بنور اللہ حاصل اس سب کلام کا یہہ ہے کہ عالم ربانی نے نی کسیکی مدح مین
اوسکو امی کہا امی ہونا معجزہ اور بڑے فضیلت حضرت سید المرسلین کے ہی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی حق مین سبب جہالت اور عنوان غباوت کا تو ذم
ہوے اور ایسی قایل کو بعضون نی کافر بیے کہا ہے اور مستحق قتل کا ہم کہتے ہین
کہ اس قدر تو معلوم ہو چکا کہ وہ امیت جو مذموم ہے وہ امیت خلقی ہے غیر ظلی
ارثی نبوت کے اور اسے غیر ظلی کہنے والون کو جو ایسے جگہہ تشبیہ مین مراد لین گے
نی کافر بیے کہا ہے اگرچہ تکفیر علی الاطلاق صحیح نہین بالاتفاق اور مستحق قتل کا
بہی ایسی ہی قایل کو کہا ہے پر عالم ربانی کے کلام مین اگر امیت مراد ہو تو وہ امیت
ہی کہ ظل ہے امیت نبوت کا اور وراثت سے حاصل ہوی ہے جیسے اور کمالات

نبوت کی تو یہہ کیون مذموم ہوئیکے اور اسکا قایل کیون مستحق قتل کا ہوگا جیسا
بتفسیر حدیث اولیاکے کلام سے ثابت ہوچکا اب کہنا یہہ منظور ہے کہ یہہ الوکی
بولی ہے عالم ربانی نے کہان اپنے مرشد کو امی کہا ہی جو یہہ احمق جو اسکے جھنیز
اتا ہی بکتا ہے امی کہنا نہ مدلول مطابقی کلام عالم ربانی کا ہی نہ مدلول التزامی اس
لئی کہم تو ثابت کرائی ہین کہ معصفی ہونا لوح فطرت کا علوم رسمیہ سے عام ہے اور
امی ہونا خاص اور مقررات علما سے ہی کہ دلالت عام کے اوپر خاص کے کوئی
دلالت نہین نہ مطابقۃ نہ تضمنہ نہ التزام تو امی ہونا کہان کہا اور فی الحقیقۃ
حضرت مجدد مایۃ ثالثۃ عشرہ رحمۃ اللہ علیہ امی نہ تہی خطوط پڑھ لیتے تہے اور کچھ
لکھہ بہی لیتی تہے اور کافیۃ تک پڑا بہی تہا اور حصن حصین بہی پڑہی تہے مگر علوم
رسمیہ سے لوح فطرت آپکی مصفی تہے تو اس پانچ چار سطر مین دفع اس وسوسہ تزویر
کا ہوگیا اس واسطے یہہ سب خرافات سوسن کے اسی امی کہنے پر موقوف تہین
سو ہی بحسب ظاہر نہ فی الحقیقۃ جیسی معلوم ہوا اگر ہمنی جو اسقدر جواب مین تطویل کیے
سو بطریق تسلیم او معاشاۃ مع الخصم کے اسمین یہہ فایدہ منظور تہا کہ اقسام
حمق اور بے دینی اسکی کے ہم بیان کرین اور لوگون پر ظاہر ہوجاوے نہین تو یہہ
چار پانچ سطر اس وسوسہ کے دفع مین کافی ہین اگر کوئی کہی کہ جو اس تشبیہ اور
کلام سے قایل نے اپنی مراد نہین لی تو بہر تقدیر اوسکی اوپر کمال مشابہت کے
بد و فطرت مین کیونکر صحیح ہوگی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ ہم ثابت کرچکی ہین کہ امی
ہونا خاص ہے اور لوح فطرت کا علوم رسمیہ سے معصفی ہونا عام اور تحقق خاص
کا وجہب تحقق عام کا ہے تو یہہ معصفی ہونا لوح فطرت کا علوم رسمیہ سے بہی صفات
کریمہ حضرت اکرم الخلق کے سے ہوا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غایۃ الامر یہہ کہ

وجہ تشبیہ کے مشبہ مین ضعیف ہوتی ہے بنسبت مشبہ بہ کے اور مشبہ بہ مین قوی
تو اسے لئی فرد کامل صفاء لوح فطرت کا جو صحت اسبق مین تھی حضرت مشبہ بہ مین
موجود ہوا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اور ضعیف جناب مشبہ مین قدس سرہ
قول موسوسکا اور ون کی حالت کو آنحضرت کی حالت سے کیا نسبت ہے
جواب اسکا یہہ ہی کہ حال دو قسم ہین ایک خاصہ ایک غیر خاصہ دوسرے
مین کبھو مگر پایا جاوے نہین تو خاصہ خاصہ نہوگا اور غیر خاصہ ایکی اتباع مین
بطور تبعیت اور ظلیت اور وراثت کی پایا جاتا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **قول**
موسوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا شق قلب سبب ہوا کمال کا اور دوسرون
کو سبب ہلاک کا **جواب اسکا یہہ ہے** کہ اس موسوس کو درمیان
خواص اور غیر خواص کے تمیز نہین ہیہ شق قلب منجملہ خواص تہا یہہ اگر دوسرے
مین پایا جاوے اور وہ زندہ رہی تو یہہ خاصہ نرہے بخلاف امیت کی اور معفی
ہونی لوح فطرت کے نقوش علوم رسمیہ سے کہ یہہ خواص سے نہین ہی تو غیر خواص کو
خواص سے کیا نسبت **قول موسوس کا** یہہ سب تفصیل شفا کی وجہ
خامس اور وجہہ سابع مین مذکور ہے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ اس سب تفصیل
کو جو شفا کے وجہہ خامس اور سابع پر حوالہ کرتا ہے یہہ سب خلاف واقع کہے ہی
عبارت وجہہ خامس اور سابع کے جسقدر درکار تہے ہمنی نقل کر دی ہے
اور مخالفت اسکی تفصیل کے شفا سے موقع موقع پر ہمنی بیان کر دیے
ہی لوٹ سکے اوسکو دیکھہ لینا چاہیے تو کذب یا جہل اسکا ظاہر ہو جاوے
قول موسوسکا اور یہہ بہی لکہا ہے کہ ابو نواس شاعر نے محمد امین کے
تعریف مین یہہ شعر کہا **شعر** تنازع الاحمدان الشبہ فاشتبہا

خلقاً وخُلقاً کما قال اللہ اکان اس سبب سے کہ اوسنی تشبیہ وی محمد امین کو
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماخوذ ہوا اور تکفیر کیا گیا یا قریب اسکی جواب اسکا
یہہ ہا ھی کہ ذکر اس شعر کا مقام اعتراض مین عالم ربانی پر نہایت سفاہت کی
اسلئی کہ یہہ شعر مقام ترفیع مین شفا کی اندر مذکور ہے اور کلام عالم ربانی کا موضوع
ہا ہی اور تحقیق مین بطور شکر اپنے مرشد سے کے اور تشبیہہ بطور تحقیق کے حضرت
صدیق اکبر کے کلام مین بلکہ خود حضرت مقدس سید المرسلین کے کلام مین صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ہی جیسی مذکور ہو چکا پہر اس شاعر ناپاک سنے تشبیہ سے
بڑہ کر نوبت تسویۃ کو بلکہ فوقیت کو ایک اہل دنیا کی حضرت خیر الخلق پر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پہنچا دیے کہ یہہ کفر صریح ہے نہ قریب کفر کے اس لئی کہ تنازع زید وعمرو
کی معنی لغت کی روسے یہہ ہین کہ دونوں نے آپس مین خصومت کی زید چاہتا ہے
کہ مین جیت لون اور فوق ہو جاؤن مطلب مین عمر چاہتا ہے کہ مین اور فاشتبہا
کی معنی التبا کی لغت کی راہ سے ہین اور خلقا وخلقا کی ساتھہ یہہ معنی ہونگے
کہ زید عمرو خَلق اور خُلق مین ملتبس ہوگئی ہین ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ رہے
کہ پہچانی جاوین تو التباس کے راہ سے تسویۃ اور تنازع کے روسی فوقیت
ہر ایک کے دوسرے پر ہر ایک کی ارادہ مین ٹہہرے اور یہہ دونون باتین
کفر صریح ہین اس شعر مین بہلا مومنین باللہ وبالیوم الآخرۃ تم دیکھو یہہ تنافر
کیسا ابلہ ہے یہہ بات عالم ربانی کی کلام مین کہان ہے یعنی تسویۃ یا فوقیت
اور ایک اور بات لایق سننے کی ہے کہ اس شاعر خبیث نے ایک تشبیہہ نہایت موجب
کفر کے اس شعر مین رکہی ہے اوسکی قبح پر نہ شاعر کو شعور ہوا نہین تو نہ کہتا نہ اوسکی
ممدوح کو نہین تو ابو نواس کو خوب سزا دیتا اگر دین دار ہے اوسکی غالب ہونے

تو واسطی رعایت جانب حضرت معدن رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور نہیں تو اپنے بی ادبی کی لئی جیسی نقل ہے کہ ایک شاعر نے ایک
ممدوح کے سامنے قصیدہ مدح کا پڑھنا شروع کیا ایک مصرع جو یہہ پڑھا ؎
ای تاج دولت بر سرت از ابتدا تا انتہا ممدوح نے بے ادبی پر مشعر ہوا پر واسطے
التزام حجت کی سزا دینے کے لئے چاہا کہ اسکی زبان سے اقرار کروالیا چاہیے
کہا اوس شاعر کو تو اسکی تقطیع کر اوس وقت اوس شاعر کو بے ادبی پر شعور ہو گیا
بالبداہۃ کہا کہ غلام عروض نہیں پڑھا ہے تب اوس ممدوح نے کہا کہ اگر تو تقطیع
جانتا ہوتا تو تیرے تقطیع جیسی کی ہوتی تو دیکھتا تقطیع اسکی یہہ ہے ای
تاج دو مستفعلن لت بر سرت مستفعلن از ابتدا مستفعلن تا انتہا مستفعلن تو دیکھو
لت بر سرت کی معنی کیا ہوتی ہیں اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی بھی درمیان
مین تمہیں آئے نہیں تو صرف تشبیہ محمد امین کے جو نبی اللہ سے صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم دیے اسکی ذکر پر اکتفا کرتا بلکہ اسکو بھی تعرض کرتا جیسی اور اشعاروں مین
وکفر یہ او قارب مین تردید کرتا اور اس خناس غبی کا تو کیا ذکر ہے کہ یہہ اوس بے
ادبی کو سمجھا وہ یہہ ہے کہ شراک کو قاموس میں لکھا ہے گلتب سیر النعل اور سیر
کو لکھا ہے بالفتح الذی یقدمت الجلد تو شراکان کی معنی دو تسمہ جوتی کے تو دیکھو
تشبیہ اور تسویۃ کو جو اس شعر میں ہے اوسکو مثل اوس تشبیہ اور تساوی کی جو جوتی
کی دو تسموں مین ہوتی ہے کہا بھلا کسی بادشاہ کو جو کوئی شاعر کہے کہ تم اور
فلانا بادشاہ ایسی مشتبہ اور برابر ہو جیسی دو تسمی جوتے کی بھلا وہ بادشاہ اوس
شاعر کو کیا کبھی کا سرفراز کرے گا یا سزا اسکی دیگا یہہ سو سوس اس قابل ہے کہ
اسکو کہا جاوے کہ یہہ وسواس خناس حمق ہے مثل شاعر ابو نواس کے بی یا

کہا ہو وے کہ یہہ دونو ایسی الیسین متشابہہ ہین جیسی دو تسبین ہوتے
ہیکے **قول موسوس کا** اور معرے کا یہہ شعر ہے ہو مثلہ فی الفضل
الا انہ لم یاتہ برسالتہ جاید؛ اس سبب سے کہ اوسنی تشبیہ دیگر غیر نبی کو فضل
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین اہانت ہی اور تحقیر ہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے **جواب اسکا یہہ ہے** کہ یہہ شعر اور دوسرے اشعار جو بیچ
عبارت منقولہ مین شفا کی ذکر کردی ہین اور اسینے چھوڑ دیے شفا مین ترفیع
کی مقام پر ذکر کئی ہین اور اپنی موقع مین مذکور ہوے کسی اور کلام کے تمثیل
مین اوسکی تکفیر کے لئی نہین ذکر کیے جیسی اس خناس نے عالم ربانی کے بہ نسبت
شفا سے یہہ اشعار نقل کیے تو بس اسمین خطا کی عالم ربانی کا کلام بر طریق تاسی
اور تحقیق ہے جسکو شفا مین مذموم نہین کہا اسیو اسطی اوسمین کہا ہے
لیس علی طریق التاسی وطریق التحقیق بل علی مقصد الترفیع
اور بر سبیل فرض محال معاذ اللہ تعالی اگر کلام عالم ربانی کا بطور ترفیع سکے بہی ہوتا
تو اس ترفیع مین اور معرے کی ترفیع مین بہی آسمان زمین کا فرق ہوتا اس
لئی کہ اس ترفیع سکے مثل تحقیق پائی گئی ہے جیسی کسیکی تخمیر بقیہ طینہ مقدسہ
سی بطور نا ہے اور وراثت کی ہوی ہو تو وہ فرد کامل اس امت مرحومہ سے
ہو گا جیسی مکتوب ہدایت اسلوب سے مکتوب ہو چکا اور وہ فرد کمال مشابہہ ہو گا
بدو فطرت مین بخلاف ترفیع معرے کی جو معرے نے دی دین ہے کہ اسکی مثل
ممتنع بالغیر ہے نہین ہو سکتی اس لئے کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم خیر الخلیقۃ اور افضل البریۃ ہین تو جو کوسے مثل اونکی فضل مین ہو گا اور
سے حضرت افضل نہونگی العیاذ باللہ تعالی تو یہہ خلاف اجماع قطعے امت کے

ہو کا اللھم صل وسلم علیہ وعلی آلہ **اٹھوان وسوسہ یہہ قول**
سو سو کا اٹھوان مقولہ قایل نے ایک شخص کے حال مین لکھا امثال
این وقایع صدہا درپیش آمدہ تا آنکہ کمالات طریق نبوت بذروۂ علیا رخود رسیدند
اور اوسکی اوپر ایک واقعہ یہہ لکھا ہے روزے حضرت حق جل وعلا دست راست
ایشان بدست قدرت خاص خود گرفتہ چیزی از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود
پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمودہ کہ ترا این چنین دادہ ام وچیزہاے
دیگر خواہم داد تا آنکہ شخصے بجناب حضرت ایشان استدعاے بیعت نمود حضرت
ایشان بجناب حضرت حق متوجہ شدہ استفسار واستیذان نمودند کہ دران مواملہ
چہ منظور است از ان طرف حکم شد کہ ہرکہ بردست تو بیعت خواہد کرد گو لکھہا باشند
ہریک را کفایت خواہم کرد انتہی ملخصا اور کہا کہ اگر مراقبہ خلت کردہ برد بعضے معاملات
خلت مثل مکالمہ ومسامرہ ہویدا می گردد اور ثمرات نسبت عشقی سے ٹہیرایا کہ مشاہدۂ
جمال لایزال حضرت ذوالجلال دست میدہد وخلعت مکالمہ ومسامرہ بدست می آید
جماعت نے کہا کہ اہل سنت کی مذہب مین دعوے مکالمہ کا کفر ہے شرح عقاید
جلالی مین لکہا ہے والظاہرات التکفیر فی المسئلۃ المذکورۃ
بناء علی دعوے المکالمۃ شفاہا فانہ منصب النبوۃ بل اعلی
مراتبہا وفیہ مخالفۃ ما ہو من ضروریات الدین
وھو انہ علیہ السلام خاتم النبیین علیہ وعلیہم افضل
صلوۃ المصلین **دفع اس وسوسہ کا یون ہے** کہ یہہ
قول اوسکا جماعت نے کہا کہ اہل سنت کی مذہب مین دعوے مکالمہ کا کفر ہے
انتہی دلیل ہے کہ یہہ جماعت حمقا کے ہی بلکہ شیاطین عقلا کے اسلئے کہ کیسے

اہل سنت نے مکالمہ کو بلا قید سفاہ کے کفر نہیں کہا بلکہ مطلق مکالمہ سوائے
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بہی ثابت ہی بلکہ مفصوص ہے تفسیر بیضاوی
مین ہی وما کان لبشر وما صح له ان یکلمه الله الا وحیا کلاما
خفیا یدرك بسرعة لانه تمثل لیس فی ذاته مرکبا من الحروف
مقطعة یتوقف علی تموجات متعاقبة و هو مایعم المشافهه
کما روی فی حدیث المعراج وما وعد به فی حدیث الرویة
والمتهتف به کما اتفق لموسی علیه السلام فی طوی والطور
لکن عطف قوله او من وراء حجاب علیه یخصه بالاول فالآیة
دلیل علی جواز الرویة لا علی امتناعها وقیل المراد به
الالهام والالقاء فی الروع او الوحی المنزل به الملك الی
الرسل فیکون المراد بقوله او یرسل رسولا فیوحی باذنه ما یشاء
او یرسل الیه نبیا فیبلغ وحیه کما امره وعلی الاول المراد
بالرسول الملك الموحی الی الرسول اور ایسی اور تفاسیر مین بہی
ہی تو اسی سے معلوم ہوا کہ کلام الہی متہتف بہ بہی ہوتا ہے جسکو ہاتف کا کلام
عرف مین کہتی ہین اور الہام بہی کلام الہی ہوتا ہے اور یہہ دونو مخصوص انبیا
علیہم السلام کے نہیں سفینۃ الحاکم مین باب ہواتف مین یہہ ہی خرج الحسین
بن علی علیہما السلام لیلة الی المسجد فلما انتهی الی الباب
فرمی بطرفه الی السماء وقال اللهم غلقت الملوك ابوابها
وقام علیها حراسها وبابك مفتوح لمن دعاك ثم صلی
رکعتین وانشاد یقول یا ذا المعالی الیك معتمدی طوبی

لمن کنت انت مولاہ طوبی لمن کان خایفا وجلا یشکو
الی ذی الجلال بلواہ وما بہ علتہ ولا سقم اکثر
من حبہ لمولاہ اذا اخلا فی المنام مبتہلا اکرمہ
اللہ ثم ادناہ اذا شکا بثہ وحاجتہ اجابہ اللہ ثم لبا نسمع صوتنا
من السماء لبیک عبدی فانت فی کنفی وکل ما کنت قد علمناہ صوتک
لیشتاقہم ملائکتی فحسبک الصوت قد سمعناہ لو ھبت
الریح من جوانبہ خرصریعا لما تغشاہ دعاک
عبدی یجول فی حجبی وذنبک الیوم قد غفرناہ سلنی
بلا حشمتہ ولا رھب ولا تخفنی فاننی اللہ انتہی

دیکھو ایسی جناب مقبول کے جواب مین کلام الٰہی کے سوا نہین ہو سکتا شیطان
کو دخل ایسی مقام پر کہنا مسلمان کے شان سے محال عادی ہے اور جو صیغے
متکلم کے ہین تو کلام فرشتہ کا بہی نہین ہو سکتا مگر بطور حکایت کی کلام رب
العزۃ سی واللہ تعالی اعلم اگر کوئی کہی کہ یہہ کلام ظاہر مین شعر ہے تو اسکی
قایل کو چاہیے کہ شاعر کہین اور اطلاق شاعر کا حضرت حق رب العالمین
پر اور شعر کا کلام الٰہی پر شرع مین جایز نہین **تو جواب اسکا یہہ ہے**
کہ علما عروض اور قافیہ کے تصریح کرتے ہین کہ شعر ہونیکو قصد شعر کا بہی ضرور
ہے مجرد وزن اور صورت قافیہ کے سے شعر نہین ہو جاتا جیسے قولہ تعالی
ثم اقررتم وانتم تشہدون ثم انتم ھؤلاء تقتلون
دیکھو یہان وزن اور صورت قافیہ کے ہے اور شعر نہین تقطیع اسکی یون ہے
ثم اقرر فاعلاتن تم وانتم فاعلاتن تشہدون فاعلاتن

ثم استمروا فاعلاتن ھو لاء فاعلاتن تقتلون فاعلاتن
یہہ بحر رمل کا وزن ہے لیکن جو حضرت قائل عز وجل کا مقصد شعر کا نہین
جیسی شرع ہے معلوم ہوا تو اسکو شعر نہین کہتی شنوی معنوی کی دفتر خامس
کی شرح مین جو تصنیف ملک العلما مولانا عبد العلی صاحب کے ہی رحمۃ اللہ
علیہ یہہ ہے + بہر این دنیا است مرسل رابطہ + سقو دمولوی ہست د حاصل
آنکہ چون در دنیا از حق حجاب افتادہ است ہر کس قابلیت استماع کلام الہی و
اوامر و نواہی الہیہ و استعداد آن ندا شت لاجرم رسل علیہم الصلوۃ والسلام
واسطہ رسیدن کلام الہی شدند کہ ایشان کامل الاستعداد لسماع کلام حق بودند
واخذ احکام الہیہ بودند و عارف کامل چون بکمال مشاہدہ رسد اگرچہ کلام الہی
از حق می شنود بلا واسطہ چنانکہ در و صلی از باب خزاین از فتوحات مذکور
است کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کلام حق سبحانہ از انجا می شنید کہ
رسول صلعم کہ منزل علیہ می شنید لیکن رسیدن باین مرتبہ از وساطت آن سرور
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بود درین نفی وساطت نیست بلکہ وساطت رسول
بروجہ اکمل است کہ مشاہدہ وسماع منزل در وقت نزول بر رسول از انجا کہ
رسول بشنید بواسطہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پیدا شدہ انتہی یہہ عبارت
یاد رکھنی چاہیے کہ عارف کامل چون بکمال مشاہدہ رسد کلام الہی از حق می شنود
بلا واسطہ واقف اسرار الہی مولینا نظام الدین سہالوی قدس سرہ شرح
مسلم مین جہان الہام کا ذکر ہے کہ جو اوس الہام کے ساتھہ ہیر بہی الہام
ہو کہ یہہ الہام حق تعالی کے نزدیک ہے ہی فرماتے ہین ھل ھو حظ غیر
الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام والحق انہ حظہ وھو

من الاولياء وغاية الامات الاولياء مخصوصوت
بطريق لا يوجد فى غيرهم وكيف ينكره مسلم فان قطب
الاقطاب الغوث الاعظم الشيخ عبد القادر محى الدين
رضى الله عنه وعن معتقديه واتباع اتباعه قد تكلم مع
الحق تعالى وهو مندرج فى الرسالة الغوثية نفعنا الله تعالى
بها وخلص عباده فلا يستبعد الا من لا خلاق له عند الله
تعالى وهذا العبد قد شاهد فى شيخه شيخ شيوخ المشائخ الكرام
قطب الوقت راس الصوفية الابرار الصافية من اولياء
الله تعالى السيد عبد الرزاق البانسوى سلمه الله تعالى ووفق
عباده لاتقاء اثره واتباع محاسنه وان يرزقوا من حظوظه
انحاء الكشف والالهام كسماع لسان الغيب والتكلم مع الحق
تعالى والاستفادة من الارواح الطيبين كارواح الانبياء
عليهم الصلوة والسلام خصوصا من روح سيد المرسلين
عليه الصلوة والسلام وعلى اله وعن روح احبائه خصوصا
من امير المومنين على بن ابيطالب عليه السلام وعلى اله
الكرام وزوجته سيدة النساء عليها الصلوة والسلام خطبہ میں
سے یہ رسالہ غوثیہ کی جو حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کے طرف منسوب ہے،
اور ملا نظام الدین قدس سرہ نے بھی اسی رسالہ کے طرف اشارہ کیا ہے بعد
حمد اور صلوۃ یہ ہے فقال الغوث المتوحش من غير الله المستانس
بالله قال الله تعالى يا غوث الاعظم فقلت لبيك يا رب

یہاں سے شروع احادیث قدسیہ میں ہوتا ہے قال کل طور بین الناسوت والملکوت فھی شریعۃ وکل طور بین الملکوت والجبروت فھی الطریقۃ وکل طور بین الجبروت واللاھوت فھی حقیقۃ قال یا غوث الاعظم ما ظھرت فی شیء کظھوری فی الانسان ثم سألت یا رب ھل لک مکان قال لبیک یا غوث الاعظم انا مکون المکان والاکوان ولیس لی مکان سوی قلب الانسان الخ اس کلام قدسی میں زیادہ پچاس بار سے خطاب اور کلام حضرت رب العزت جل شانہ کا جناب غوث الاعظم سے بلفظ یا غوث الاعظم واقع ہوا اور اور کلمات اور خطابات عنوانات دیگر سے اس کلام میں بھی واقع ہیں اور اس کلام قدسی نظام کے شرح بہت ہیں مگر جو نزدیک فقیر کے موجود ہے مولف اسکا نقل اور سند اس کلام قدسی میں کہتا ہے ان مرشد یے فی تلک الطریقۃ منور الالہ بادی وھو ینقل تارۃ من الغوث الاعظم وتارۃ منہ بواسطۃ الدولۃ انتہی اور بہی شارح مذکور نے بعد لفظ یا غوث الاعظم کے کہا الغوث الاعظم فی الاصطلاح من کلمہ اللہ تعالے بالالھام انتہی پس کلام اور خطاب حدیث قدسی مذکور کا محتمل ہے کہ بطور الہام قلبی ہو اور محتمل ہے کہ بطور استماع ہو اس واسطے کہ عارف کامل جب کمال مشاہدہ کو پہنچتا ہے کلام حق بلا واسطہ سنتا ہے چنانچہ فتوحات مکی مذکور ہوا اور دیکھو عبد مقبول کے سوالات اور حضرت رب العزت کی جوابات ہیں اسکا نام مکالمہ ہے عارف نامی مولینا عبد الرحمن جامی قدس سرہ خطبہ شرح فصوص الحکم میں لکھتے ہیں فاعلم ان

الحکم الغا یضہ علی قلوب کمل عبادہ وخلص عبیدہ علی انواع منھا ما یفیض علیھم بواسطۃ الملئکۃ المقربین بالفاظ وعبارات محفوظۃ عن التغییر والتبدیل مرادۃ تلاوتھا وھو القرآن المنزل علی نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بواسطۃ الروح الامین ومنھا ما تفیض علیھم بواسطۃ او بغیر واسطۃ ملمعات صرفۃ او معبرۃ بعبارات مختصۃ غیر متلوۃ ومن ھذا القبیل الاحادیث القدسیۃ فھی اما ما فاضت علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معانی صرفۃ لکنہ کساھا الکسیہ عباراتہ الخاصۃ والعبارات مخصوصۃ غیر مراد ضبطھا و تلاوتھا وھذا النوع لیس بمخصوص بالانبیاء بل یعم الاولیاء وصالحی المومنین ومنھا ما یفیض من بعض الکمل علی بعض کما یفیض من روح نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی خواص متابعیہ ما یفیض بقدر متابعتھم وقوت مناسبتھم انتھی اس عبارت کو سمجھنا چاہیے کہ نوع ثانی کلام الٰہی کو شامل اولیا اللہ اور صالح مومنین کے کیا اور تصریح فرمائی کہ مخصوص انبیا علیہم السلام کے نہیں ہی باقی رہے نوع اول کہ وہ مخصوص انبیا علیہم السلام کے ہی اور مراد قول عارف مذکور رحمہ اللہ وھو القران المنزل الخ قران اور امثال اسکی ہیں جیسی توراۃ اور انجیل اور زبور اور مانند اسکی جیسی صحف ابراہیم وموسی علیہما السلام اور غیر اوسکی جیسی اور صحف انبیاء مرسلین علیہم السلام کے معلوم ہو جیو کہ وحی کبھی مستعمل ہوتی ہی بمعنی الہام کے خواہ جاگتی ہو یا سوتی اور یہ مستعمل ہوتی ہی بیچ اوس معنے کی کہ مخصوص انبیا علیہم السلام کے ہی چنانچہ سابقاً

معلوم ہوا الہذا علامہ قیصری شرح فصوص الحکم میں کہتی ہیں الفرق
بین الالہام و الوحی ان الالہام قد یحصل من الحق تعالیٰ من
غیر واسطۃ الملک بالوجہ الخاص الذی لہ مع کل موجود والوحی
یحصل بواسطۃ ولذلک لا یسمی الاحادیث القدسیۃ بالوحی
والقران وان کانت کلام اللہ تعالیٰ وایضا قد مر ان الوحی
قد یحصل بشہود الملک وسماع کلامہ فہو الکشف الشہودی
المتضمن للکشف المعنوی والالہام من المعنوی فقط وایضا
الوحی من خواص النبوۃ المتعلقۃ بالظاہر والالہام من
خواص الولایۃ وایضا ہو مشروط بالتبلیغ دون الالہام
انتہی جاننا چاہیے کہ یہہ وحی اور الہام جسکا فرق بیان کیا ہے علامہ نے یہہ اصطلاح
صوفیہ کی ہے جیسی ظاہر ہے سی معلوم ہوگا اور یہہ وحی خاص ہے اسی لیئے احادیث
قدسیہ کو وحی سے نکال دیا والا یہہ احادیث وحی غیر متلو ہے بالاجماع اور وحی
مطلق شامل ہے الہام کو جیسی قران اور تفسیروں سے معلوم ہوتا ہے عارف
کامل شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ تعالیٰ روحہ کتاب عوارف المعارف میں
کہ کتاب معتبر مشہور معروف ہے بیچ شرح اس حدیث معنعن مرفوع کے ما انزل
من القران اٰیۃ الا ولہا ظہر وبطن ولکل حرف حد ولکل حد
مطلع ولقد نقل عن جعفر الصادق انہ قال لقد تجلی اللہ
تعالیٰ لعبادہ فی کلامہ ولکن لا یبصرون فیکون لکل اٰیۃ مطلع
من ہذا الوجہ نالحد حد الکلام والمطلع الترقی عن حد
الکلام الی الشہود المتکلم وقد نقل عن جعفر الصادق ایضا

اذ لم تخر مغشيا عليه وهو فی الصلوة فسئل عن ذلك فقال
ما زلت اردد الاية حتی سمعتها من المتکلم بها فالصوفی
لما لاحت له ناحية التوحيد والتی سمعه عند سماع الوعد
والوعيد وقلبه بالتخليص عما سوی الله تعالی صار بين
يدي الله تعالی حاضرا عند السماع شهيدا يری لسانه او لسان
غيره فی التلاوة كشجرة موسی حيث اسمعه منها خطابه
اياه بانی انا الله فاذا كان سماعه من الله واستماعه الی الله
صار سمعه بصره وبصره سمعه وعلمه عمله وعمله علمه وعاد
اخره اوله واوله اخره ومعنی ذلك ان الله تعالی خاطب الذر
بقوله الست بربكم فسمعت النداء علی غاية الصفا ثم لم
يزل الذرات يتقلب فی الاصلاب وتنتقل الی الارحام قال
الله تعالی الذی يريك حين تقوم وتقلبك فی الساجدين
يعنی تقلب ذريتك فی اصلاب اهل السجود من ابائك الانبياء
فما زالت تتقلب الذرات حتی برزت الی اجسادها فاحتجبت
بالحكمة عن القدرة وبعالم الشهادة عن عالم الغيب و
تراكمت ظلمها بالتقلب فی الاطوار فاذا اراد الله تعالی بالعبد
حسن الاستماع بان يصيره صوفيا صافيا لا يزال يرقيه فی
رتب التزكية والتحلية حتی يتخلص الی فضاء القدرة ويزداد عين
بصيرته النافذة سعی الحكمة فيصير سماعه بالست بربكم
كشفا وعيانا وتوحيده وعرفانه تبيانا وبرهانا وتندرج لها

مطلع الانوار فی لوامع الانوار قال بعضہم انا اذکر خطاب
الست بربکم اشارۃ منہ الی ھذا الحال فاذا تحقق الصوفی
بھذا الوصف صار وقتہ سرمدا و شہودہ موبدا و سماعہ
منہ الیہ متجددا یسمع کلام اللہ سبحانہ وتعالی وکلام
رسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام حق السماع او کتب الکواکب
الدریۃ فی درج السادات الصوفیہ جو تالیف حضرت شیخ عالم
علامہ شیخ عبد الروف تاج العارفین ابن زین العابدین قاضی القضاۃ شیخ
الاسلام الشرف الیحیی المناوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی اوسمین حضرت بازید
بسطامی قدس سرہ کی حال مین یہ عبارت ہی وقال ای ابی یزید اوقفنی
ای ربی بلین یدیہ وقال یا ابا یزید بای شئ جئتنی قلت بالزھد
بالدنیا قال انما مقدار الدنیا عندی جناح بعوضۃ فیم زھدت
فقلت الٰہی استغفرک من ذالک جئت بالتوکل الیک فقال عند
ذلک قبلناک وقال اوقفت مع العابدین فلم ار لی معہم قدما
فوقفت مع المجاھدین فلم ار لی معہم قدما فوقفت مع المصلین
والصائمین فلم ار لی معہم قدما فقلت یا رب کیف الطریق
فقال اترک نفسک وتعال الی اخرہ اب سنو کہ ایہ ما کان لبشر ان یکلمہ
اللہ الایۃ سی ثابت ہوا کہ اللہ تعالی سوا انبیا علیہم السلام کے اور بشر سی بھی
کلام کرتا ہی گومن ورا الحجاب ہوا سی لئی لبشر فرمایا للنبی یا للرسول نفرمایا اور
تقریر مفیا وی سی ثابت ہوا کہ کلام الٰہی متہعت اور الہام بہی ہوتا ہے
اور سفینہ حاکم سے ثابت ہوا کہ کلام الٰہی متہعت بہ حضرت امام حسین سی ہوا رضی

اللہ تعالی عنہ و من اولادہ الکرام بلکہ جو جواب مناجات میں تہا وہ کلام تو
مکالمہ ہوا شرح مثنوی معنوی سے ثابت ہوا کہ عارف کامل کلام الہی بلا واسطہ سنتا ہے
اور شرح مسلم سے تصنیف واقف اسرار الہی ملا نظام الدین قدس اللہ روحہ کی ثابت
ہوا کہ حق تعالی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ و من مریدیہ و حضرت سید عبد الرزاق
قدس سرہ سے کلام فرماتا تہا رسالہ غوثیہ سے مکالمہ حضرت رب العزۃ کا عز وجل
اور عبد مقبول اوسکی کا یعنی حضرت غوث الاعظم کا ثابت ہوا شرح رسالہ
غوثیہ سے ثابت ہوا کہ اصطلاح صوفیہ میں اوسیکو غوث کہتے ہیں کہ جس سے
حق تعالی کلام کرے عارف جامی علیہ الرحمہ کے فرمانے سے ثابت ہوا کہ معانی
صرفہ یا معبر بعبارات غیر مراد الضبط للتلاوہ اللہ تعالی کے فرمائے ہوئے
انبیا علیہم السلام کے ساتھہ مخصوص نہیں اولیاء کرام کیے ساتھہ بہی ایسا کلام ہوتا
ہی علامہ قیصری کی کلام سے شرح فصوص الحکم مین معلوم ہوا کہ کلام الہی دو
قسم ہے ایک وحی کہ بواسطہ ملک ہوتی ہے اور یہہ وحی کبہی ساتھہ شہود ملک
اور استماع کلام اوسکے ہوتی ہے وہ کشف شہودی ہے متضمن کشف معنوی
کو اور وحی مخصوص ہے ساتھہ نبوۃ کی اور مشروط ہے ساتھہ تبلیغ کی دوسری
الہام کہ وہ کبہی حاصل ہوتا ہے بلا واسطہ ملک کے حضرت حق تعالی سے ساتھہ
اوس وجہہ کے جو خاص ہے حضرت حق تعالی کو ساتھہ ہر مخلوق اپنی کے اور الہام
فقط شہود اور کشف معنوی ہوتا ہے بغیر کشف شہودی کی اور مشروط بالتبلیغ
بہی نہیں جیسی وحی اور نبوۃ کے ساتھہ بہی مخصوص نہیں ہے یہہ جو علامہ
قیصری نی فرمایا ہے جو تطبیق دی جاوے تو یہہ آیۃ ماکان لبشر سے مخالفت
نہیں ہے اور تفرقہ اور مباینہ درمیان وحی اور الہام کے جو مذکور ہوئے تو

یہ اصطلاح صوفیہ کرام ہے تفسیر مظہری سے معلوم ہوگا انشاءاللہ تعالے اور
قطع نظر اس اصطلاح سے الہام ایک مرتبہ وحی کا ہے جیسی مواہب لدنیہ سے
مذکور ہوگا اور قرآن مجید سے بہی ذکر کرینگے انشاءاللہ تعالی اور عوارف
معارف سے ثابت ہوا کہ بہت صوفیہ کرام کلام الٰہی سنتے ہین اور حضرت امام جعفر
صادق رضی اللہ عنہ عن اولادہ الکرام و اجباءہ العظام سے صلوۃ مین مکالمہ
بہی واقع ہوا اور کو ایک دریتہ سے مکالمہ حضرت رب العزۃ عزوجل کا بایزید بسطامی
قدس سرہ العزیز سے ثابت ہوا ایسا ما ذکرنا تو بنظر اس تحقیق کے کسی مسلمان نے
چہ جائیکہ اہل علم ہو پہر اہل سنت کی مذہب سے دعوی مطلق مکالمہ کو کفر نہین
کہا پہر جو حضور بامن وراء حجاب ہوا ہی واسطے محقق دوانی علیہ الرحمہ نے مکالمہ
کو مقید ساتہہ شفاہا کے کرکے مبنی تکفیر کا ٹہیرایا اب سنو شفاہا مصدر ہے شافہہ
کا جیسی قتالا قاتلہ کا تو معنی شافہہ زید و عمرو کی یہ ہین کہ نزدیک کیا زید نے لب
اپنا عمرو کی لب سے قاموس مین ہے شافہہ ادنی شفتہ من شفتہ حضرت رب العزت
عزوجل شفہ اور لب سے پاک اور منزہ ہین تو معنی کلام شفاہا کی یہ ہین کہ حق تعالے
ایسی قرب شفاہا سے پہر وہ بہی نہ ایسا جیسی قرب مشافہہ بشر کا بشر سے ہوتا ہے
بلکہ وہ جو لایق اوسکی پاک شان کی ہے جو کلام کرے وہ شفاہی کلام ہوگا یہ خاص
ہی منصب نبوۃ سید الانبیاء کے علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام * اسکا جو کوئے
اور دعوے کرے اوسکو فقہا نے کفر لکہا ہے نہ یہ کہ دعوے مطلق مکالمہ کا کفر
ہی جیسی اس خناس نے کہا اور پہر احمق اسکا دیکہو کہ مطلق مکالمہ کے دعوے
کو کفر کہا اور شرح عقاید جلالی سے جو عبارت نقل کے سند کی ہے اوسمین شفاہا
کی قید ہے ساتہہ نقل کے اس حماقت کو تو دیکہو اب بہلا اس شیطان رافضی

پوچھو کہ تو حضرت غوث اعظم کا اور سارے اولیا اللہ کا تو معتقد نہین انکی جناب سے جو بی ادبی کی تجکو اسکا کچھہ باک نہین پر حضرت امام حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ جو اونکی شامل ہوی تو اپنی شیعہ امامیہ کو کیا موہنہ دکہادیگا تو بہلا یہہ تو اونکی سامنی کچھہ بات بنالیگا مثلا کہیگا کہ حضرت امام کے بات مجکو معلوم نہتی یا یہہ کہ یہہ روایت سنیون کی ہے ہمارے یہان کے نہین اور تکفیر کے روایت بہی سنیون کی ہے یا کچھہ اور کہدے پر اب کلام ہے مہر والون سے کہ ان لوگون نے خناس کے کلام کے تصدیق کرکے تصحیح کے اور مہرین لگائین اگر اونکی پاس ایسا جواب ہے کہ عند اللہ موجب مواخذہ کا نہو تو فبہا وگرنہ ایہہ تکفیر کہان تک پہنچی تو بعد دریافت ہونی حال اس تکفیر کے تجدید ایمان کے چاہیے اور توبہ توبۃ السر بالسر و توبۃ العلانیۃ بالعلانیۃ تو واجب ہے کہ اس رسالہ پر تصحیح کرکے مہر لگاوین اور اگلی مہرون کا عذر لکہدین نہین تو بدون اسکی توبہ نہوگی بر رسولان بلاغ باشد و بس ٭ اب سنو کہ مکالمہ پر عالم ربانی نے مسامرہ کا ساتہہ واو کی عطف کیا مسامرہ مشتق ہے سمر سے اسکی معنی لغت مین لیل اور حدیث اللیل اور ظلمت لیل کے ہین لیل عبارت ہے ظل مخروطی ارض سے جو راس مخروط کا فلک زہرہ تک پہنچتا ہے اوسکی اوپر لیل نہین جیسی عن العباد مین علم ہیئت کی ثابت ہے اور لیل کو حق تعالی نے فرمایا ہے وجعلنا اللیل لباسا اور لباس پردہ اور حجاب ہے بدن کا تو لیل بہی ایسی ہے حجاب اور پردہ ہوتا ہی تو یہہ عطف تفسیری مسامرہ کا اوپر مکالمہ کے دلیل ہے اسکے کہ مراد مکالمہ سے مکالمہ من وراء حجاب ہے تو بہلا یہہ مکالمہ شفاہی اور کفر کہانسے ہوا اوسکو گستی کفر کہا ہے واللہ تعالی اعلم بالصواب **نواں وسوسہ یہہ قول**

موسوس کا نواں مقولہ صدیق کی حال مین لکھا ہے لا ابدا و درامی

مثل محافظت انبیا، که مسمی بعصمت است فایز می کنند جماعت نی کہا کہ بڑا اعلامی
مسئلہ اہل سنت اور شیعہ مین بحث امامت سے عصمت ہے کہ شیعہ واسطے
بارہ امام کے ثابت کرتے ہین اہل سنت اوسی رد کرتے ہین یہہ بات ہر
خاص و عام جانتا ہی **دفع اس وسوسہ کا یہہ ہی** کہ محافظت
تین قسم ہے ایک محافظت ذنوب سے ساتہہ امتناع صدور ذنوب کی اسکا
نام عصمت ہے اور خاص انبیا علیہم السلام کے دوسرے محافظت ذنوب سے
ساتہہ امکان صدور ذنوب کے مگر صدور ممکن واقع نہو یہہ خاص ہے صدیقین
کے ساتہہ اور اس ثانی محافظت کو کہہ سکتی ہین کہ یہہ مثل اول کے
ہی بیچ عدم صدور ذنوب کے اور مغایر ہے اول سے کہ اول مین صدور
ممتنع ہی اور ثانی مین ممکن تیسرے محافظت ذنوب سے اکثر عمر کہ اکثر کو حکم
کل کا ہوتا ہی ساتہہ وقوع ذنب کے احیانا استقبال مین جیسی اور صلحا مین سوا
صدیقین کے تو یہہ وسوسہ دفع ہو گیا یہہ وسوسہ تب ہوتا کہ عالم ربانی نے یون
کہا ہوتا کہ لاید اور العصمتی مثل انبیا یا مثل عصمت انبیا علیہم السلام فایز می کنند یا یون
کہتے لاید او زر المحافظتی کہ مسمی بعصمت است مثل انبیا علیہم السلام فایز می کنند ہر خاص
و عام یہہ جانتا ہے بہلا اگر ثبوت عصمت کا صدیق مین منظور ہوتا تو ان تینون عبارتون
مین سی ایک عبارت بولنی کو کیا مانع تہا اور قواعد مناظرہ سی کہ دفع اعتراض
بیان کر دینی مراد کی سے بہی ہوتا ہی سو ہو گیا جملہ و صیغہ مصدر ساتہہ کاف و صیغہ
کی یعنی یہہ قول کہ مسمی بعصمت است صفت ہی محافظت انبیا کی نہ صفت محافظت کی کہ
خط ہی صدیق کا منشا اس وسوسہ کا یہہ ہی کہ قریب کو چہوڑ کے جو محافظت انبیا
ہے بعید کے جو محافظت ہی صفت ڈالی یہہ بعید سو سوسہ کے ہی مثل

اوسکی اور فہمیدون کی ہے **وسوان وسوسہ یہہ قول**
موسوس کا دسوان مقولہ صدیق من وجہ مقلد انبیا می باشد
و من وجہہ محقق در شرایع پس نور جبلی او بسوی کلیات حقہ منعقدہ در
حظیرۃ القدس کہ برائی تربیت نوع انسان عموما متعین گردیدہ اور ارہنموئی
می نماید پس علوم کلیہ اورا بدو واسطہ می رسد بوساطت نور جبلی و بوساطت
انبیا علیہم السلام پس در کلیات شریعت و حکم احکام ملت او ارشاد کرد انبیا ہم می
تواند گفت و ہم اوستاد انبیا و نیز طریق اخذ ان ہم شعبہ ایست از شعب وحی کہ
انرا در عرف شرع بنفث فی الروع بتعبیرے فرماید انتہی ملتقطا حاجت نہی کہنا کہ
یہہ عویہے ہی نبوت کا اور معنی ختم نبوت کا انکار جب کلیات شریعت اور
حکم احکام ملت ایک معصوم کو بواسطہ نبی کی ایک طریق کی وحی سیے حاصل
ہوئی نبوت مین کیا باقی رہا شیخ ابن حجر نے فتح کمیہ مین نبی کی تعریف یہی کی
ہے وھو حر ذکر من بنی ادم اوحی الیہ لیتبع ولم یوم
بتبلیغہ وان امر فرسولا ایضا وان لم یکن لہ کتاب ولا نسخ شرع
من قبلہ علی الاشہر انتہی **دفع اس وسوسہ کا یہہ ہے**
کہ اس خناس نے وسوسہ نے صدور الناس نی دیکہا کہ بہت لوگون نے صراط مستقیم
نہین دیکہی اور بہتون کو میسر نہین اتی تو ان سی اللہ رب العالمین کے مقربون
کے تکفیر کرائی اور کو کفر مین داخل کیجی چنانچہ سیہے غایۃ بغتہ اور مراد شیطان
کی ہے جیسی ہمنی ذکر کیا کہ غایۃ بغیتہ سلب الایمان والخلود الدائم فی النیران
دیکہو عالم ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد ذکر صدیق ذکی القلب ذکی العقل کے فرمایا ہے
پس فرق ما بین این کرام و انبیاء عظام علیہ الصلوۃ والسلام با قامت مظالت

واسنباع حکم ومبعوثیۃ الی الامم است الی اخر اقال یہہ دونو وصف انبیا علیہم الصلوٰۃ
والسلام مین ہوتی ہین اور صدیقین مین جو نبی نہو تو معدوم اور جو نبی ہی ہو
جیسی حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام قال اللہ تعالی فیہ انہ
کان صدیقا نبیا تو انمین یہی یہہ دونو وصف موجود ہوتی ہین پر بجہت نبوت
نہ حیث الصدیقیۃ اور پہلا وصف دوسرے کو لازم ہے اس لئی سب علانی پچھلی
وصف کو مفہوم اور تعریف مین نبی کے داخل کیا ہے اور کہا ہے النبی ھو
انسان بعثہ اللہ تعالی الی الخلق لتبلیغ ما اوحی الیہ جیسی شرح
عقاید جلالی وغیرہ مین ہی اور بعضون نے ما اوحی الیہ الاحکام کہا ہی دونون
کا ایک ہی مطلب ہے اور اس خناس نے محض صدیق کی نبی بنانی کو اپنے
طرف سی معصوم ٹہیرا کر کہا جب کلیات شریعت کی اور حکم احکام ملت ایک
معصوم کو بی واسطہ نبی کے ایک طریق کی وحی سے حاصل ہوی نبوت میں
کیا باقی رہا ہم کہتی ہین یہہ یعنی بعثۃ الی الخلق ای الامۃ لتبلیغ ما اوحی الیہ
الاحکام کہا ہے دونون کا ایک ہی مطلب ہے اور اس خناس نے محض
صدیق کے نبی بنانی کو اپنے طرف سی معصوم ٹہیرا کر کہا جب کلیات شریعت
کی اور حکم احکام ملت ایک معصوم کو بیواسطہ نبی کے ایک طریق کی وحی سے
حاصل ہوے نبوت مین کیا باقی رہا ہم کہتی ہین ای یعنی بعثت الی الخلق ای الامۃ
لتبلیغ ما اوحی الیہ ای لتبلیغ الشرع باقی رہا تو وہ صدیق نبی کہان ہوگیا اور شرع
صرف کلیات سے عبارت نہین بلکہ جزئیات سب اجزا شرع کے ہین بلکہ عمدہ مباحث
شرعی شخصیات ہین جیسی عقاید مین مباحث ذات اور صفات کی اور مباحث
خاص ساتہہ ذات حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور مباحث حضرت

یعنی وصف اول یعنی ... خلاف ... دوسرا وصف حکم ... مبعوثیۃ الی الامم ... الخ

مهدی سے اور مباحث دجال اور مباحث خاص خاص ہر ایک کی چاردون ملائک مقرب سے اور مباحث قیامت اور صراط کی وامثال ذلک کہ اکثر اونکی صدیق کو بواسطہ نبی کے معلوم ہوتے ہین تو صدیق اول تو مبعوث ہے نہین چہ جائیکہ مبعوث ہو ساتھہ شرع کے تو نبی ہونا صدیق کا کہان سی لازم آیا اور حکمتین احکام ملت کے تو شرع کا جزو اور رکن نہین تو اسکو اعتراض مین کیا دخل ہوا یہہ غبی حکم احکام ملت مین جو لفظ حکم ہے اوسکو مفرد احکام کا سمجھا ہے اور وہ جمع ہے حکمت کی جیسے امم جو جمع ہے امۃ کا دوسرے جگہہ دلیل ہے سلیقہ عبارت فہمی کا یہہ نہین جو مفرد ہوتا احکام کا تو اوسکو ذکر نکرتے اور کہتے اور احکام ملت بنظر لفظ اور معنی جیسے غور سے معلوم ہوتا ہے اور یہہ قید معصوم کے اپنی اپنے نوین وسوسے کی ہے اور ہم اوسکی دفع مین ثابت کر آئے ہین کہ صدیق کو محافظت ہوتی ہے مثل محافظت انبیا علیہم السلام نہ عصمت وہان دیکھہ لیا چاہیے بالغرض اگر صفت عصمت کے صدیق کو ثابت بہی ہوتی جیسے سنے کو ثابت ہی تو پہر عصمت نبی کے مفہوم مین کسنے معتبر کے ہی غایۃ مافی الباب یہہ کہ نبی کو عصمت لازم ہے لیکن یہہ لازم نہین کہ جو لازم معرف بالفتح کو ہو وہ اوسکی مفہوم مین معتبر ہو اور تعریف مین داخل دیکہو جیسے معجزہ نبی کو لازم ہے اور مفہوم مین اوسکی کسی نے معتبر نہین کیا پہر یہہ ابجد خوان مدرسہ علم اور تحصیل تمام مکتب جہل سمجھا ہے کہ قید بعثت کی سب یا بعض کے نزدیک نبی اور رسول کے مفہوم مین ماخوذ نہین تو اسیواسطے اپنے سند کے لئی نبی کے تعریف ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی وھو حر ذکر من بنی ادم اوحی الیہ بشرع ولم یومر بتبلیغہ الی اخرہ اور یہہ سمجہا کہ اسمین قید بعثت کی نہین ہی اور صدیق پر موافق تحریر عالم ربانی کے

یہہ تعریف صادق ہی تو فرق دونون مین یعنی نبی اور صدیق مین زہا اور
فرق جو صراط مستقیم مین ذکر کیا ہی بسبب صدق اس تعریف ابن حجر رحمۃ اللہ
علیہ کے اوپر صدیق کے کچہہ کام نہ آیا تو ہم اسکی اظہار جہل کے لئی کہتی ہین
کہ اول تو اس تقدیر پر صفت معصوم کے صدیق کے لیئے ذکر کرنی عبث ہوئے
کیونکہ اس تعریف مین قید عصمت کی مذکور نہین دوسرے یہہ بات ہی کہ اس
تعریف مین بہی قید بعثت کی ذکر کیے ہی پر اور لفظ اور اور حرفون سے نہ
بعثت کی حرفون سے مست شراب قہر آلہی کو ہوش کہان کہ سمجہی قاموس
مین ہی اوحی الیہ بعثہ تو اوحی الیہ معنی بعث الیہ بصیغہ مجہول ہوا مطلب یہہ
کہ بعث اور اوحی دونو آپس مین مترادف مین فرق اس قدر ہے کہ مفعول
بہ کو بعث کی ساتہہ بی واسطہ حرف جر کے ذکر کرتے ہین اور اوحی کے ساتہہ الی
کا مجرور کرکے ذکر کرتے ہین مجہول مین بعث باستتار ضمیر اور اوحی الیہ + کہین گے
جیسی **ابن حجر** نے کہا دونون کی معنی ایک ہی ہین تو اوحی الیہ بشرع کے
معنی بعث لشرع کے ہوئے اور یہہ تعریف ہی سبنے کی صدیق پر صادق ہوئے
جیسی تعریف جمہور کے اور عصمت ثابت کرنا صدیق مین اور ذکر کرنا تعریف
ابن حجر کا واسطی بے ادبی کرنے کی اس خناس کو مفید نہوا **اب سنو**
کہ موافق فہمید اس خناس کے اس تعریف مین ایک خلل اور بہی ہی کہ ہر فرد
صحابہ پر بلکہ ہر فرد امت پر جو ذکر ہو تعریف نبی اور رسول کے جو یہہ سے
صادق ہوتی ہے اس لئی کہ **بیضاوی** مین اویرسل رسولا فیوحی
باذنہ ما یشاء کی دو معنی لکہی ہین **ایک یہہ** کہ یا بہیجی اللہ رسول یعنی فرشتہ
کو کہ وحی پہنچاوے اللہ کے اذن سے وہ جو چاہے اللہ یعنی جسکی طرف چاہے

وہ فرشتہ وحی پہنچا دیوے تو وہ موحی الیہ جسکی طرف فرشتہ نے وحی پہنچائی ہو اسکی
کی اذن سے سوائے سب نبی کی اور کوئے نہو گا **دوسرے** معنی یہہ کہ بالیقین
اللہ رسول یعنی انسان ہے وہ انسان رسول وحی کرے اللہ تعالی کے اذن
سے یعنی پہنچا دیوے وہ جو چاہے اللہ تعالی یعنی پہنچا دے امت کو تو امت
موحی الیہ ہو دیے فی الجملہ تو اس امت میں جو ذکر ہوا اوسپر یہہ صادق ہوا
کہ وہ ذکر ہے اوحی الیہ لشرع یعنی پہنچا یا گیا ہے اوسکو شرع یعنی انسان
رسول نے پہنچایا ہے اوسکو شرع تو اس قدر تعریف جو نبی کے ہی اوس امت
پر صادق ہو دیے اور وہ مامور تبلیغ کا ہے ہی اسلئے کہ فلیبلغ الشاہد الغایب
حدیث صحیح ہے تو وہ تبلیغ شرع کا مامور ہے ہوا تو یہہ سب تعریف رسول کے
ہو دیے اور لا تعد ولا تحصی امت پر صادق ہوئے اگر اس تعریف میں اوحی الیہ
ملک لشرع معروف کی صیغہ کے ساتھ کہا ہوتا تو یہہ تعریف سوائے نبی کے اور
پر صادق نہوتی اور جب صیغہ معروف سے عدول کرکے صیغہ مجہول کا اختیار
کیا تو یہہ نقص عدم مانعیت کا ثابت ہوا جیسے ہمنے ذکر کیا تو موافق تجویز اکر
خناس کے ایسی امت پر جو مصداق اس تعریف کا ہے تو اوسمین اور نبی
مین یا اوسمین اور رسول مین کیا فرق رہا عالم ربانی کی تکفیر تو صرف بنظر
صدیق کے کیے تھے اب ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے حق مین کیا کہیگا اور ہم نہ یہان
بے ادبی کرین نہ وہان اسی سے کہ ہمنے جو معنی اس تعریف کی بیان کئی ہین وہ
نہ صدیق پر ثابت ہین نہ اور امت پر اور جو یہہ خناس صدیق پر یہہ تعریف صادق
کرتا ہے تو یہہ وہ ہمارے معنے نہیں سمجھا ہے تو اوسکی فہمید کے موافق یہہ تعریف
سب امت پر جو ہم ذکر ہوئی صادق ہے تو یہہ صاحب تعریف کی حق میں جائی کہ

بہت ہی اوبی کریے نہین تو عالم ربانے کی طرف سی توبہ کریے اور بہر کہتی ہین کہ
یہہ تعریف ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے خوب نہین اوحی الیہ کے معنی سوائے بعث
کی اور بہے ہین اشیر الیہ کتب الیہ ارسل الیہ الہم القی اور یہہ سب معنے لغوے
ہین تو یہہ لفظ مشترک ہوا اور لفظ مشترک ذکر کرنا بی قرینہ کے تعریف مین جایز
نہین کہ فہم کو مخل ہے ہر کوے نہین سمجہتا اس لئی یہہ خناس نہ سمجہا اور اللہ
تعالی کے معقولون کی اس تعریف پر اعتماد کرکے تکفیر کریے اور کروا یے آپ
آپ ہلاک ہوا اور اورون کو بہے ہلاک کیا شاید ابن حجر نے ماخوذ ہونے قید
بعثت کو مفہوم ہونے کے کہ مشہور ہے اس کے شہرہ کو قرینہ تعین معنی بعث کا
لفظ اوحی الیہ پیش سے ٹہیرایا ہو تو البتہ قرینہ ہو سکتا ہے پر ظاہر نہین اسلئی
ہر کوے نہین سمجہہ سکتا ہی بخلاف تعریف جمہور اور محققین کے کہ ایمہ صناعت
علم میزان کی بہے ہین کہ اونکی تعریف خالی اس نقصان سی ہے ہر کوی سمجہہ
لیتا ہی **قول موسوس کا** اور اس طرحکی دعوے کرنے والون کو علما نے
کافر کہا ہے قاضی عیاض نے شفا مین لکہا ہی کذلک من ادعی منہم انہ
یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ او انہ یصعد الی السماء ویدخل
الجنۃ ویاکل من ثمارھا ویعانق الحور العین فھولاء کلھم
کفار مکذبون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی بعد شفا مین یہہ عبارت
ہی لانہ اخبر علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام انہ خاتم النبیین
ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ انہ خاتم النبیین وانہ ارسل
الی الناس کافۃ انتہی اس عبارت کو موسوس نے چہوڑ دیا **جواب**
اسکا یہہ ہی کہ مراد موسوس کے اس قول اسکے سے ہے کہ اس طرح کے

دعوا کرنیوالیکو علمانے کافر کہا ہے کیا ہے **یا یہہ ہے** کہ جو کوئی
دعوے کرے کہ مجکو کلیات شریعت کی اور حکم احکام ملت کی بی واسطے
نبی کی ایک طریق کے وحی سے حاصل ہوتے ہین یا اور کوئی یہہ مضمون
کسیکی حق مین کہی اور عنبر دسے **یا یہہ ہے** کہ کوئی دعوا کرے کہ مجکو
ایک طرح کی یا اور کوئی کسیکی حق مین کہے کہ اوسکو ایک قسم کی وحی ہوتی
ہی لیکن اول مراد نہین ہوسکتی اس لیئے کہ اول تو وہ پہلی کہچکا ہے اور تمیز
اسکو استیصال بہہ ایہے کردیا ہے دوسرے وجہ اوس اول کے مراد نہونی
کی یہہ ہے کہ دلیل جو اوسنی شفا کی عبارت ذکر کے ہے وہ دلیل اول کے
نہین ہوسکتی اس واسطے کہ عبارت منقولہ شفا مین صرف ذکر دعوے وحی کا
ہی تو اس سے ثابت ہوا کہ مراد اوسکی دوسرا احتمال ہے نہ پہلا **دفع**
وسوسہ کا موقوف ہے اوپر ذکر کرنے اقسام وحی کے اور بیان کرنے عدم
اختصاص مطلق وحی کے ساتھہ نبوت کی **مواہب لدنیہ** مین ہے
اکمل اللہ تعالی لہ من الوحی مراتب عدیدۃ **احدہا** الرؤیا الصادقۃ
الثانیۃ ما یلقیہ الملک فی روعہ وقلبہ من غیران یراہ **الثالثۃ** کان یتمثل
لہ الملک رجلا فیخاطبہ حتی یعی عنہ ما یقول لہ فقد کان یاتیہ فی صورۃ دحیۃ الکلبی
الرابعۃ کان یاتیہ مثل صلصلۃ الجرس **الخامسۃ** ان یری الملک فی
صورتہ التی خلق علیہا لہ ستمایۃ جناح فیوحی الیہ ما یشاء ان یوحی **السادسۃ**
ما اوحاہ اللہ تعالی الیہ وہو فوق السموت من فرض الصلوۃ وغیرہا **السابعۃ**
کلام اللہ منہ بلا واسطۃ کما کلم موسی وقد زاد بعضہم مرتبۃ ثامنۃ وہی تکلیم اللہ تعالی
کفاحا بغیر حجاب وہ یراد ایضا کلامہ تعالی لہ فی المنام ثم مرتبہ اخر ہے وہی العلم الذی

يلقيه الله تعالى في قلبه و على لسانه على الاجتهاد في الاحكام وذكر الحكيم الوحي كان ماية على ستة وأربعين نوعًا انتهى بالاختصار وحذف الزوايد اور اسی طرح سے بیچ مدارج میں اب سنو ہم کہتے ہیں کہ جمیع مراتب اور ہر مرتبہ وحی کا خاص نہیں ہے ساتھ انبیا علیہم السلام کے قرآن مجید میں ہے واوحی ربک الی النحل الہمہا و قذفت فی قلوبہا بیضاوی و مظہری وغیرہما اور قرآن مجید میں ہے واوحینا الی ام موسی بالہام آور دیا بیضاوی اور مظہری میں ہے وحی یوخابذ بنت لاوی ابن یعقوب علیہم السلام کذا ذکر البغوی اجمعوا على انه ليس بوحي نبوة وان النبي لا يكون الا رجلا قال قتادة قذف في قلبها وهو الالهام في اصطلاح التصوف ومن جنس المنام الصادق الموجب لليقين واطمينان القلب وهو ايضا من قبيل الالهام وهذه الاية تدل على ان الالهام ايضا من اسباب العلم وان كان علما ظنيا والمعتبر الهام القلوب الزاكية والنفوس المطمئنة والفرق بين الوسوسة والالهام بحصول الاطمينان انتهى اور مجمع البحار میں ہے اوحی الى الحواريين امرتهم اوحى لهما الهمها فاوحى اليهم اومى وقيل كتب بيده على الارض ليوحون الى اوليائهم يلقون في قلوبهم تو دیکھو ان نصوص قطعی کتاب اللہ سے ثابت ہوا کہ کوئی مرتبہ مراتب وحی سے اور آدمی میں سوائے انبیا علیہم السلام کے بلکہ بعض حیوانات میں بلکہ بعض جمادات میں پایا گیا اور وہ الہام ہے اور منام اور اوسکی تعبیر خفیہ

قرآن مجید میں وحی ہے تو اب کوئی لکھے کہ الہام یا منام کو تب وحی کہیں گے
کہ وہ الہام یا منام نبی علیہ السلام کو ہو اس لئے کہ اللہ تعالی نے وہ جو غیر نبی
میں بھی ہو تو اوسکو بھی وحی فرمایا اب سنو احادیث نبوی جمع الجوامع
میں ہی لم یبق من مبشرات النبوة الا الرویا الصالحة یراہا
المسلم او ترى له ق عن ابی الطفیل عن حذیفة لم یبق من
النبوة الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرویا الصالحة
ح عن ابی هریرة لم یبق بعدی من المبشرات الا الرویا الصالحة
یراها الرجل او ترى له هب عن عائشة رویا صادقة اور صالحہ
کو کہ دونوں سے مراد ایک ہے ہی نزدیک محدثین کے اول مرتبہ اور الہام
کو یعنی القاء فی القلب کو دوسرا مرتبہ وحی کا مواہب لدنیہ میں گنتی میں رکھا
ہی تفسیر جلالین میں یوں ہی واذ قلتم وقد خرجتم مع موسی علیہم
السلام لتعتذروا الی الله من عبادة العجل وسمعتم کلامه تفسیر
مظہری میں یوں ہی واذ قلتم حین امر الله موسی ان یاتیه فی ناس
من بنی اسرائیل معتذرین الیه من عبادة العجل فاختار سبعین رجلا
من خیارهم وقال لهم صوموا وتطهروا وطهروا ثیابکم ففعلوا
فخرج بهم الی طور سینا فقالوا له اطلب لنا نسمع کلام ربنا فلما دنی
موسی الجبل وقع علیهم عمود الغمام وتغشی الجبل کله فدخل
فی الغمام وقال لهم ادنوا ودخلوا الغمام خروا سجدا وکان موسی
اذا کلمه ربه وقع علی وجهه نور ساطع لا یستطیع احد ان ینظر
الیه فضرب دونهم الحجاب یسمعونه وهو یکلمه یامره وینهاه

واسمعهم الله انی انا الله لا اله الا انا ذو بکۃ اخرجتکم من
ادرن مصابیل شدیدہ فاعبدونی ولا تعبد واغیری فلما
فرغ موسی وانکشف الغمام قالوا یموسی الآیۃ ہچنین است در دیگر تفاسیر
معتبرہ ہرگاہ موسے علیہم السلام کے اصحاب نے کلام حق تعالی کا سنا اور باوجود
اسکی کہ خیار بنی اسرائیل کے تہے تو بہی انکار کیا اور یہہ امت مرحومہ کہ خیر
الامم ہے خیار اُنکی کہ کبہی اونسی ایسی گستاخی عمل مین نہین آئے اگر کلام
الہی سنین تو بعید نہین چہ جائیکہ ممتنع ہو چنانچہ تفسیر بیضاوی ہے مین اور سفینہ
حاکم اور شرح مثنوی ہے اور شرح مسلم تصنیف واقف اسرار الہی ملا نظام الدین
قدس سرہ اور رسالہ غوثیہ اور شرح رسالہ غوثیہ اور کتاب الکواکب الدریۃ فی
برج السادات الصوفیہ اور شرح فصوص الحکم تصنیف علامہ قیصری ہے اور عوارف
المعارف سی بہ تفصیل تمام دفع نوین وسوسہ مین اور مواہب لدنیہ سابقا مذکور
ہو چکا یہان تک یہہ مقدمات دفع وسوسہ موسوس کے تہے اب بہ تفصیل
اور توضیح دفعہ اس وسوسہ کا سنو عالم ربانی نے کہان فرمایا ہے کہ صدیق کو وحی
ہوتی ہے بلکہ فرمایا ہے کہ طریق اخذ ان ہم شعبہ است از شعبہ وحی اس عبارت
کی معنی یہہ ہین کہ جیسی وحی سے علم حاصل ہوتا ہے طریق اخذ صدیق مین بہی
ایساہی ہوتا ہے کہ جس سے علم حاصل ہوتا ہے تو گویا وحی ہی کانہ الوحی نہ یہہ
کہ حقیقت مین وحی ہے اور عین وحی ہے تا کہ عبارت شفا کی بر تقدیر صحت و عدم
تاویل ہو تکفیر کیے اب سنو حضرت افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے الحیا شعبۃ من الایمان الشباب شعبۃ من الجنون اسکی معنی محدثین
کے نزدیک یہہ ہین کہ حیا مانع ہوتی ہے معصیت سے جیسی ایمان تو گویا حیا ایمان ہے

اور جنون مانع نہین ہوتا ہے ارتکاب گناہ سے جوانی ہے بسبب غلبہ قوائی شہوانی
اور غضبانی کے مود سے ہوتی ہے طرف قلت عقل کے تو اس لئے شبیہ
مانع نہین ہوتے گناہ سے تو گویا شباب جنون ہے نہ یہہ کہ حیا عین ایمان
ہے اور شباب عین جنون مجمع البحار مین ہے حدیث الحیاء شعبۃ من
الایمان ہی طایفۃ من کل شی والمستحیی منقطع عن المعصیۃ بحیاءہ و
ان لم یکن لہ تقیۃ فکانہ ایمان یمنعہا منہا والشباب شعبۃ من
الجنون لانہ قد یسرع الی قلۃ العقل لما فیہ من کثرۃ المیل الی
الشہوات والاقدام علی المضار انتہی یعنی فالشباب کانہ جنون
پھر کہتی ہین ہم کہ جو کوئی کہی کہ شعبہ ہر شی کا عین اوس شے کا ہوتا ہے تو
یہہ مستلزم کفر کا ہوتا ہے بیان لازمہ کا یہہ ہے الشباب شعبۃ من الجنون
حدیث سی ثابت ہوا تو یہہ اگر عین جنون ہو تو کسی شباب پر تا وقت شباب کوئی
گناہ مکتوب اور ثابت نہو بسبب حدیث رفع القلم عن ثلث کہ اوسپر اجماع تمام
امت کا یہی ہے اور یہہ کفر ہے بالاجماع اور بالنصوص القطعیہ اور یہی یہہ
لازم آیا کہ عقل اور بلوغ تکلیف شرعی کیلئے کافی نہوا اور یہہ بھی کفر صریح
ہے بالاجماع القطعی والنصوص کذلک اور اوپر تقدیر تنزل اور تسلیم کے کہ معنی
عبارت مذکورہ عالم ربانی کے یہہ ہون کہ طریق اخذان ہم وحی است کلام ہے دلیل
مین اور پوچھتی ہین ہم قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے بغیر اسکے
کہ دعوے کرے نبوت کا یہہ کہا کہ مجکو ایک طرح سے وحی ہوتی ہے اور یہ وہ
شخص کہے کہ مراد میری وحی سے الہام ہے یا منام یا سماع کلام حضرت
ملک العلام عزوجل من وراء حجاب متحقق ہے نہ کلام شفاہی کہ وہ خاصہ ہے منصب

سید

ید المرسلین ہیکے صلی اللہ علیہ و الہ وسلم جیسی شرح عقاید مین ہے اور نہ ہو
علک کہ وہ خاص ہے نبوت کی ساتھہ جیسی یہہ ہے مذکور ہوا اور حال اونکا
بہی قرینہ صدقکا ہو مثلا وہ شخص بایزید بسطامی ہوں جیسی کو اکب دریہ مین ذکر ہوا
یا حضرت امام جعفر ہوں رضی اللہ تعالی عنہ وعن ابایہ الکرام یا اور عارف کامل
اکر کلام ازلی وہ سنتی ہون جیسی عوارف مین مذکور ہوا یا وہ صدیق اکبر
ہوں رضی اللہ تعالے عنہ جیسی شرح مثنوی مین فصوص سے منقول ہوا یا
حضرت غوث اعظم ہوں رضی اللہ تعالی عنہ وعن اتباعہ جیسی رسالہ غوثیہ سے
مذکور ہوا یا مثل شاہ عبد الرزاق کی قدس سرہ جیسی شرح مسلم سے مذکور ہوا یا
اور کاملین اس امت مرحومہ کے مماثل ان بزرگون کی یا قریب اور مرانی انکی
کہ حدیث مین آیا ہے مثل امتی کمثل الغیث لا یدری اولہ خیر ام اخرہ جیسی
جیسی حضرت امام مہدی ہونگی مثل اور ان کاملین کی ہدایت اور ارشاد پر لاکہون
آدمی گواہی دین اور پہر یہہ مقبول درگاہ الہی سند مین کہین کہ حق تعالی نے
وحی کریے والدہ حضرت موسی علیہ السلام کو اور نحل کو جیسی قران مجید مین
مذکور ہے اور وحی کی معنی اور ہے ہین جیسی مجمع البحار اور قاموس اور
مواہب لدنیہ سے مذکور ہوے اور وہ وحی جو خاص ہے انبیا علیہم السلام کے
جیسی شرح فصوص اور شرح عقاید سے معلوم ہوا وہ ہمارے مراد نہین اور حال
بہی ان مقبولون کا اسپر قرینہ ہے کہ اونکو اجتناب صغایر سے بہی ہے
چہ جایکہ کبایر اور کفر العیاذ باللہ کہ ایسون کو محفوظ کہتے ہین اور قطع نظر
بیان مراد اور قرینہ ہے اگر ایک مسئلہ مین بہت وجوہ کفر کے ہون اور ایک وجہ
اسلام کے ہو تو بہی واجب ہے مفتی کو کہ فتوے اسلام کا دے نہ کفر کا جیسی بحر الرائق

مین ہی عبارت بحر الرائق کے یہہ ہے و فی الخلاصۃ ان کان فی مسئلۃ وجوہ
توجب التکفیر و وجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی
یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم اور حدیث مین ہی من قال لمومن یا
کافر فقد باء بہ تو ایسی بڑے محدث اور وہ بڑے فقیہہ ہوکر تمنی کس طرح
حکم کفر کا کر دیا اور اس ہمارے کلام مین تو تصدیق اللہ اور اللہ کے رسول کے ہے
جیسی قران مین مذکور ہے تمنی تکذیب کس طرح کہدیے تمنی دلیل تکذیب کے یون
لکہی ہے لانہ اخبر علیہ والہ الصلوۃ والسلام انہ خاتم النبیین
ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالی انہ خاتم النبیین وانہ ارسل
للناس کافۃ تو اس دلیل سے تکذیب ثابت ہوتی جو دعوا نبوت کا ہے ہوتا اور
تمنی نفی دعوے نبوۃ کے کری ہی اور کہا ہے وان لم یدع النبوۃ تو اس دلیل
سی تم تکذیب ثابت ہوگیا اگر کوئی کہی کہ دعوے وحی کا مستلزم ہے دعوے نبوۃ کو
تو ہم کہتی ہین کہ مطلق وحی کو مستلزم نبوۃ کہنا یہہ خود کفر ہی اور تکذیب کلام
الہی اسلئی کہ ملزوم یا مساوی یا خاص ہوتا ہی اور لازم مساوی یا عام تو تمہارے
کلام سے ثابت ہوا کہ وحی عام نہین ہے نبوۃ سی حالانکہ قران سے عموم ثابت ہوتا
ہے کیونکہ ام موسی علیہ السلام مین اور نحل مین وحی پایے گئی بغیر نبوۃ کی اگر
کوئی کہی کہ وحی کا خواص نبوۃ سے ہوتا ہے تمنی علامہ قیصری سی آپ نقل کیا
ہی تو دعوے وحی کا مستلزم دعوے نبوۃ اور تکذیب اور تکفیر کا کیون نہو گا *
جواب اسکا یہہ ہے کہ مواہب لدنیہ مین مراتب وحی کے آٹہہ تو بلکہ چہالیس ذکر
کئی ہین اور بعض اونکی جیسی الہام یا منام یا کلام متصف بہ خواص نبوۃ سے ہین
بلکہ اولیائی کرام امت مین بہی ہوتے ہین جیسی مکرر مذکور ہوا اور وہ جو علامہ

مصرح ہی ذکر کیا ہے وہ وحی خاص ہے اور موافق اصطلاح صوفیہ کرام کے ہی
کہ وحی اولیاء اللہ کو الہام کہتے ہیں اور وحی انبیا علیہم السلام کو وحی کر کے
بتعبیر کرتے ہیں تاکہ نافہم لوگ وہم فاسد کو پیدا نکریں تو مجرد دعوے وحی کا جو
بالفرض والتقدیر اگر کسی سے پایا جاوے وہ محمول اوپر مراتب غیر مختصہ نبوت
ہی ہوگا کفر کیونکر ہوگا نظیر اسکی یہہ ہے کہ لفظ رسول کا عرف شرع میں بمعنی
انسان بعثہ اللہ تعالی الخلق لتبلیغ الاحکام الشرعیہ ہے اور فقہا قاطبۃ لفظ رسول
کو بمعنی فرستادہ ذکر کرتے ہیں اور مقابلہ میں وکیل کے اور احکام مختلف ان
دونوں کی ذکر کرتے ہیں اور کوئی تکفیر العیاذ باللہ فقہا کی نہیں کرتا ہے +
حاصل یہہ ہی کہ سماع کلام الہی اور مکالمہ حضرت رب العزۃ کا عز وجل یہ بتبعیت
انبیا علیہم السلام کے خواص امت میں بہی پایا گیا ہے اور وحی کا دعوے اپنے
یا اوروں کے واسطے اول تو کسی نے یہاں نہیں کیا بالغرض اگر کیا بہی ہوتا تو
بنظر اقسام ثلثہ مذکورہ کے مکذیب حضرت شارع کی اور کفر لازم نہیں آتا العیاذ
باللہ تعالی اور جو کوئی بسبب مغلوب ہونی اپنے کی شیطان عدو سے ایسی مقام
پر اپنی زبان ناپاک سے تکفیر کرے اولیاء اللہ کی تو اوسکی حق میں خوف ہے
مصرت عظیم کا دیکھو قاضی عیاض صاحب نے باوجود اس علو مرتبہ کی علم حدیث
اور فقہ میں بسبب اسکی کہ علماء ظاہریہ سے تھے علوم باطنہ سے حظ نہ رکھتے تھے
بلکہ منکر تھے علماء علوم باطن کی اور گستاخی کرتے تھے کیسی مضرت اس انکار اور
گستاخی کی پائی سنو کو اکب دریہ فی درج السادات الصوفیہ

ابن یحیی حال محمد بن محمد الطوسی الامام حجۃ الاسلام الغزالی کے لکھا ہے قالوا ولما

افتی القاضی عیاض باحراق کتاب احیاء العلوم بلغہ فدعا علیہ فمات

وقت الدعوۃ فی حمام نجاۃ **وقیل** بامر المہدی بقتلہ

الحمام بعد ان ادعی علیہ اہل بلدہ وزعموا انہ یہودی ثم

کان لا یحرم البت لکونہ کان یصنف الکتاب الشفاء کذا ذکرہ

فی کتاب لواقح الانوار واخرج الیافعی عن ابن الملیق عن یاقوت

القرشی عن ابی العباس المرسی عن ابی الحسن الشاذلی ان

ابن حازم خرج علی اصحابہ ومعہ کتاب فقال اتعرفونہ قالوا

ہذا الاحیاء وکان الشیخ المذکور یطعن فی الغزالی وینہی عن

قراءۃ الاحیاء فکشف لہم المذکور عن جسمہ فاذا ہو مضروب

بالسیاط فقال اتانی الغزالی فی النوم ودعانی الی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فلما وقفنا بین یدیہ فقال یا رسول اللہ

ہذا یزعم انی اقول علیک ما لم تقل فامر بضربی فضربت وقال

العارف ابن عربی عن نفسہ انہ کان یقرء کتاب الاحیاء

فی المسجد الحرام تجاہ القبلۃ الشریفۃ وقال العارف الشاذلی و

رایت المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام باہا بالغزالی موسی

وعیسی علیہما السلام وقال ہل فی امتکما مثلہ قالا لا واخرج لہ

الموسی بالصدیقیۃ العظمی قال ونقل الیافعی عن بعض العلماء

الاکابر والعلماء الجامعین بین علمی الظاہر والباطن انہ قال

لو کان نبی بعد النبی لکان الغزالی انتہی تو اوپر روایت ثانی انکی موت

کی دفن انکا مقابر یہود میں ہوا ہو کانہ مقابر مسلمین میں تو مومنین کے دعا سے بھی

وقت زیارت قبور ہوتی ہے اوس سے محروم رہے ہونگی العیاذ باللہ تعالی ہمارے

نبی

انکی اشیت الله تعالی نیک کرے **قول موسوس کا** اور تاویل کے تقدیر پر بہی
قایل ایسا ہی جیسے رافضی وغیرہ **جواب اسکا یہہ ہی** کہ جو تاویل کو متعین نہین
کیا تو معلوم ہوا کہ نفس تاویل موجب رفض وغیرہ کی ہے اور یہہ محض غلط ہی اسلئی
کہ اس عبارت ہی مشترک ہی جو مترجح ہون بعضی معنی اوسکی بالرای **تنقیح کی**
یہہ عبارت ہی ثم المشترک ان ترجح بعض معانیہ بالرای لیسمی ماولا
تو دیکہو امام اعظم صاحب ثلثہ قروء کی تاویل کرتے ہین تین حیض کرکے اور امام
شافعی صاحب ہتہ تین طہر کیے اور دونون امام ہین اہل سنت کے **قول موسوس**
کا تمام ہوے گفتگو جماعت کی قایل کے مقولات پر **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ یہی تمام ہوا بیان تحقیق اس جماعت حمقا کا بتفصیل تمام و توضیح ما لا کلام اگر شر اس
قہر الہی سے بدست نہین ہوا اور الو کا گوشت کہا کر الو نہین بن گیا تو ہمارے
سب کلام کا جواب دیکر اپنا سب کلام صحیح کردی نہین تو یا تایب ہو جینی بہر پانی
مین ڈوب مرے **قول موسوس کا** اب سایل سوال کرتا ہی علماء دیندار د
ہی کہ موافق مذہب اہل سنت اور جماعت کی دسون باتین قایل کیے باطل اور
قایل اور جو اوسکو حق پر سمجہی اہل سنت سی خارج ہین مانند شیعہ اور معتزلہ اور
خارجیہ کے جیسا کہ جماعت نی کہا یا نہین اگر ہین تو اونکی پیچہی نماز اور اونسی
مناکحت وغیرہ کا کیا حکم ہے **جواب** دسون باتین قایل کی باطل ہین مخالف
حق کے اور قایل ان مقولات کا اور جو ان مقولات کو حق سمجہی سب خارج ہین
اہل سنت سی اور جماعت نی جو کہا ہی حق اور صواب ہے اور نماز مین اقتدا اور
مناکحت وغیرہ اونسی مثل اقتدا اور مناکحت وغیرہا ساتہ رافضی اور خارجی اور
معتزلہ وغیرہم کے اہل ہوا اور بدعت سے ہے واللہ تعالے اعلم بالصواب

خاتمہ حال مقولات عالم ربانی کا اور اوسپر جو گفتگو جماعت حنفیہ کی
ہوئی ہے سب مذکور ان اوراق مین ہے اوس سے حال اوس سوال جواب کا واضح
ہو جاتا ہے اب یہان ایک لطیفہ غیبی ہے اوسکو سنا چاہیے عالم ربانی نے
اپنی مالک حضرت عز و جل کے رضا جوئے مین تا مقدور اعتصام کتاب اور سنت
مین اور تاسی اور پیروے مین حضرت سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سعی بلیغ کیے اور فرو گذاشت نکیا یہان تک کہ اپنا وطن اور آبرو اور مال اور جان
اوس مالک جل و علا کے راہ مین صرف کیا پر ایک تشبہ بہ تبعیت اور تاسی اور
پیروی ہے کہ اوسکی حصول مین اپنا اختیار نہ تہا اوسکی بعد شہادت کی اونکے
اتباع اور محبین مین اللہ تعالی نے اپنی فضل سے وہ شرف اور سعادت اعدا
کے ہاتہ سے اونکی نصیب کے جیسی حضرت یوسف علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام
کو بہائیون کے ہاتہ کس کمال کو پہنچایا ہے عدو شود سبب خیر اگر خدا خواہد + خمیر
مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است + یہہ عبارت مدارج کے ہی جو ہم نقل کرتے ہین وہ
لطیفہ غیبی ظاہر ہوتا ہے **عبارت مدارج کے یہہ ہی** وصل و در سال ہفتم
چون دیدند قریش عزت و قوۃ دین اسلام را باسلام حمزہ و عمر و ہجرت صحابہ بحبشہ
و فشو اسلام در قبایل نایرہ حسد و عداوت ایشان ملتہب شد و در مقام قتل و اہلاک
آن حضرت ایستادند و لیکن چون آن حضرت در حمایت و کفایت ابو طالب بودند
نتوانستند اظہار تعرض و تطاول کرد پس نزد ابو طالب آمدند و گفتند برادر زادہ
خود را بما بسپار یا جنگ ما را آمادہ باش یا بگو او را اگر از سب و شتم آلہہ ما باز بایستد
ابو طالب آنحضرت را طلبید و گفت قوم تو آمدہ بودند و این چنین گفتند اکنون بر
نفس خود ببخشای کہ جنگ ایشان در طاقت من و تو نیست سید عالم صلی اللہ

علیہ و سلم گفت ای عم تو خیال کردہ کہ من در حمایت تو ابیکاری کنم حامی من پروردگار
است راپروردگار من امر کردہ است بایکار تا این مہم با خر نرسد دست ازین کار بر
نمیدارم و از پا نمی نشینم اگر مرا تقویت کنی و بمن موافقت نمائی سعادت تست و الا
با نی و تا نماید آسمانی مرا بس است این بگفت و از مجلس برخاست ابوطالب
را از سخنان آنحضرت رقتی و ہمتی پیدا آمد گفت تو بکار خود مشغول باش برب
کعبہ تا من زندہ باشم نتوانند کہ بر تو دست یابند و شعری درین باب گفت کہ
مضمونش این است بخدا سوگند ہرگز نمی توانند بسوی تو دید بجمع خود تا من در
زیر خاک دفن کردہ نشوم آشکارا کن و ظاہر کن تو کار خود را و ہیچ اندیشہ مکن و
خوش باش خنک باد چشم تو بدان پس ابوطالب بنو ہاشم را جمع کرد و بنو مطلب
نیز با ایشان اتفاق کردند ہمہ بحکم عصبیت اگرچہ کافر بودند بعادت جاہلیت در شعب
خود آنحضرت را در آوردند الا ابولہب اگرچہ از بنی ہاشم بود نہ در آمد و موافقت نکرد
و سایر قریش در میان خود اتفاق کردند و عہد بستند کہ با بنی ہاشم و بنی مطلب
مناکحت و مبایعت و مخالطت و مصاحبت و مکالمت ننمایند و قطع رحم نمودند و نگذارند
کہ دران زمین ہیچ چیز نفع گیرند و اہل اسواق را بر داشتند کہ ہیچ چیز بدست ایشان
نفروشند و گاہی کہ در موسم حج بیرون می آمدند و از مردم اطراف چیزی می
خریدند از ان نیز منع میکردند و خود بہاہای گران می خریدند و درین باب عہدنامہ
نوشتند و مہر کردند و در خانہ کعبہ بیاویختند کہ صلح نشود در میان ایشان مگر قتل
محمد صلی اللہ علیہ وسلم و گویند آنکہ نوشت این نامہ را دست او شل شد و لنعم ما قال
شعر یار کو دوست شود جملہ جہان دشمن باد + بخت کو پشت مدہ روی زمین لشکر
گیر + یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو

نوہ الکاشفہ وقت واین واقعہ در ہلال محرم بود سال ہفتم از نبوت و سہ سال
ہم برین منوال گذشت و چون ضیق و عسرت از حد گذشت جماعتی از قریش کہ قرا
قریبہ با بنی ہاشم و بنی مطلب داشتند شفقت در حق دامن گیر حال ایشان شد
حق تعالی در دل ایشان انداخت کہ نقض آن عہد کنند و آن صحیفہ
قاطعہ ظالمہ را پارہ کنند و بعد از وقوع نزاع و خصومت میان قریش اتفاق
بران افتاد کہ صحیفہ را حاضر ساختند ابو طالب گفت مرا اخبار کردہ کہ حق تعالی
ارضہ را برین صحیفہ برگماشتند تا عبارت ظلم و جور و قطیعت را از ان خوردہ
و نام خدا و رسول را گذاشتہ اگر وی درین اخبار کاذب برآید با وی ہر چہ
خواہید بکنید و اگر صادق باشد ہمین بس کہ از مضمون این صحیفہ درگذرید
پس صحیفہ را کشادند ہمچنان بود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ بود قریش
شرمندہ شدند و سرہا در پیش افگندند و با وجود ان ابو جہل و متابعان او لجاج
کردند کہ نقض عہدنامہ نکنند ابو طالب با یاران خود در میان استار کعبہ در آمد
و دعا کرد اللہم انصرنا علی من ظلمنا و قطع رحامنا و استحل ما یحرم علینا و تجب
باز گشتند و انجماعہ کہ در نقض عہدنامہ سعی داشتند غالب آمدند و سلاح پوشیدند
و بشعب در آمدند و بنو ہاشم و بنو مطلب را بیرون آوردند تا در منازل خویش قرار
گرفتند و مخالفان ہیچ نتوانستند گفت و این صورت در سال دہم واقع شد
انتہی از بسی شرافت اور سعادت اونکی جنکو تشبیہ بنی حضرت سید المرسلین سے
حاصل ہوئے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور واہ واہ شقاوت اور بدبختی او
جنکو مشابہت اور پیروی ابو لہب اور ابو جہل او تابعین سے نصیب ہو العیاذ
باللہ تعالی یا ارحم الراحمین اپنی کفار مکہ سے کے با وجود کفر کے اونکی دلسنگی بغیر

والی حبیب کا صلی اللہ علیہ وسلم اور بنے ہاشم اور بنے مطلب کا دور کرکے
اونکی دلمین رحم ڈالا کہ اونہون نے اپنے تئین اس شقاوت سے بچایا یہہ کلمہ
بسبب اور بغض کے اونہون نے یہہ گناہ کیا اونکی دلمین سے بہی یہہ بغض دور
کریے اونکو توبہ نصیب کرو اور ہمارے اونکی عاقبت بخیر فرماؤ اور یہہ بات بہی سنا
چاہیے کہ یہہ عاجز گنہ کار اپنے تئین موافق مسئلہ علم اخلاق کے کسے سے
بہتر نہین جانتا ہو مسلمان کہ آپ سے عمر مین چہوٹا ہے اوسکو کہتا ہے کہ
اسکی گناہ بہی کم ہونگی اور جو بڑا ہو تو اوسکی عبادت بہی زیادہ ہوگی
اور جو برابر ہے تو کہتا ہے کہ تیرا حال گناہون کا مجکو یقینی معلوم ہے اور
اوسکا حال مشکوک تو پہر بہی اچہا ہوا اور جو قطعی برے لوگ ہین تو یہہ
عاجز کہتا ہے کہ برا اوکی سبب نافرمانی حق تعالی کی ہوے تو تو بہی نافرمانیان کرتا ہے اگر مجکو تیرا مالک عزوجل بخش نہ دیے تو تو بہی ایسا ہو جائیگا
تو نہ کسی سے اچہا اپنے تئین سمجان باوجود ان سب باتون کے پہر بعض کفار
اور عصاۃ سے اور اونکو ضرب اور تادیب واسطے نہی منکر کے یہہ بہی مستلزم
اونکی کمی اور اپنے بڑاے کو نہین اسکی نظیر یون ہے جیسی اتالیق اور معلم
شاہزادہ کا بادشاہ کے حکم سے اوسکو مارتا ہے اور کلام سخت کہتا ہے
پر یہہ جانتا ہے کہ یہہ بادشاہ کی حکم سے ہے مین اس سے بہتر نہین ہون تو یہہ
کلام درشت جو اس عاجز گنہ کار نے اس معترض کو ہر جگہہ کہا ہے تو یہہ صرف بسبب
ضرورت ہی الضرورات تبیح المحظورات وہ ضرورت یہہ ہی کہ عوام پر اوہام غالب ہوتے
مین عقل اونکی مغلوب وہم سے ہوتی ہی غایب کو قیاس حاضر پر کبہی کرکے حکم غلط
کرتے ہین تو جو کوئی اہل علم جو کسی عالم حقانی پر اپنے نافہمی یا حسد سے اعتراض

غلط کرتے ہین تو عالم حقانی کو برا بہی کہتی ہین تو عوام جانتے ہین کہ معترض اوس عالم سے علم مین زیادہ ہے جیسی کوی کسی حاضر کو جو سخت کہی اور وہ باوجود قدرت کے اوسکو جواب نہ دیوے تو جانتے ہین عوام کہ یہہ حاضر اس متکلم سے علم اور رتبہ مین کم ہے اور اگر جواب دیدیوے تو یہہ وہم نہین ہوتا تو اسی سبب ہمنی باوجود جوابات دیدینے کی معترض کو بہی کلام سخت کہا جواب مین اوسکی کلام سخت کے اگر اوسنی سوالات اس طرح سے کئی ہوتے جیسی طلبا یا اہل علم واسطے اظہار حق کے سوالات کرتے ہین تو ہم اوسکی سب سوالات حل کردیتے اور ہرگز کلام سخت نکرتے هذا اخر ما اردنا ایراده فی دفع الوساوس

والشکوك فلیتفطن الطالب للاحتراز هذه
الفکوك ثم اقول استغفر الله من جمیع ما
کره الله والحمد لله والصلوة والسلام
علی رسول الله واله واصحابه
هذا عبد الله تمت
بالخیر فقط

خاتمة الطبع

یہہ چند سطرین بطریق تنبیہ اور اطلاع کے خدمت مین مسلمانون دین دار کے کہ فریب اور دغا مین نہ آجادین اس دجال بداونی نامعقول فضل رسول کے لکہی جاتی ہین کہ یہہ بیحیا بڑودہ مین جاکر حکیم کاظم علیخان کے پاس کہ وہانکی سردار کا برادرکلان تہا اور ماکا ہم مشرب یعنی رافضی ہی کہ زر خطیر حاصل کیا اور اسی طرح شرف الدولہ جکہتا تہہ مہر

جیسی فریب ادسکو چھپوایا اور یہہ بات ثقہ لوگون سے معلوم ہوئے اور یہہ ایک
محمد مظہر خلف الصدق شاہ احمد سعید صاحب کے ہین اور اسمین جسکو شک وشبہہ ہو دلی
جا کر تحقیق کرلے اور زیادہ تر اسکی بیدینی اور خبث باطن کا حال سالکمان ہمیوان اور
بداون کے لوگون سے خوب معلوم ہوتا ہی الغرض بہائیو مسلمانون اس سے حذر کرتے رہو کہ یہہ
رافضی ہے اور سنی کے شکل بنا کر اپنی فریب مین لاتا ہی اور بموجب اس حدیث کی الدین
النصیحۃ ہم سبکو ہمنی آگاہ کردیا آگی تم جانو تمہارا کام واسطی خدا کی ہمنی تمکو اطلاع کردی
اللہ تعالی سب مسلمانون کو ایسی شیطان کے مکر اور فریب سے پناہ دی آخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی محمد سید المرسلین والہ واصحابہ
واحبابہ اجمعین ۱۲۹۴ھ ہجری مقدسہ مین چھپ کر طیار ہوا

جدول شناختن صفحات وساوس

لکہنو کے بالو داب کر مطلب اپنا گرہ کہینچنا زر کا تما عمل مین لایا یعنی کئی سو روپیہ یہہ زوالہ
وصفت اسکی زبانی اون لوگون کی جو اوسوقت بڑودی اور لکہنو مین موجود تہے معلوم
ہوئی اور دلالی علماء صدر اکبر آباد کے مشہور ہے کہ اسی سبز قدم کے کنپاپی سے پیشکار
اور وکلاء صدر کے تباہ ہوے یعنی اکثر عملون نے اسی کے معرفت رشوت لی تہی مگر
آباد کے حاکم انگریز نے بہت تدبیر کی مقدمہ کا حال نہین معلوم ہوا آخر کو اسی دجال
سبز کو بلا کر اپنے یہان دم دیکر مقدمہ کو پوچھا اور کہا ہمکو بڑا کام دین گے اس مقدمہ
سے ہمکو اطلاع کرو تب طمع دنیا سے اوسنے سب عملون کے رشوت گیری ظاہر کی
اب غور کیا چاہیے کہ یہہ شیطان مردود آپہی واسطہ بنکر سبکو رشوت دلوائی پہر
آپہی اوس رشوت کو ظاہر کر کے سب سے بری ہوگیا مطابق اس آیہ کریمہ کے کمثل
الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک انی
اخاف الله رب العلمین پہر جب سب عملون کو تباہ کیا کم کو سے اوسکی طرف اپنے
عزت کی ڈر سے رخ کرتا تہا نا چار سہ قحبہ چون برشود پیشہ کند دلالی ۱۲ اس عقرب سبز
نی شہر شاہجہان آباد مین جاکر شیوہ رفض بعد طعن بزرگان دین کا وہان کی امیرون کے
دربار کا تحفہ ٹہیرایا اور بہت سی سادہ لوحون کو اپنی فریب کے جال مین کہینچا چنانچہ
بوارق کتاب اپنی مین جناب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے پدر جناب مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب کو اور شاہ صاحب ممدوح کو خارجی لکہا ہے جو چاہے اوسکی کتاب بوارق مین دیکہی اور
حقیقت مین رافضی ہے تقیہ کر کے خاندان سنی نامدار عالی تبار کو خارجی کہتا ہے کہ لوگ عوام الناس
بہ زہاد دین اور یہہ دوسرا عبد اللہ بن سبا ہی کہ مکر اور فریب سی محبت اہل بیت کی خلفاء راشدین
کو اور جو اونکی پیرو ہین برا کہنا شروع کیا اور رافضیون ایک صفحا چند سوال و جواب بنا کر افترا
پردازی کی کہ سب ہر گز نا سمجھی فریب دیکر مہرین کرائین اور عبارات ان لوگون کی مین جعل کیا کہ